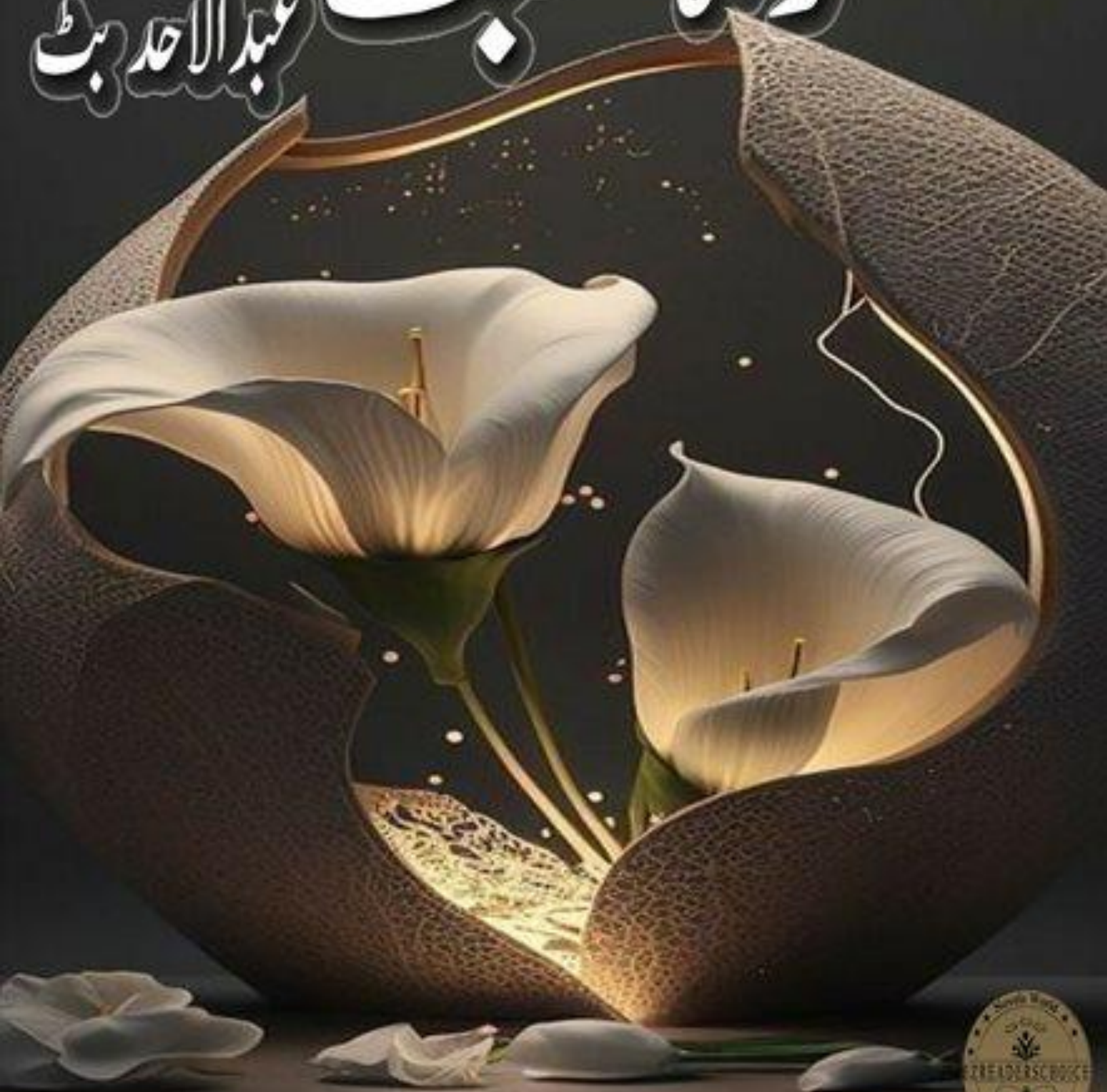


Readers Choice Novels

Mubarra Graphics

# راہ محبت

عبدالاحد بٹ



<https://ezreaderschoice.com/>



# راہِ محبت

عبدالاحد بٹ

مکمل ناول





وہ کمرے سے نکل کر آئی تو دیکھا کہ اس کی والدہ اور دادی لڑکوں کی تصویریں لیے بیٹھی تھیں۔۔۔

وہ ان پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے آگے بڑھنے لگی لیکن پھر ایک آواز نے اس کا تعاقب کیا۔۔۔ جسے سن کر وہ رکی۔۔۔

"ایلف!! بیٹا یہاں آئیں۔۔۔ یہ دیکھیں۔۔۔" وہ پیچھے مڑی تو وہ اس کی طرف مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔۔ لہجے میں بے پناہ اپنا پن تھا۔۔۔

وہ لب بھینچ گئی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے رشتے کے متعلق ہی بات کرے گی۔۔۔ پر وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور نا ہی کرے گی۔۔۔ پر اللہ کے حکم کے آگے کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

"جی دادہ!! کیا بات ہے۔۔۔" وہ ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ جیسے ہی وہ بیٹھی۔۔۔ تو رخسار (اس کی دادی) نے اس کے سامنے کچھ تصویریں جکی۔۔۔ جو محض کچھ لڑکوں کی ہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا ہے؟؟ ان کا میں کیا کرو؟؟" تلخ لہجے میں بولتے ہوئے اس نے تصویریں واپس ٹیبل پر ہی رکھ دی۔۔۔۔۔

"بیٹا!! یہ کچھ تصویریں ہیں۔۔۔ رشتے کے لیے۔۔۔ تم دیکھ لو کونسا اچھا ہے۔۔۔" آمنہ (اس کی امی) نے مسکرا کر کہا۔۔۔

لیکن ایلف کو یہی لگا کہ یہ تصویریں اس کی چچا زاد کزن سفینہ کے لیے ہیں۔۔۔۔۔



# خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

"یہ تصویریں آپ سفینہ کو دیکھائیں نہ مجھے کیوں دکھا رہی ہیں۔۔۔؟؟؟" اس نے لب بھینچے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ وہ اس بات یہ کہہ کر ختم کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"بیٹا!! جب شادی تم نے کرنی ہے تو سفینہ کا ان تصاویر سے کیا سروکار؟؟؟" رخسار نے کہا۔۔۔۔۔



"میں نے شادی نہیں کرنی۔۔۔ یہ میں آخری دفعہ کہہ رہی ہوں اگر آج کے بعد مجھے کسی نے تنگ کرنے کی کوشش بھی کی تو میں یہ حویلی چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔۔۔ اس لاسٹ ٹائم۔۔۔"

وہ غصہ کی آگ میں جلنے لگی تھی۔۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ان تصویروں کو آگ لگا دے۔۔۔ لیکن ان دونوں کا ادب لحاظ کرتے ہوئے اتنا ہی بولی۔۔۔

"بیٹا!! پر کبھی تو شادی کرنی ہی ہے نہ آپ نے تو اب کیوں نہیں۔۔۔؟؟؟ ابھی کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ اور میرے لیے۔۔۔" رخسار کو سمجھ نہ آئی کہ وہ شادی سے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔

"بس دادو!! میں یہ شادی نہیں کروں گی تو نہیں کروں گی۔۔۔ آپ نے پہلے بھی مجھ سے یوں ہی زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دیکھیں کیا ہوا۔۔۔ اب بگت رہی ہونہ۔۔۔"

اس اپنے زندگی کے گزرے ہوئے تین سال پہلے کا واقعہ یاد آگیا۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ وہاں جانے لگی۔۔۔

"ایلف رکیں!! یہ شادی آپ کو کرنی ہو گی یہ ہم کہہ رہے ہیں۔۔۔" رخسار نے حکم چلانے کی کوشش کی۔۔۔

"بس بہت ہو گیا!! میں وہی کروں گی۔۔۔ جو میرا دل کرے گا میں نہیں مانو گی یہ بات آپ کی۔۔۔ پوری زندگی ہر بات مانی ہے میں نے آپ کی۔۔۔ پر اس دفعہ نہیں۔۔۔ پہلے بھی مانی تھی اور اس کا نتیجہ اب تک بگت رہے ہیں۔۔۔"

وہ لب بھینچ گئی۔۔۔ اور یہ کہہ فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"یہ دیکھیں انھیں بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔۔۔" رخسار اس کی ماں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔



## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



"اماں جی!! چھوڑ دیں اس بات کو۔۔۔ وہ نہیں کرنا چاہتی اس شادی کو رہنے دیں انھیں۔۔۔ ابھی کسی اور لڑکی کا رشتہ طہ کر لیتے ہیں۔۔۔" آمنہ رخسار کو وجہ بتاتے ہوئے مشورہ دینا نہ بھولی۔۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن کبھی تو ایلف کو شادی کرنی ہی ہو گی نہ۔۔۔" رخسار نے کہا۔۔۔

"وہ جب اللہ چاہے گا تو ہو جائے گی شادی بھی۔۔۔" آمنہ کے کہنے پر وہ چپ کر گئی۔۔۔



"بابا۔۔۔ کیا میں اندر آ جاؤں۔۔۔!!" ایلف نے اپنے بابا کے کمرے میں تھوڑا سا جھانک کر دیکھا اور پھر بولی۔۔۔

"ہاں بیٹا!! آ جاؤ۔۔۔ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔" وہ مسکرا کر بولے تو ایلف کمرے میں فوراً داخل ہوئی۔۔۔

"بابا!!! وہ اس کے سینے سے جا لگی اور رونے لگی۔۔۔ جسے دیکھ حمید شاہ تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

"ایلف!! میرے بچے کیا ہوا؟؟ کیوں رورہیں آپ۔۔۔" حمید شاہ نے اپنی بچی کو کتنی دیر بعد یوں روتے ہوئے دیکھا تھا جسے دیکھ وہ تڑپ اٹھے تھے۔۔۔ ایلف ان کے سوال کا جواب دیے بغیر روئے جا رہی تھی۔۔۔

"دیکھیں ایلف!! اگر آپ چپ نہیں ہوئی تو پھر ہم آپ سے بات نہیں کرے گے۔۔۔ بیٹا!! اگر آپ نہیں بتائیں گی کہ ہوا کیا ہے۔۔۔؟ تو میں کیسے اس کا حل نکالو گا۔۔۔"

وہ مسلسل اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ پر اپنے بابا کی یہ بات سن کر وہ پیچھے ہٹیں اور بولی۔۔۔



"بابا!! کیا میں آپ پر بوجھ ہوں۔۔۔" وہ جو پہلے ہی بیٹی کے آنسو دیکھ تڑپ رہے تھے۔۔۔ یہ بات سن کر ان کا دل کیا کہ آگ لگا دے پوری دنیا کو۔۔۔ لیکن وہ لب بھینچ گئے۔۔۔

"ایلف بچے!! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔" حمید شاہ نے کہا۔۔۔

"بابا!! مجھے تو یہی لگتا ہے کہ میں آپ پر بوجھ ہوں۔۔۔ جسے آپ جلد از جلد اتارنا چاہتے ہیں۔۔۔" ایلف اپنے باپ کے دل پر اپنی باتوں سے حملہ کر رہی تھی۔۔۔

"ایلف!! کسی نے کہا ہے کچھ آپ سے۔۔۔" وہ اب آنسو بڑاٹھاتے ہوئے بولے تھے۔۔۔

"بابا!! میں کتنی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ مجھے شادی نہیں کرنی پھر بھی کسی پر میری بات کا کوئی اثر ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیا ہوا ہے کیا اماں جی نے رشتے کی بات کی ہے۔۔۔ آپ سے۔۔۔" حمید شاہ اس بات سے کچھ تو سمجھ ہی چکے تھے۔۔۔

"بابا!!!! میں شادی کبھی بھی نہیں کروں گی بتا رہی ہوں میں آپ کو۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔

حمید شاہ نے روکنے کی کوشش کی پر وہ نہ رکی۔۔۔

✿ ✿ ✿

شام کے چھ بج رہے تھے۔۔۔ سرن ڈھلنے کو تھا۔۔۔ وہ کافی کا کپ ہاتھ میں لیے۔۔۔ ٹیرس پر ہوئی تھی۔۔۔ لیکن جب اسے اپنے اوپر کسی کی گہری نظریں محسوس ہوئی تو پیچھے مڑی۔۔۔

ایک منٹ کے لیے تو سانس کیسے ہے ہی نہیں۔۔۔ لیکن پھر پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔۔۔



"دانیال تم!! تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔" پیچھے بلیک کلر کے ٹراؤنزر شرٹ میں ملبوس ہاتھ میں کافی کا مگ لیے ہوئے اس کی پھپھو کا بیٹا دانیال شاہ کھڑا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا اس پری کو۔۔۔ کافی ادا اس لگ رہی ہیں آپ۔۔۔ کوئی بات ہوئی ہے یونی میں۔۔۔" وہ کہتا خود ہی بولنے لگا۔۔۔۔

"نہیں یار وہ دادو!! آج پھر کسی لڑکے کا رشتہ لے کر آئی ہیں۔۔۔!!" ایلف نے افسردگی سے کہا۔۔۔ جس پر دانیال کو اپنی سانس اکھڑتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"اور تم نے ہاں کر دی۔۔۔" دانیال کی بات پر اس کا دل تو کیا کہ اسی مگ سے اس کا سر پھوڑ دے۔۔۔۔

"ہاں ہاں!! میں تو اسی کے انتظار میں تھی۔۔۔ جیسے وہ آئے اور میں فوراً اس سے شادی کر لوں۔۔۔" ایلف غصے سے دیکھتی ہوئی بول کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

اس کی یہ بات سن کر دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ دانیال شاہ اس سے ننھی سی کلی سے محبت کرتا تھا۔۔۔ پر اس کی زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے آج تک اس بات کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔۔



ایلف کمرے میں داخل ہوئی اور پھر فریش ہونے کے لیے واشروم چلی گئی۔۔۔ جب باہر نکلی تو فون کے بجنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔ فون اٹھا کر دیکھا تو اس کی دوست فانیہ کا تھا۔۔۔۔



"اسلام علیکم!! ایلف!! تم فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی میں کب سے فون کر رہی تھی تمہیں۔۔۔" فون اٹھاتے ہی فانیہ اس پر برس پڑی۔۔۔

"کچھ نہیں یار وہ دراصل میں تھوڑا مصروف تھی۔۔ اسی وجہ سے میں نے فون نہیں اٹھایا۔۔ سوری۔۔!!" اس نے آہستگی سے کہا تو فانیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔ کیونکہ ایلف جب پریشان ہوتی تو ہی اس طرح بولتی ورنہ تو ہر وقت چمکتے رہتی تھی۔۔۔

"ایلف!! آریو آکے۔۔!! تم ٹھیک ہونہ کچھ پریشان سی لگ رہی ہو۔۔" اس کے سوال پر ایلف نے آنکھیں میچی اس نے تو بہت ہی زیادہ کوشش کی تھی کہ فانیہ کو کسی بھی طرح کچھ بھی نہ پتہ چلے۔۔ لیکن وہ بھی اس کی دوست تھی۔۔۔۔۔

"یار مجھے کیا ہونا ہے۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ تم ایسے ہی سوچ رہی ہوں۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔۔" ایلف نے ابھی بھی صبح کا پیش آیا ہوا واقعہ نہیں بتانا چاہتی۔۔ پر فانیہ بھی اس کی رگ رگ سے واقف ہے۔۔۔ "دیکھو ایلف!! مجھے پتہ ہے کہ کچھ تو بات ہے۔۔ وہ الگ چیز ہے کہ تم مجھے بتانا نہیں چاہتی۔۔۔ پر اگر تم نے مجھے سچ سچ بتایا تو یاد میں ابھی تمہارے گھر پہنچ جاؤ گی۔۔۔" فانیہ نے اسے دھمکی کہ شاید وہ اسے بتادے۔۔۔ اور دھمکی سننے کی وجہ سے ایلف کو اسے بھی ساری حقیقت سے واقف کروایا۔۔۔

ایلف نے اسے سب بتایا کہ صبح جب وہ کمرے سے نکلی تو اس کی والدہ اور اس کی دادی اماں نے پھر سے رشتے کی بات کی۔۔ لیکن اسے تو شادی سے چڑ آج سے تین سال پہلے ہی ہو گئی تھی۔۔۔



"کیا؟؟ ایک اور رشتہ۔۔۔ یارا گلے رشتے پر نہ تمھاری بھی سینچری پوری ہو جائے گی۔۔۔" فانیہ نے شرارت سے کہا تو ایلف کو اس پر بہت ہی زیادہ غصہ آیا۔۔۔

"مجھے پریشان۔ دیکھ کر تمھیں بہت ہی زیادہ ہنسی آرہی ہے۔۔ کوئی بات نہیں فانیہ بی بی تمھارا بھی وقت آئے گا۔ کیا تمھاری شادی نہیں ہونی کیا۔۔ پھر میں دیکھو گی کہ تم کیسے انکار کرتی ہو رشتے سے۔۔" ایلف نے غصے میں کہا اور پھر فون بند کر دیا۔۔۔



سارے گھر والے کھانا کھا کر باہر لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔ حمید شاہ ان کے بڑے بھائی۔۔ ان کی بہن۔۔۔ اس کے علاوہ ان کی والدہ رخسار بیگم تمام بڑے موجود تھے وہاں۔۔۔۔

"امی حضور!! آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں میں۔۔" حمید شاہ کے کہنے پر سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔ "جی کہیے ہم سن رہیں آپ کی بات۔۔۔" رخسار نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

"امی حضور!! آپ ایلف کے لیے رشتے دیکھنا چھوڑ دیں۔۔ ہم نہیں چاہتے کہ وہ دوبارہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔۔ اور ویسے بھی وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔" یہ کہتے ہوئے حمید شاہ نے اپنی بات مکمل کی۔۔۔ "پر بیٹے!! کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہو گی نہ انھیں۔۔" رخسار نے پھر وہی بات کی۔۔۔

"امی جان!! جب شادی ہونی ہو گی تب ہو جائے گی۔۔ لیکن فلحال ابھی وہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ ان پر کسی بھی قسم کی کوئی بھی زبردستی کی جائے۔۔" حمید شاہ نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔ "ٹھیک ہے جیسا آپ کو ٹھیک لگے۔۔" رخسار نے آہستگی سے کہا۔۔۔





"عالیہ سو بھی جایاں کیا ہر وقت پڑھائی ہی کرتی رہتی ہے تو۔۔۔" سفینہ نے تنگ آکر اس سے کہا۔۔۔

"یار مجھے سلانے سے بہتر اٹھ اور خود بھی پڑھ کل ٹیسٹ ہے ہمارا۔۔۔ اٹھ شاباش میں پڑھاتی ہوں نہ تجھے۔۔۔"

"عالیہ نے اس کی ہاں میں ہاں ملانے سے اسے بھی پڑھائی کی تنقید کرنا زیادہ اہم سمجھا۔۔۔"

"نابابانا!! کبھی بھی نہیں۔۔۔ اور اگر تم نے پڑھنا ہے تو پڑھو۔۔۔ مجھے تو کوئی شوق نہیں ہے پڑھائی کا۔۔۔" یہ

کہہ سفینہ کنفرٹر میں منہ دے کر سو گئی۔۔۔

لیکن عالیہ نے اپنی پڑھائی جاری رکھی۔۔۔

دراصل عالیہ اور سفینہ حامد شاہ حمید شاہ کے بڑے بھائی کی بیٹیاں تھیں۔۔۔ جنہیں اپنی بیٹیوں سے بہت ہی زیادہ

محبت تھی۔۔۔ کبھی بھی ان کی کوئی بھی خواہش نہیں ٹالتے تھے۔۔۔

سفینہ چھوٹی تھی ایلف اور عالیہ دونوں سے ہی۔۔۔ ایلف اور عالیہ ہم عمر ہی تھے۔۔۔ سفینہ دونوں سے ڈھیر سال

چھوٹی تھی۔۔۔



واسم شاہ احمر شاہ کا بیٹا۔۔۔ ہاتھ میں کافی کاکپ لیے روم کے ٹیرس پر پہنچا۔۔۔ اور ایک ایک گھونٹ کر کے کافی پینے

لگا۔۔۔

اس وقت وہ امریکہ میں تھا۔۔۔ اپنی سٹڈیز کے لیے۔۔۔ لیکن اب اس کی سٹڈیز مکمل ہو چکی تھی۔۔۔ اسی وجہ

سے اب تین سال بعد وہ پاکستان جا رہا تھا۔۔۔۔۔



اس کی والدہ حمید شاہ اور حا۔ دشاہ کی بہن تھی۔۔۔ اس کے دادا ابو اس کے نانا بھی تھے۔۔۔ اس کی والدہ کی شادی حویلی میں ہی ان کے کزن کے ساتھ ہوئی تھی۔۔۔ اسی وجہ سے اب وہ حویلی ہی جا رہا تھا۔۔۔ اس خوشخبری کو سنانے کے لیے۔۔۔ اس نے اپنی والدہ نور بیگم کو فون کیا۔۔۔

"امی اسلام علیکم!! کیسی ہیں آپ۔۔۔" فون اٹھاتے ہی اس نے ان سے سوال کیا۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا تم سناؤ کیسے ہو تم۔۔۔ کیا حال ہے۔۔۔؟" دوسری طرف سے نور بیگم کی آواز آئی۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کو ایک خوشخبری دینی تھی میں نے۔۔۔" واسم نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"کیسی خوشخبری بیٹا!!" وہ ٹھوڑی سی خوش ہوتے ہوئے پریشان بھی ہو گئی تھی۔۔۔



صبح کے دس بج رہے تھے۔۔۔ اور سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ نور بیگم کو یہ بتاتے ہوئے

ہچکچاہٹ تو محسوس ہوئی لیکن بتانا تو تھا ہی کہ ان کا بیٹا آ رہا ہے۔۔۔

"وہ مجھے آپ سب لوگوں کو کچھ بتانا ہے۔۔۔" نور بیگم کے یوں کہنے پر سب کی نظریں آکر ان پر ٹک گئی اور سب

لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

"جی کہیے!! نور کیا بات ہے۔۔۔؟" رخسار نے فوراً نور بیگم سے کہا۔۔۔



"وہ دراصل اماں بات یہ ہے کہ واسم آرہے ہیں پاکستان کل صبح کی فلائٹ ہے ان کی۔۔۔ میری ان سے رات میں ہی بات ہوئی تھی۔۔۔" نور کے کہنے پر کسی نے بھی خوشی کا اظہار نہ کیا سوائے سفینہ کے۔۔۔ سب لوگوں کے چہرے پر افسردگی چھا گئی تھی کیونکہ انھیں پچھلے تین سال پہلے کا واقع یاد آگیا تھا۔۔۔

"ارے پھپھو!! یہ تو خوشی کی بات ہے ہمیں تو ان کا استقبال کرنا چاہیے نا آپ فکر نہیں کریں سارے انتظامات میں دیکھ لوں گی۔۔۔" سفینہ نے چیک کر بولا۔۔۔ جسے دیکھ ایلف وہاں سے اٹھی اور ٹیرس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"ارے اسے کیا ہوا؟؟؟" جانتی تو سفینہ بھی تھی کہ تین سال پہلے واسم شاہ ایلف شاہ کے ساتھ کیا کر کے گیا تھا پھر بھی انجان بن رہی تھی شاید اس کے دل میں ابھی ابھی اس کے لیے جذبات تھے۔۔۔

"سفینہ!! کیا واسم پہلی بار آرہیں حویلی کیا وہ پہلے کبھی بھی نہیں آئے یہاں۔۔۔ کسی کو کچھ بھی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" رخسار نے تلخ لہجے میں کہا جو سب کو لا جواب کر گیا۔۔۔

"پر دادو!! اتنی دیر بعد آرہیں۔۔۔ وہ حویلی۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتی رخسار نے اسے ہاتھ کے اشارے سے چپ کر وایا۔۔۔ اور ناشتہ کرنے کے لیے کہا۔۔۔

دانیال بھی کھانے کی میز سے اٹھ کر جا چکا تھا۔۔۔ ایلف کے پیچھے گیا تھا وہ۔۔۔ کیونکہ وہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکتا تھا وہ۔۔۔ پہلے پکن میں گیا اور دو کافی کے کپ بنائے اور پھر ایلف کے پاس گیا ٹیرس پر۔۔۔

سب نے نوٹ تو کیا تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔۔ کیونکہ آج سے تین سال پہلے واسم نے حرکت ہی ایسی کی تھی۔۔۔



ایلف ٹیرس پر کھڑی ہو کر اپنا سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔ اسے نا جانے کیوں اس شخص کے آنے سے اتنا فرق کیوں پڑ رہا تھا۔۔۔؟ یہ بات وہ خود نہیں جانتی تھی۔۔۔

شائید ایلف نے اس سے کبھی محبت بھی کی تھی۔۔۔ لیکن پھر جو واسم نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔ اس کے بعد محبت کو اپنے دل کے ایک کونے میں ڈال کر اس کونے کو تالہ لگا دیا۔۔۔ اور اب وہ صرف اس شخص سے نفرت کرتی تھی۔۔۔

"کافی۔۔۔!!" ایلف اپنی ہی سوچوں میں گم تھی لیکن پھر ایک بھاری بھر کم آواز پر وہ ڈری اور پیچھے مڑی۔۔۔ تو دیکھا وہاں دانیال دونوں ہاتھوں میں کافی کے کپ لیے کھڑا تھا۔۔۔ اس نے ایک کافی کا کپ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

"لی بھی لو کافی۔۔۔ میں نے خود بنائی ہے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔" جب کچھ دیر تک ایلف نے کوئی رسیلائے نہیں کیا تو آخر کار اس نے پھر سے اپنی بات کو دہرایا۔۔۔ جس پر ایلف ہوش میں آئی اور اس کے ہاتھ سے کافی کا کپ لے لیا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔" کافی کا کپ لے کر ایلف نے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔ کیونکہ ایک وہی تو تھا جو اس کی کیفیت کو سمجھتا تھا۔۔۔ اس کی کثیر کرتا تھا۔۔۔

"دوستی میں نو شکریہ نو تھینک یو۔۔۔ انڈر سٹوڈ۔۔۔" دانیال اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور مسکرا کر بولا۔۔۔ "یس سر آئی کین انڈر سٹینڈ۔۔۔" یہ سن کر ایلف کے چہرے پر بھی بے ساختہ مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ اور کچھ لمحوں کے لیے تو وہ اپنی پریشانی کو بھول ہی گئی۔۔۔



"تم بھائی کے آنے پر پریشان ہو۔۔۔" کچھ لمحے گزرنے کے بعد اس کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے۔۔۔  
 دانیال نے اس سے سوال پوچھا۔۔۔  
 "دانیال۔۔۔ نہیں میں اس شخص کے آنے پر پریشان کیوں ہونے لگوں گی وہ میرا لگتا ہی کیا ہے۔۔۔ پر اب مجھے  
 دن رات اٹھتے بیٹھتے اس کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔" ایلف کی بات سن کر دانیال شاہ اپنے لب بھینچ گیا۔۔۔ کیونکہ  
 وہ جانتا تھا کہ یہی بات اس کی پریشانی کی وجہ ہے۔۔۔  
 "دیکھو!! تم تو پریشان مت ہو تم تو ایک بریو گرل ہو نہ۔۔۔ اور یاد ہے تم نے مجھے کیا کہا تھا۔۔۔ کہ اگر واسم شاہ  
 کبھی واپس آ بھی گیا تو تم پریشان نہیں ہو گی۔۔۔ تو ابھی اب کیا ہوا۔۔۔ اب کہاں گئی وہ ہمت۔۔۔" وہ اسے اس  
 حال سے نکالنا چاہتا تھا۔۔۔  
 "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ یونو مجھے دکھ اس بات کا نہیں ہے کہ وہ واپس آ رہا ہے کیونکہ واپس تو اس نے ایک نہ  
 ایک دن آنا ہی تھا۔۔۔ اس کی ممرارہتی ہیں یہاں بھائی رہتا ہے۔۔۔ لیکن دکھ تو مجھے اس بات کا ہے کہ کتنی جلدی  
 گھر والوں نے اسے معاف کر دیا۔۔۔" ایلف کے کہنے پر وہ لب بھینچ گیا۔۔۔  
 "اچھا چلو کافی تو پیو ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔" دانیال نے بات بدل دی۔۔۔



آج واسم گھر واپس آچکا تھا۔۔۔ بلکہ سب سے مل بھی چکا تھا۔۔۔ سوائے اس کے جسے تین سال پہلے وہ چھوڑ کر چلا  
 گیا تھا۔۔۔ وہ لان میں کھڑا ہو کر کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔۔



"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔!! چلو میں کل کال کرتا ہوں۔۔۔" اس نے بات مکمل کی اور موبائل کو کان سے ہٹایا۔۔۔  
 چلو بھی یار دانیال۔۔۔" جیسے ہی اس نے فون کو کان سے ہٹایا ایک چپکتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں گئی۔۔۔  
 جسے سنتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔" تو آخر تم آ ہی گئی۔۔۔" اس نے خود سے کہا اور پھر پیچھے مڑا  
 تو دیکھا ایلف اور دانیال مسکرا کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ جسے دیکھ کر اس کے چہرے سے  
 مسکراہٹ ختم ہو گئی۔۔۔

ایلف کے کندھے پر لٹکتا ہوا بیگ جب اس کی نظروں میں آیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ دونوں کہیں جا رہے ہیں۔۔۔  
 وہ ان کی طرف بڑھا۔۔۔  
 ایلف کی اس کی طرف پشت تھی۔۔۔ وہ مسکرا کر دانیال سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔" کہیں جا رہے ہو کیا۔۔۔؟"  
 اس شخص کی آواز سنتے ہی ایلف کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ جھٹ سے غائب ہوئی اور آنکھیں بھینچ گئی۔۔۔  
 "دانیال میں گاڑی میں ہوں جلدی کرو مجھے یونی سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ گاڑی کی طرف  
 بڑھی۔۔۔ اور دروازہ کھولتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ اس سب میں اس نے واسم کو مکمل طور پر انور کیا  
 تھا۔۔۔

جسے واسم نے بھی خوب پہچانا تھا اور دانیال نے بھی جسے دیکھ واسم لب بھینچ گیا۔۔۔

"ایلف کو یونی چھوڑنے جا رہا ہوں۔۔۔" یہ کہہ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی یونی کے راستے پر ڈالی۔۔۔  
 واسم ایلف کے تیور ہی دیکھتا رہ گیا کہ یہ وہی لڑکی جس نے اس سے کتنی محبت کی تھی۔۔۔ کسی اور لڑکے کی طرف



آنکھ اٹھا کر دیکھتی بھی نہیں تھی۔۔۔ اور آج اس کی طرف اس نے دیکھنا بھی پسند نہیں کیا تھا۔۔۔ اس سب میں بھی اس کی ہی غلطی تھی۔۔۔



واسم شاہ موبائل میں مصروف تھا۔۔۔ اس کے ذہن میں بس ایلف ہی تھی۔۔۔ کہ وہ ایسی تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ اس کے علاوہ اس نے آج تک کسی لڑکے سے ڈنگ سے بات بھی نہیں کی تھی۔۔۔ وہ تو صرف اسے چاہتی تھی۔۔۔ پھر یہ کیوں؟؟

یہی سوچتے ہوئے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا جو کچھ وہ اس ننھی سی جان کے ساتھ کر کے گیا تھا۔۔۔ باقی حویلی والوں نے تو شائید اسے معاف کر دیا تھا۔۔۔ لیکن ایلف نے اسے ابھی بھی معاف نہیں کیا تھا۔۔۔

پسند تو وہ بھی ایلف کو کرتا تھا۔۔۔ پر اس ایک غلطی کی وجہ سے اس نے اپنی محبت کو کھو دیا تھا۔۔۔ واسم سے ایلف کی بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھا۔۔۔ اسے کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ "اہم!!" یہ آواز جیسے ہی اس کے کانوں تک پہنچی۔۔۔ وہ حال میں واپس آیا۔۔۔

"ارے سفینہ تم!!" سامنے سفینہ ہاتھ میں چائے کا کپ لیے کھڑی تھی۔۔۔ وہ اسے پسند کرتی تھی۔۔۔ اور یہ بھی چاہتی تھی کہ اپنی محبت سے اس کو اپنی طرف مائل کرے۔۔۔ اور واسم بھی اسے پسند کرنے لگے۔۔۔



لیکن واسم آج بھی ایلف کے عشق میں قید تھا۔۔۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس نے ایلف کا دل توڑا ضرور ہے پر اس کے ٹوٹے ہوئے دل کے ایک ایک ٹکڑے میں آج بھی واسم شاہ کی ہی محبت تھی۔۔۔۔۔

"چائے۔۔۔!! میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔۔۔ یہ لیس پیئے اور بتائیں کیسی بنی ہے چائے۔۔۔۔۔" سفینہ نے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔ لیکن وہ آنکھیں پھیر گیا۔۔۔

"نہیں سوری!! وہ کیا ہے کہ مجھے دراصل چائے پینے کی عادت نہیں ہے۔۔۔ تو ایک کام کرو یہ تم ہی پی لو۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اٹھا اور اس کے ارمانوں پر پانی پھیرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔



واسم لان میں بیٹھا کب سے انتظار کر رہا تھا کہ ایلف کب آئے گی۔۔۔ شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔ سورج ڈھلنے کو تھا۔۔۔ لیکن ایلف ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔ دانیال بھی گھر نہیں تھا۔۔۔

اسے جہاں تک معلوم تھا ایلف کی یونی کا ٹائم تین بجے تک کا ہی ہے لیکن پانچ بج گئے تھے وہ ابھی تک گھر نہیں آئی تھی۔۔۔

وہ یہی سوچ رہا تھا کہ گاڑی کا ہارن بجا اور گارڈز نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔ گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔ واسم اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔ ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے۔۔۔

نظر سامنے گئی تو ایلف اور دانیال فرنٹ سیٹس پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ دونوں کے چہروں پر کافی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ ایلف نے دروازہ کھولا اور دانیال بھی گاڑی سے اترا۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔۔۔



جسے دیکھ واسم کا دل کیاسب کو آگ لگا دے۔۔۔ لیکن وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔  
 وہ ان کے پاس گیا لیکن ایلف اسے مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔ جسے دیکھ واسم لب بھینچ گیا۔۔۔ دانیال بھی اندر چلا گیا۔۔۔  
 ایلف اندر داخل ہوئی۔ تو سب گھر والے لاؤنچ میں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ ان کے پاس گئی اور سب سے سلام لیا۔۔۔ اور نے سلام کا جواب دیا۔۔۔  
 "ایلف آپ آج کچھ دیر سے نہیں آئی۔۔۔؟" رخسار نے ایلف سے سوال کیا۔۔۔ جس پر ایلف چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لائی۔۔۔  
 "دادو!! وہ بات یہ ہے کہ دراصل میں نے ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے چھٹی کے وقت چکر آرہے تھے تو دانیال کے ساتھ لنچ کرنے چلی گئی تھی اسی وجہ سے لیٹ ہو گئی میں۔۔۔"  
 ایلف نے سب کو حقیقت سے آگاہ کیا۔۔۔ واسم اور دانیال بھی وہی موجود تھے۔۔۔  
 پر ایلف کا یوں کسی اور کے ساتھ جانا واسم کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔ یہ کہہ کر ایلف اٹھی اور کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔  
 سارے گھر والے اپنی باتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔ واسم ایلف کے پیچھے گیا۔۔۔



"ایلف رکو!!"



ایلف چل رہی تھی لیکن یہ آواز سن کر بھی اس کے قدم نہ رکے۔۔۔ یا شاید وہ روکنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ جب اس کے بار بار بلانے پر وہ نہ رکی تو واسم اس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔۔۔ جس سے ایلف کو کافی غصہ آیا۔۔۔ "یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟ آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرا راستہ روکنے کی۔۔۔؟" لہجہ کافی تلخ تھا۔۔۔ یوں جیسے وہ اس پر برس پڑی ہو۔۔۔



"میں آپ کو کب سے بلارہا ہوں۔۔۔ کتنی آوازیں دی۔۔۔ لیکن آپ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔ اس لیے مجبوراً مجھے آپ کے سامنے آنا پڑا۔۔۔" واسم نے اسے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔ "آپ مجھے کیوں بلارہے تھے۔۔۔؟" ایلف نے واسم کو گھورا۔۔۔ "بات کرنی ہے مجھے آپ سے۔۔۔ کیا کچھ دیر کے لیے ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔" واسم نے آنکھیں جھکائے کہا۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے آپ کو بلکہ اب بات کرنے کے لیے بچا ہی کیا ہے۔۔۔؟ مجھے بتائیں۔۔۔ جو آپ میرے ساتھ کر کے ہیں نہ میں بھولی نہیں ہوں۔۔۔ اور میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ واسم شاہ۔۔۔" یہ کہتے ہوئے خود پر قابو پاتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ اور واسم اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ کمرے میں آکر ایلف کو تین سال پہلے کا واقع یاد آ گیا۔۔۔ اور ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔



ماضی۔۔

ایلف اور واسم کا رشتہ طہ کر دیا گیا تھا۔۔ اس میں ان دونوں کی رضامندی شامل تھی۔۔ کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔

سفینہ اس وقت واسم شاہ کو پسند کرتی تھی لیکن بعد میں جو ہوا اس کے بعد کب اس کی پسندیدگی محبت میں بدل گئی۔۔۔

ایلف اور عالیہ لان میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔ دونوں کے چہرے پر کافی مسکراہٹ تھی۔۔ واسم بھی کچھ فاصلے پر کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔ پر اس کی نظر تو ایلف کے چہرے پر تھی۔۔۔

کچھ دیر یوں ہی دیکھنے کے بعد وہ ان کے پاس گیا۔۔ ایلف کی اس کی طرف پشت تھی۔۔ ایلف کو جب اپنے اوپر کسی کی گہری نظریں محسوس ہوئی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ تو وہاں واسم کھڑا تھا۔۔ جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

لیکن ایلف کے پیچھے مڑتے ہی اس نے اپنی آنکھیں چرائی۔۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔ عالیہ نے بامشکل ہی اپنی ہنسی چھپائی۔۔۔

"عالیہ!! ایک کپ کافی ملے گی۔۔" واسم نے عالیہ سے کہا۔۔ تاکہ وہ اکیلے میں ایلف سے بات کر سکے۔۔۔ عالیہ بھی سمجھ گئی تھی۔۔ اسی وجہ سے وہ چپ چاپ ایک منٹ سے پہلے وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔

ایلف کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا؟؟۔۔ وہ تو واسم کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے دیکھتے ہی وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔۔۔



عالیہ بھی وہاں نہیں تھی۔۔۔ تو وہ اٹھی اور وہاں سے جانے لگی۔۔۔ لیکن جب اپنا بازو کسی سخت گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔ اس کے قدم رکے۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی کا سمجھتی۔۔۔

واسم نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس شدید جھٹکے سے وہ سنبھل نہ پائی۔۔۔ اور واسم کے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔ واسم نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

"چھ۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ ی۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا کر۔۔۔ رہے۔۔۔ ہیں۔۔۔ آ۔۔۔ آپ۔۔۔" واسم کو اتنا قریب پا کر وہ کافی اہم گئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔ کہ وہ اس شخص کو کیسے خود سے دور کرے۔۔۔؟

"کیا کر رہا ہوں مطلب۔۔۔؟ اب تو تم میری بیوی بننے والی ہوں نہ ایک ہی دن ہے آج مہندی اور کل بارات۔۔۔!! تو تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔؟" واسم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ اگر۔۔۔ ک۔۔۔ کسی۔۔۔ ن۔۔۔ نے دیکھ۔۔۔ ل۔۔۔ لیا۔۔۔ ت۔۔۔ تو۔۔۔" اس نے لڑکھڑاتے ہوئے الفاظ ادا کیے۔۔۔ اس کی سانسیں کافی بڑھ چکی۔۔۔ دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔ آج پہلی بار وہ واسم کے اتنا قریب تھی۔۔۔ اس کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

"دیکھ لیا تو کیا۔۔۔ ہماری تو شادی ہونے والی ہے نہ۔۔۔" واسم ایلف کی بڑھتی دھڑکنوں کو پہچان گیا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے قریب آنے سے ڈر گئی ہے۔۔۔ ایلف کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے آہستگی سے اسے پیچھے کیا۔۔۔ اور پھر مسکرا کر بولا۔۔۔



"ہاں!! ہونے والی ہے۔۔۔ ہوئی نہیں ہے۔۔۔ اور ویسے بھی دادو نے کہا ہے کہ شادی سے پہلے میاں بیوی آپس میں بات نہیں کر سکتے تو نکاح تک آپ مجھ سے دور ہی رہیں گے۔۔۔" ایلف کی جان میں جان آئی۔۔۔ اس نے سانسیں بحال کی۔۔۔ اور پھر اس کی بات کا جواب دیا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔! کتنی دور ہے۔۔۔ کل ہی ہے نہ بارات۔۔۔ کل رات میں بھی دیکھتا ہوں کہ کیسے تم مجھے خود سے بچاؤ گی۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لیے واسم وہاں سے چلا گیا۔۔۔ پر ایلف کا چہرہ کانوں تک سرخ ہو گیا تھا۔۔۔



آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ پوری حویلی کو گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ پوری حویلی میں گلاب کے پھولوں کی مہک تھی۔۔۔

ایلف کمرے میں بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ہلکا سا میک اپ۔۔۔ پیلے رنگ کی میکسی جوز میں کو چھو رہی تھی۔۔۔ پیلے رنگ کا دوپٹہ۔۔۔ بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

وہ تیار ہو کر سب سنور کر کمرے میں ہی تھی۔۔۔ پھر کچھ لڑکیاں آئی اور اسے اپنے ساتھ لے کر لان کی طرف بڑھی۔۔۔ مہندی کے فنکشن کا اینجمنٹ لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔

ایلف ہلکے ہلکے قدم لیتے آگے بڑھی۔۔۔۔۔ سامنے سیٹج پر واسم پہلے ہی موجود تھا۔۔۔ جو پیلے رنگ کے کرتے اور سفید شلوار میں کافی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔



واسم کی نظریں جیسے ہی واسم کی طرف گئی تو وہ نظریں جھکانا سکا۔۔۔ اور بے ساختہ کھڑا ہو گیا۔۔۔ اور پھر دوبارہ بیٹھ کر بے عزتی تھوڑی کروانی تھی۔۔۔

اس لیے جیسے ہی ایلف سیٹج کی طرف بڑھی۔۔۔ تو اس ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما اور پھر وہ دونوں صوفے پر بیٹھے۔۔۔

مہندی کی رسومات شروع کی گئی۔۔۔ سب لوگ بہت خوش تھے۔۔۔ پر زندگی میں کب کیا ہو جائے کسی کو کچھ پتہ نہیں سوائے خدا کی ذات کے۔۔۔



آج بارات کا فنکشن تھا۔۔۔ گھر میں شادی کی تیاریاں زور شور سے چل رہی تھی۔۔۔ ایلف کی بیوٹیشن بھی آچکی تھی۔۔۔ اور وہ ایلف کو تیار کر رہی تھی۔۔۔ واسم صبح سے ہی سب کو کچھ پریشان دکھ سارہا تھا۔۔۔ سب کو اس کے چہرے پر پریشانی دکھی تھی۔۔۔ لیکن جس نے بھی پوچھا تھا۔۔۔ اس کو اس نے یہی کہا تھا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

وہ کمرے میں بالکل اکیلا کھڑا تھا۔۔۔ چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ "کیسے بتاؤں ایلف کو کہ مجھے امریکہ جانا سٹڈیز کے لیے۔۔۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ وہ ضرور میری بات کو سمجھے گی۔۔۔ لیکن گھر والے نہیں سمجھے گے۔۔۔ اگر یہ شادی ہو گئی۔۔۔ تو شاید میں کبھی بھی نہ جا پاؤں۔۔۔ لیکن یہ میری مجبوری ہے۔۔۔ میں جلد ہی واپس



آجاؤں گا۔۔۔ ہم دوبارہ سے شادی کر لے گے۔۔۔ "واسم خود سے ہی باتیں کرتا بوکھلا سا گیا تھا۔۔۔ اس نے فوراً بیگ پیک کیا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔ ایلف کو محبت کی راہ میں اکیلا چھوڑ کر۔۔۔ وہ کمرے میں سچی سنوری بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ بہت خوش تھی۔۔۔ اس نے بچپن سے ہی واسم سے محبت کی تھی۔۔۔ اس وقت سے جب وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ محبت لفظ کا مطلب کیا ہوتا ہے۔۔۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی جو اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔۔ راہ محبت میں اکیلا چھوڑ کر۔۔۔ پر وہ اس بات سے لاعلم تھی۔۔۔

"مما!!!" دانیال بھاگتا ہوا نور بیگم کے پاس آیا۔۔۔ جہاں باقی گھر والے بھی موجود تھے۔۔۔ "کیا ہوا دانیال؟؟؟ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو بیٹا۔۔۔!!" نور بیگم کے بولنے سے پہلے ہی حمید شاہ نے کہا۔۔۔ "ماموں!! وہ!! واسم بھائی۔۔۔!!" دانیال نے اتنا کی کہا تھا کہ سب نے اسے گھورا۔۔۔ "کیا ہوا واسم کو۔۔۔" نور بیگم نے کہا۔۔۔ "واسم کو کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ لیکن جو ہمارے ساتھ ہوا ہے وہ بہت ہی برا ہوا ہے۔۔۔" دانیال کے کہنے پر سب کا دل گھبرا سا گیا۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو؟؟ کیا ہوا ہے ہمارے ساتھ۔۔۔!! اور واسم کہا ہے۔۔۔؟" نور بیگم کو دانیال کی باتوں کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔ "بھائی گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔۔ اس شادی کو چھوڑ کر۔۔۔" یہ تو سب جانتے تھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔ پھر واسم نے ایسا کیوں کیا؟؟ کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔



"دانیال!! یہ کیا کہہ رہیں آپ ہوش میں تو ہیں نہ آپ۔۔۔!! واسم کہاں گیا ہے۔۔۔؟؟ اور کیوں جائے گا۔۔۔!!"

جب کسی نے کچھ بھی نہیں کہا تو آخر کار رخسار ہی بولی۔۔۔

"دادو!! میں سچ کہہ رہا ہوں بھائی جاچکے ہیں۔۔۔ اپنا سامان لے کر۔۔۔" دانیال نے کہا۔۔۔ جس پر سب کو یقین ہو گیا کہ واسم جاچکا ہے۔۔۔ پھر یہ خبر ایلف تک پہنچی تو کافی دن تک وہ صدمے میں رہی پر کب تک رہتی۔۔۔ زندگی تو گزارنی تھی نا اس نے۔۔۔

\_\_\_\_\_ حال \_\_\_\_\_

ایلف تکیے میں منہ دیے رو رہی تھی۔۔۔ پر آخر کب تک روتی۔۔۔ آنسو بھی ختم ہو چکے تھے۔۔۔

آج تین سال بعد وہ واقع اسے یاد آیا تھا۔۔۔ لیکن پھر ہمت کر کے واش روم گئی۔ فریش ہو کر نکلی۔۔۔ تو کافی بہتر لگ رہی تھی۔۔۔ لینچ کا ٹائم تھا۔۔۔

وہ نیچے گئی اور ہمت کر کے سب کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔ اور لینچ کرنے کے بعد باہر گاڑن میں آکر بیٹھ گئی اور کھلی فضا میں سانس لینے لگی۔۔۔

اتنی ہی دیر میں اسے اپنے اوپر کسی کی گہری نظریں محسوس ہوئی۔۔۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہاں واسم کھڑا تھا جس کی نظریں اس پر ہی تھیں۔۔۔

"آ۔۔۔ آپ۔۔۔ ی۔۔۔ یہاں۔۔۔" اسے دیکھ وہ تھوڑا گھبرا سا گئی اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئی ٹوٹے ہوئے الفاظ اس سے کہے۔۔۔!!



"ہاں میں۔۔ کیوں میں نہیں آسکتا کیا یہاں۔۔۔!!" واسم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جو کافی گھبرا گئی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر۔۔۔

"نہیں!! آسکتے ہیں۔۔۔ کیوں نہیں آسکتے۔۔۔ آپ کا گھر ہے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے ایلف وہاں سے مکھی کی سپیڈ سے بھی زیادہ رفتار سے بھی زیادہ جلدی نکلی۔۔۔ واسم کو اس کی اس حرکت پر ہنسی آئی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ایلف آج بھی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔

"ایلف شاہ!! کتنا دور بھاگا کی مجھ سے ایک نہ ایک دن تو میں پھر تمہارے دل میں اپنے لیے محبت جگا ہی لوں گا۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے۔۔۔" واسم نے مسکرا کر کہا۔۔۔



عالیہ یونی کی کینیٹین پر بیٹھی تھی۔۔۔ کسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ پر وہ سنگدل تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔ لیکن پھر عالیہ کی نظر اس پر گئی جو سامنے سے آ رہا تھا۔۔۔ "کیا یار زاویار!! تم نے اتنی دیر کر دی ہے۔۔۔ میں آدھے گھنٹے سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا۔۔۔" عالیہ نے سامنے بیٹھے شخص سے کہا۔۔۔

"سیوٹ ہارٹ۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ کچھ کام تھا مجھے اس ی وجہ سے تھوڑا سالیٹ ہو گیا۔۔۔ آئینہ نہیں ہوں گا۔۔۔ پروم۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے اگر لیٹ ہو ہی گئے تھے تو ایٹ لیسٹ مجھے مسیج ہی کر دیتے تاکہ میں پریشان نہیں ہوتی۔۔۔" عالیہ نے پھر سے منہ بنایا جس پر وہ مسکرا کر لگا۔۔۔



"ہنس لو۔۔۔" عالیہ نے اسے مسکراتا دیکھ غصے سے کہا۔۔۔

عالیہ اور زاویار خان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔ پر شاید جو عالیہ کی زندگی میں اب ہونے والا تھا وہ دل دھکا دینے والا تھا۔۔۔



سب لوگ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ایلف سفینہ عالیہ دانیال واسم وہاں موجود نہیں تھے۔۔۔ کیونکہ وہ لوگ واسم اور عالیہ کا رشتہ پکا کرنے کے لیے وہاں بیٹھے تھے۔۔۔ اور کچھ ہی دنوں میں نکاح بھی تھا۔۔۔ جب وہ لوگ اٹھے تو عالیہ کی والدہ نے یہ خوشخبری سفینہ اور عالیہ کو سنائی۔۔۔ جسے سنتے ہی دونوں بہنیں سنائے میں آگئی۔۔۔

"امی!! یہ کیا کہہ رہی آپ۔۔۔!! واسم میرے بھائی کی طرح ہیں۔۔۔ میں ان کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اور نہ ہی میں کبھی ایسا سوچ سکتی ہوں۔۔۔"

عالیہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ کیونکہ وہ تو زاویار کو پسند کرتی تھی۔۔۔ پھر وہ واسم کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتی تھی۔۔۔ سفینہ وہی خاموش کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔

"عالیہ!! آپ کی دادی جان نے یہی فیصلہ دیا ہے اور یہی ہو گا اور اگر آپ نے کبھی واسم کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تو پھر اب سوچ لیجئے اس میں کوئی بڑی بات ہے۔۔۔"



اس کی والدہ نے صاف صاف کہا۔۔۔ اب سفینہ بھی ہوش میں واپس آچکی تھی۔۔۔ اور وہ ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"امی!! آپ کیوں آپ کی کوانسٹ کر رہی ہیں کہ وہ واسم سے ہی شادی کریں۔۔۔ اگر وہ واسم سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو رہنے دیں کیوں زبردستی کر رہی ہیں۔۔۔"

سفینہ نے نہایت ہی ادب سے اپنی ماں کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم!! پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ اب جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔۔۔ اب تو عالیہ کی شادی واسم سے ہی ہو گی۔۔۔ آگے سو موہا رات ہے۔۔۔" وہ دو ٹوک الفاظ میں کہتی ہوئی وہاں سے اٹھی اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔ عالیہ یہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ صبح اس کی زندگی صرف زاویار سے جڑی تھی۔۔۔ پر اب یہ سب۔۔۔!! اسے آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ گئے۔۔۔



ایلف چائے کا مگ لے کر ٹیرس پر کھڑی ہو کر موسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔ موسم کافی اچھا تھا۔۔۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا پڑا تھا۔۔۔ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ بارش ہونے لگی ہے۔۔۔۔

"ایلف!!" وہ یوں ہی کھڑی تھی کہ۔۔۔ دانیال کی بھاری آواز پر وہ اٹھی اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ دانیال کے چہرے پر خوشی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔۔



"کیا ہوا بہت خوش ہو۔۔۔ ایسا بھی کیا ہو گیا۔۔۔" اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے ایلف نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"بات ہی ایسی ہے۔۔۔ آپ بھی سنے گی تو خوش ہو جائے گی۔۔۔ بات یہ ہے کہ واسم اور عالیہ کا رشتہ پکا کر دیا گیا ہے۔۔۔" دانیال خوش تھا کیونکہ ایک واحد واسم ہی تھا جو ایلف اور اس کے درمیان آ رہا تھا۔۔۔ یہ سنتے ہی ایلف کو جھٹکا تو لگا لیکن پھر مسکرا گئی اسے دکھ تھا کہ اس کی محبت کی واسم کی نظروں میں کوئی قدر نہیں تھی۔۔۔ وہ یہ دکھانے کے لیے مسکرا گئی۔۔۔ کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو بھی ایسا لگے کہ وہ اس شادی سے خوش نہیں ہوئی ہے۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں خوشی نہیں ہوئی واسم کی شادی کا سن کر۔۔۔" دانیال نے اس کی کیفیت کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ مجھے بلا خوشی کیوں نہیں ہوگی۔۔۔ مجھے خوشی ہے۔۔۔" اس نے اپنے چہرے پر خوشی کے تاثرات ظاہر کیے۔۔۔ پر دانیال بھی اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔۔ "اب جو بھی ہو جائے ایلف شاہ صرف دانیال شاہ کی ہے اور ہمیشہ اسی کی رہے گی۔۔۔ چاہے پھر مجھے پوری دنیا سے ہی کیوں نہ لڑنا پڑے۔۔۔" دانیال نے دل میں سوچا اور پھر مسکرا گیا۔۔۔



عالیہ آدھے گھنٹے سے کمرے کے چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔۔ اور سفینہ اسے کب سے یوں ہی دیکھتی جا رہی تھی۔۔۔



سفینہ کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ واسم سے شادی کیوں نہیں کرنا چاہتی ہے۔۔۔ وہ خود واسم کو پسند کرتی ہے۔۔۔ لیکن عالیہ کیوں منع کر رہی ہے۔۔۔

"عالیہ آپ کیوں واسم سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہیں۔۔۔ اچھا ہے گڈ لوکنگ ہے لڑکیاں مرتی ہیں اس پر۔۔۔" سفینہ نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ اسے کبھی بھی اس طرح نہیں کہتی اگر اسے یہ نہ جاننا ہوتا کہ عالیہ واسم سے کیوں شادی نہیں کرنا چاہتی ہے۔۔۔

"بس ہے ایک وجہ۔۔۔"

عالیہ نے جلد بازی میں اس سے بولا۔۔۔ وہ کیا بتاتی اسے کہ وہ کسی اور لڑکے کو پسند کرتی ہے۔۔۔

"کیا وجہ ہے مجھے بتاؤ تو سہی دیکھو اگر بتاؤں گی نہیں تو میں کیسے پتا کر پاؤں گی اس مسئلے کا حل کیا ہے۔۔۔" سفینہ نے کہا۔۔۔

"سفینہ کیا تم مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ سکتی ہو۔۔۔ سامنے دروازہ نظر آرہا ہے نہ نکل جاؤ کمرے سے۔۔۔"

عالیہ کو کافی غصہ تھا۔۔۔ اس لیے وہ سفینہ پر دھاڑی۔۔۔ اور سامنے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے جانے کا کہا۔۔۔

سفینہ منہ بنا کر کمرے سے نکل گئی تو عالیہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

"جو بھی ہو جائے میں بھی پتہ کر کے ہی رہوں گی کہ آخر ایسی کیا وجہ ہے جو عالیہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ جھے معلوم کرنا ہو گا شاید وہ وجہ ہی میرے کام۔ آجائے۔۔۔ اس شادی کو رکوانے کے لیے۔۔۔" سفینہ نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔





"کیا!!؟ امی آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔" جب نور بیگم نے واسم کو اس کے اور عالیہ کے رشتہ پکا ہونے کے بارے میں بتایا تو اسے کچھ سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

"ہاں واسم مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔ اور تمہیں بھی اس پر یقین کرنا ہو گا۔۔۔" نور بیگم نے کہا۔۔۔

"امی آپ کہہ رہی ہیں کہ میں اس لڑکی سے شادی کر لوں جسے آج تک میں نے اپنی بہن مانا ہے۔۔۔ اور آپ جانتی ہیں کہ میں ایلف۔۔۔!!" اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ نور نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کروایا۔۔۔

"میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔۔۔" یہ کہہ کر نور بیگم کمرے سے نکل گئی۔۔۔ اور واسم نے اپنا سر ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔



واسم یہ شادی بالکل بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس کے دل میں آج بھی ایلف کا ہی راج تھا۔۔۔ وہ آج بھی ایلف سے ہی محبت کرتا تھا۔۔۔ پر شاید اب یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک ہو سکیں۔۔۔ شاید اس کے نصیب میں عالیہ ہی لکھی ہوئی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے اس شادی کے لیے رضامندی دے دی تھی۔۔۔ جس سے سب گھر بہت ہی زیادہ خوش تھے۔۔۔



لیکن اس شادی سے تو نہ ہی واسم خوش تھا اور نہ ہی عالیہ خوش تھی اس شادی سے۔۔ وہ دونوں ہی یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ لیکن وہ دونوں ہی گھر والوں کی وجہ سے مجبور تھے۔۔۔

سفینہ کا دل کر رہا تھا کہ پوری حویلی کو آگ لگا دے۔۔۔ پہلے بھی کسی کو اس کی محبت نظر نہیں آئی تھی۔۔ اور اب بھی اس کے ساتھ ہی ایسا کیا جا رہا تھا۔۔۔ "میں اب چپ نہیں بیٹھو گی۔۔ مجھے یہ شادی کسی بھی طرح رکوانی ہو گی۔۔۔" سفینہ نے دل میں سوچا۔۔۔

عالیہ کمرے میں بیٹھ کر آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔!! وہ دو سے تین دفعہ زاویار کو فون کر کی تھی۔۔۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ زاویار نے اس کے فون کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ وہ اب بھی اپنی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن کچھ بھی جواب نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"یہ زاویار فون کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں۔۔۔ شاید کسی کام میں بیزی ہونگے۔۔۔ حیر جو بھی ہے۔۔۔ کل جا کر بات کروں گی ان سے۔۔۔" اس نے دل میں سوچا۔۔۔ اور جیسے تیسے کر کے رات گزاری۔۔۔ صبح تیار ہو کر ناشتہ کیا اور یونیورسٹی کے لیے روانہ ہوئی۔۔۔ یونی پینچی۔۔۔ اور کینیٹین پر ہی زاویار کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں زاویار اس کے پاس آ کر بیٹھا۔۔۔

"زاویار مجھے آپ س۔۔۔ سے کچھ بات کرن۔۔۔ نی ہے۔۔۔" بولتے ہوئے عالیہ کی زبان لڑکھڑا گئی۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔!! سن رہا ہوں۔۔۔ اس میں ہچکچانے والی کیا بات ہے۔۔۔!!" اسے ہچکاتا دیکھ اس نے کہا۔۔۔



"زاویار!! بات یہ ہے کہ۔۔۔ ہمیں شادی کرنی ہوگی۔۔۔!!" عالیہ نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ دیا۔۔۔ "شادی...!! تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو۔۔۔!! شادی۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

"ہاں شادی۔۔۔!! کبھی نہ کبھی تو ہم شادی کریں گے ہی نہ۔۔۔!!" اس کے اس طنز پر عالیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تو اس نے کہا۔۔۔ "اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تم سے ہی شادی کروں گا۔۔۔" زاویار نے پھر تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

"کیوں کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔!!" عالیہ نے کہا۔۔۔ "محبت۔۔۔!! ہاہا!! پاگل ہو گئی تم۔۔۔!! کیا اس دنیا میں تمہی رہ گئی ہو جس سے زاویار خان شادی کرے گا۔۔۔!! ارے لڑکیاں مجھ پر مرتی ہیں۔۔۔!! اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے شادی کروں گا۔۔۔ اپنے دماغ کا علاج۔۔۔!!"

اس کی یہ باتیں سن کر عالیہ کو اب بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ زاویار اس کے ساتھ صرف ٹائم پاس کر رہا تھا۔۔۔

"زاویار!! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔!!؟ مطلب۔۔۔ اب ت۔۔۔ تک۔ جو بھی تھا سب جھوٹ۔۔۔!!" عالیہ کی آنکھ سے آنسو نکلنے کے مقام پر تھے۔۔۔ پر وہ خود کو اس کے سامنے کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"ارے واہ یار!! تم بہت ہی جلدی سمجھ گئی۔۔۔!! ہاں عالیہ شاہ دھوکا تھا یہ سب مجھے ٹائم پاس کرنا تھا۔۔۔ دل بہلانا تھا۔۔۔ جس کے لیے میں نے تمہیں یوز کیا۔۔۔!! اب میں چلتا ہوں۔۔۔" اپنا مقرو چہرہ اسے دکھا کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

عالیہ نے سر ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔ اور رونے لگی۔۔۔ "اس شخص کے لیے میں اپنے گھر والوں کے خلاف جارہی تھی۔۔۔ بھاگنا چاہتی تھی گھر سے۔۔۔!!" اس نے دل میں سوچا اور آنسو صاف کرتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھی۔۔۔





عالیہ حویلی پہنچی۔۔۔ گاڑی سے نکلی۔۔۔ اور اپنے آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کیے۔۔۔ اور اندر بڑھی۔۔۔  
 "عالیہ!! آپ۔۔۔!!" اپنی والدہ کی آواز سنتے ہی اس نے آنکھیں میچی۔۔۔ اور آنسو آنکھ سے الگ ہو کر اس کی  
 گال پر بہہ گئے۔۔۔ اور وہی رکی۔۔۔ اس نے فوراً آنسو صاف کیے۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی امی کو لگے کہ  
 وہ روئی ہے۔۔۔

"جی امی۔۔۔!! کچھ کہا آپ نے۔۔۔!!" وہ پیچھے مڑی اور نہایت ہی ادب سے کہتی ہے۔۔۔ "ہاں بیٹا۔۔۔!!"  
 پوچھنا یہ تھا کہ۔۔۔ آپ اتنی جلدی کیوں آگئی۔۔۔!!" اس کی والدہ نے سوال کیا۔۔۔  
 "دراصل کلاسز ختم ہو گئی تھی تو سوچا کہ میں گھر ہی آجاتی ہوں۔۔۔" وہ بامشکل ہی ظاہر کرنے کے لیے  
 مسکرائی۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ جاؤ کمرے میں۔۔۔!!" اس کی والدہ نے کہا اور مڑی۔۔۔  
 "امی۔۔۔!!" وہ مڑی ہی تھی کی عالیہ نے آواز دے کر انھیں روکا۔۔۔  
 "جی بیٹا!! کوئی کام ہے۔۔۔" اس کی والدہ نے سوال کیا۔۔۔ جس پر اس نے آنکھیں میچی۔۔۔ "امی!! میں واسم  
 سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔!!" اس نے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔  
 "یہ ہمارے کانوں نے سچ ہی سنا ہے۔۔۔" اس کی والدہ خوش ہوئی اور یہ خبر سنانے کے لیے رخسار کے پاس  
 گئی۔۔۔ یہ خبر سفینہ بھی سن چکی تھی اور آنکھوں میں آنسو لیے وہاں سے چلی گئی۔۔۔ پر سب کی نظروں سے چھپی  
 رہی۔۔۔

عالیہ کمرے میں آئی اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔ اور بیڈ پر منہ کے بل لیٹ گئی۔۔۔ اور آنسو بہانے لگی۔۔۔



اس کی زندگی میں یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔۔۔ واسم اس کی زندگی میں آچکا تھا۔۔۔ اور جس سے اس نے محبت کی اور جس پر بھروسہ کیا اسی نے دھوکا دے دیا۔۔۔ یہی سوچتے ہوئے وہ آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہانے لگی۔۔۔



سفینہ کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ کہ اچانک کسی کے کندھے سے ٹکرائی۔۔۔ "دھیان سے چلو سفینہ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟" ایلف کو دیکھ کر سفینہ کو لگا کہ اب ایک ایلف ہی ہے جو اس کی مدد کر سکتی ہے۔۔۔

"عالیہ!! نے شادی کے لیے ہاں کہہ دی۔۔۔" اس کی بات کا جواب دیے بغیر اس نے کہا۔۔۔

"ہاں تو میں کیا کروں۔۔۔!!" ایلف نے کہا۔۔۔

"کیا کروں مطلب۔۔۔!! آپ واسم کو پسند کرتی تھی۔۔۔ شادی ہونے والی تھی۔۔۔ اور کسی اور کے ساتھ۔۔۔!!" سفینہ نے طنز یہ انداز میں کہا۔۔۔

"تو اب جو ہونا تھا ہو گیا۔۔۔ میں کیا کروں اس میں۔۔۔!!" ایلف مزید بہت نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یہ سنتے ہی سفینہ کمرے میں گئی۔۔۔

وہ جو اس کے سامنے کافی بڑھ چڑھ کر کہہ رہی تھی کہ وہ کیا کرے؟؟ درحقیقت میں تو وہ اندر سے کٹ گئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

"یہ تھی محبت آپ کی۔۔۔ دھوکے باز ہیں آپ۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگی۔۔۔

یہ کس موڑ پر لے آئی تھی زندگی اسے۔۔۔!!



----

سفینہ کمرے میں یوں ہی چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ اور غصے سے پاگل ہو چکی تھی۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا کہ پورے کمرے کو ٹھہس ٹھہس کر دے۔۔۔

"میری آخری امید تھی وہ اور اس نے وہ بھی توڑ دی۔۔۔ پر میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔!!" وہ

چلائی۔۔۔



واسم اور عالیہ دونوں ہی اپنے گھر والوں کی وجہ سے اس شادی کے لیے ہاں کر چکے تھے۔۔۔ پر اس شادی سے خوش

وہ دونوں ہی نہیں تھے۔۔۔ لیکن شاید دونوں نے ہی شاید اس کو اپنی قسمت کا لکھا سمجھ لیا تھا۔۔۔ اس شادی سے جو

خوش نہیں تھے وہ تھی ایلف اور سفینہ۔۔۔ وہ دونوں ہی اس شادی سے خوش نہیں تھے۔۔۔ ایلف نے سب گھر

والوں کے سامنے خود کو خوش دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

لیکن سفینہ نے اس شادی کو ر کو آنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔۔ پر ہر دفعہ ہار جاتا تھا۔۔۔ اس شادی سے

زیادہ خوش دانیال ہی تھا۔۔۔

آج مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ سب کو ہی بہت جلدی تھی۔۔۔ اس شادی کے لیے۔۔۔ اسی وجہ سے ایک ہفتے کے اندر

اندر ہی شادی ہونی تھی۔۔۔

پوری حویلی کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ ہر طرف گلاب کے پھول ہی تھے۔۔۔ پوری حویلی میں گلاب کے

پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ حویلی والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔۔



عالیہ نے بھی طہ کر لیا تھا کہ اب جو ہے واسم ہی ہے۔۔۔ وہ کس وجہ سے انکار کرتی۔۔۔ شاید اس میں انکار کرنے کی ہمت ہوتی اگر زوایا اس کا ساتھ دیتا لیکن جب اس نے ہی اس کا ساتھ چھوڑ دیا تو وہ کیا کرے؟؟

عالیہ کمرے میں اکیلے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ مہندی کا جوڑا بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی ساری جیولری پڑی تھی۔۔۔

دروازے کے کھلنے کی آواز پر وہ پیچھے مڑی اور دیکھا تو وہاں ایک لڑکی ہاتھ میں ایک بیگ لیے کھڑی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم!!" وہ لڑکی وہی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اور پھر اسے سلام کیا۔۔۔ "وعلیکم السلام!!" میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے۔۔۔ "عالیہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "میں آپ کی بیوٹیشن ہوں۔۔۔!! حورین۔۔۔"

"یہ سنتے ہی عالیہ نے بھی اس کی طرف مسکرا کر دیکھا کیونکہ اس کی والدہ نے حورین کے بارے میں پہلے ہی اسے بتا دیا تھا۔۔۔

"آوو!! اچھا۔۔۔!!" عالیہ نے کہا تو لڑکی اس کی طرف بڑھی۔۔۔ "ارے آپ نے ابھی تک مہندی کا جوڑا بھی نہیں پہنا۔۔۔ جلدی سے جا کر پہن کر آجائیں۔۔۔!!" حورین نے کہا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔ میں بس ابھی آئی۔۔۔" یہ کہہ کر عالیہ نے مہندی کا جوڑا بیڈ سے اٹھایا اور واش روم میں چلی گئی۔۔۔





"ساری تیاریاں ہو گئی ہیں۔۔۔!! مجھے کل یہ کام ہر حال میں چاہیئے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے سفینہ نے فون کان سے ہٹایا۔۔۔ "جی تو عالیہ صاحبہ!! آخر آپ نے مجھے یہ شادی رکوانے کا موقع دے ہی دیا۔۔۔ کل شادی ہوگی پر واسم عالیہ کی نہیں۔۔۔ کیونکہ جب عالیہ ہی وہاں نہیں ہوگی تو یہ سب ہو گا کیسے۔۔۔؟؟ ہا ہا ہا۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

اور ایک سوچ میں مبتلا ہو گئی۔۔۔  
فلش بیک سین...

عالیہ اپنی دوست سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو ہی تھے بس۔۔۔!! سفینہ اس کے کمرے کے پاس سے گزری۔۔۔ اور اس کے رونے کی آواز سن کر وہیں رکی۔۔۔  
"نوروز!! میں کیسے اس شادی سے انکار کر دوں۔۔۔ جس سے محبت کرتی تھی اس نے مجھے دغا دے دیا۔۔۔ میں کیسے اس شادی سے انکار کر دوں۔۔۔ جس سے محبت کی اس نے ہی چھوڑ دیا تو اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔!!" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔۔۔ لیکن سفینہ یہ سب کچھ سن سکتی تھی۔۔۔  
"کیا!! عالیہ کسی کو پسند کرتی تھی۔۔۔ واؤ یہ بات تو بہت ہی اچھی ہے میرے لیے۔۔۔ یہ بات بہت کام کی ہے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے شیطانی قہقہہ لگا دیا۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے وہ حال میں واپس آئی۔۔۔  
"اب دیکھو!! آپی جان میں کیا کرتی ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔!!"





سب لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔ سب مہمان آچکے تھے۔۔۔ اور سب تیاریاں ہو چکی تھی۔۔۔ بس دلہن اور دلہے کا انتظار تھا۔۔۔

واسم اور دانیال آئے اور دانیال واسم کو سیٹج پر بٹھایا۔۔۔ واسم کے چہرے پر بس افسردگی ہی تھی۔۔۔ جسے سب نے نوٹس کیا تھا۔۔۔

پھر عالیہ کو بھی اس کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا۔۔۔۔

اور مہندی کی رسومات شروع کی گئی۔۔۔

ان رسومات میں سب کے ساتھ ساتھ ایلف اور سفینہ نے بھی حصہ لیا۔۔۔

واسم اس بات سے حیران تھا کہ ایلف وہی لڑکی تھی۔۔۔ جو اس سے بہت ہی زیادہ محبت کرتی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ اس کی مہندی میں حصہ لے رہی تھی۔۔۔۔

اس کے بعد دانس وغیرہ کیا گیا۔۔۔ اور پھر مہندی کا فنکشن ختم ہوا۔۔۔

اور سب حویلی والے کمرے کی طرف بڑھے۔۔۔



"جتنی خوشی منانی ہے منالو۔۔۔ حویلی والو۔۔۔! کیونکہ کل یہ سب ختم ہو جائے گا۔۔۔ کیونکہ کل اب آپ کی

پیاری عالیہ بھاگ جائے گی۔۔۔ ہا۔۔۔ پر صرف آپ کی نظروں میں۔۔۔ اصل میں تو وہ اغوا ہو گی۔۔۔!!

"

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک شیطانی قہقہہ لگایا۔۔۔





ماہر خاں ایک بہت بڑا بیزنس مین تھا۔۔۔ زاویار اسی کا چھوٹا بھائی تھا۔۔۔ لیکن اس کا بیزنس میں کوئی انٹرسٹ۔ نہیں تھا۔۔۔

ایک خوبصورت پرسنیلٹی کا مالک۔۔۔ گڈ لونگ۔۔۔ سب خوبیاں۔۔۔ اچھا سا انسان۔۔۔ جو ہر لڑکی کو چاہیے ہوتا ہے۔۔۔



مہندی کے فنکشن کے بعد آج بارات کا کنکشن تھا۔۔۔ اور حویلی میں اسی کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔۔۔ لیکن جو ہونے والا تھا اس سے سب انجان تھے۔۔۔ سفینہ اپنی چال چل چکی۔۔۔ کیا ہو پائے گی یہ شادی۔۔۔؟؟  
عالیہ کمرے میں بیٹھی اپنی بربادی کا ماتم منار ہی تھی۔۔۔ دروازے پر دستک سنتے ہی اپنے آنسو صاف کیے اور اٹھ کر بیٹھی۔۔۔ "آجائیں۔۔۔!!" یہ سنتے ہی اس کی والدہ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔۔۔  
"بیٹا!! آپ اٹھ جائیں اور پارلر جا کر تیار ہو جائیں۔۔۔ فنکشن سٹارٹ ہونے والا ہے۔۔۔" اس کی والدہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"جی امی!! ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے جواب دیا اور بامشکل ہی چہرے پر مسکراہٹ لائی۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔!!"  
میں ڈرائیور سے کہتی ہوں کہ آپ کو چھوڑ آئے پارلر۔۔۔ "اس کی والدہ نے کہا۔۔۔  
"جی امی۔۔۔!!" یہ کہہ کر وہ فریش ہو کر واشروم میں چلی گئی۔۔۔



اور فریش ہو کر نکلی اور پھر باہر کی طرف بڑھی۔۔۔

اسے جاتا دیکھ سفینہ کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔ اور اس نے کسی کو فون کیا۔۔۔

"سنو میری بات!! وہ گھر سے نکل گئی ہے جیسے ہی پہنچے پکڑ لینا اور دھیان رہے کہ وہ بچ کر۔۔۔ حویلی نہ آ سکے۔۔۔"

اس نے فون بند کیا۔۔۔

"دیکھتے ہیں کیسے ہوتی ہے یہ شادی۔۔۔!!" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

عالیہ ڈرائیور کے ساتھ پارلر پہنچی۔۔۔ اور گاڑی سے اتری۔۔۔

اور ڈرائیور کام کے تحت وہاں سے چلا گیا۔۔۔ عالیہ بھی ہاتھ میں کچھ سامان لیے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔ لیکن پھر

اس کے قدم ر کے جب اسے اپنے چہرے پر کچھ محسوس ہوا۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پائیں گی اب۔۔۔!!

اس کے چہرے پر وہ رومال سختی سے دبایا گیا تھا۔۔۔ جس پر بخوشی کی دوا تھی۔۔۔

اس نے آپ کو چھڑوانے کی ہزار کوششیں کی پر ہر دفعہ ناکامی اس کا مقدر بنی۔۔۔ اور وہ آنکھیں موندے گئی۔۔۔

ان نقاب پوشوں نے اسے ایک گاڑی میں بٹھایا اور ایک گودام میں لے گئے۔۔۔ اسے وہاں چھوڑ کر وہ وہاں سے

چلے گئے۔۔۔



ڈرائیور کے انتظار میں سب لوگ ہلکا ہورہے تھے۔۔۔ لیکن دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔ نہ ہی عالیہ آئی تھی اور نہ ہی

ڈرائیور۔۔۔



سفینہ اپنے چہرے پر پریشانی ظاہر کرتے ہوئے وہاں پہنچی اور اپنی والدہ کو پکارہ۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟؟ اتنی پریشان کیوں ہو بیٹا۔۔۔!!" اس کی والدہ نے کہا۔۔۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔" اس نے جان بوجھ کر جھجکتے ہوئے بولا۔۔۔ جس پر سب لوگ اور پریشان ہوئے۔۔۔

"یہ کیا وہ کر رہی ہو سیدھی طرح بتاؤ ہوا کیا ہے۔۔۔؟" اسے جھجکتا دیکھ حمید شاہ نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

"وہ چچا جان۔۔۔!! میں نے پارلر فون کیا تھا اور وہاں سے مجھے پتہ چلا کہ عالیہ کبھی پارلر گئی ہی نہیں تھی۔۔۔۔"

سفینہ کی یہ بات سنتے ہی سب لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم سفینہ۔۔۔!!" اس کی بات سنتے ہی حمید شاہ تپ اٹھے۔۔۔۔۔

"چچا جان!! میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔!!" سفینہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔ اتنی ہی دیر میں ڈرائیور بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔

"تم نے کیا عالیہ کو پارلر نہیں اتارا تھا۔۔۔" رخسار نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔

"وہ بی بی جی میں نے انھیں پارلر ہی اتارا تھا۔۔۔ اور پھر آپ نے کچھ کام کیے تھے تو میں وہاں چلا گیا تھا۔۔۔"

اس نے کہا۔۔۔۔۔

"اگر تم نے عالیہ کو پارلر اتارا تھا تو وہ وہاں سے کہاں چلی گئی۔۔۔؟" رخسار نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔ "پتہ نہیں بی بی جی" یہ کہہ کر وہ ڈرائیور وہاں سے چلا گیا۔۔۔



"دادو مجھے یاد آیا۔۔۔!! کل میں نے عالیہ آپنی کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ مجھے پار لڑ سے لے جانا اور پھر فون کاٹ دیا۔۔۔!!" سفینہ نے کہا۔۔۔

"تو یہ تم ہمیں پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔!! کیا؟؟؟" رخسار اس پر برہم ہوئی تو اس نے آنکھیں موند لی۔۔۔

"جھے کیا پتہ تھا کہ وہ بھاگ جائیں گی۔۔۔!!" سفینہ نے کہا۔۔۔

"اور تم لوگ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاؤ جا کر ڈھونڈو اس لڑکی کو۔۔۔!!" رخسار نے گھر کے مردوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ سنتے ہی وہ سب وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"اس لڑکی نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔ اگر یہ شادی نہیں کرنی تھی تو پہلے بتا دیتی۔۔۔!!" اس کی والدہ کا رو رو کے برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

دو گھنٹے مزید گزر چکے تھے پر عالیہ کا کچھ اتا پتہ نہیں تھا۔۔۔ سب لوگ دھونڈ رہے تھے۔۔۔ لیکن کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔

جب کچھ دیر تک نہ عالیہ کا پتہ چلا تو رخسار نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔

"عالیہ نہیں آئے گی واپس۔۔۔ اس لیے آج واسم کا نکاح عالیہ کی بجائے ایلف سے ہو گا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ اٹھی اور ایلف کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ کسی میں بھی اتنی جرات نہیں تھی کہ ان کے فیصلے کو منع کر سکے۔۔۔



رخسار ایلف کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ اور اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اور اسے سارا ماجرا بتایا۔۔۔



"لیکن اس سب میں کیا کر سکتی ہوں دادو۔۔!!" ساری بات سننے کے بعد ایلف نے کہا۔۔۔

"بیٹا!! اب اس حویلی کی عزت تمہیں ہی رکھنی ہوگی۔۔ عالیہ یہ حویلی چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔ اب اگر تم نے بھی نہ کیا یہ نکاح تو اس حویلی کی عزت کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔۔۔"

رخسار بیگم اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔۔۔ لیکن وہ ساکت رہی۔۔۔

"ایلف!! میری بچی کچھ تو جواب دو۔۔ تمہیں یہ کرنا ہی ہوگا۔۔۔ ورنہ تمہاری بی جان مرجائیں گی۔۔۔" ایلف کو یوں ساکت دیکھ وہ پھر سے بولی تو وہ ہوش میں واپس آئی۔۔۔

"بی جان یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ میں اس شخص سے کبھی بھی نکاح نہیں کروں گی۔۔۔ آپ جانتی ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا تھا اور میں اسی سے نکاح کر لوں۔۔۔"

ایلف آنکھیں بھینچتی ہوئی بولی کیونکہ کہ وہ واسم شاہ سے کبھی بھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ منہ بنا کر کھڑی تھی۔۔۔ پر بی جان بھی اسے منا کر ہی رہیں گی۔۔۔



وہ گاڑی چلاتا ایک جگہ پر آکر رکا۔۔۔ اور پھر دو سے تین دفعہ گاڑی چلانے کی کوشش کی لیکن نہ چلی۔۔۔ تو وہ اترا اور چیک کیا تو گاڑی میں کوئی مسئلہ تھا۔۔۔ پر وہ ایک انسان جگہ تھی۔۔۔ ہر طرف اندھیرا ہی چھایا ہوا تھا۔۔۔

آس پاس صرف حالی فیکڑیاں اور گودام ہی نظر آرہے تھے۔۔۔



ماہر نے موبائل کی لائٹ آن کی اور آگے کی طرف بڑھا کہ شاید کوئی مل جائے جو اس کی گاڑی ٹھیک کر دے۔۔۔ وہ خود میکینک کو بلا لیتا اگر وہاں نیٹ ورک ہوتا۔۔۔ وہ چلتا چلتا کافی آگے پہنچا۔۔۔ لیکن پھر ایک جگہ پر آکر رکا اور ایک پتلی سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ "بچاؤ!! پ۔۔۔ پلیز کوئی ہیلپ کرو۔۔۔!!" اس آواز کا تعاقب کرتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔۔۔ اور وہ ایک گودام میں پہنچا۔۔۔ اور آواز کے تعاقب میں آگے بڑھا۔۔۔ وہ بڑھتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور جیسے ہی اس پر روشنی ڈالی۔۔۔ تو سامنے ایک خوبصورت سی نازک کلی سفید شلوار قمیض دوپٹہ اس کا گاڑی میں ہی رہ گیا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسو لڑی کی صورت بہہ رہے تھے۔۔۔ بال بکھرے ہوئے۔۔۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔۔۔ اسے دیکھ کر تو وہ کچھ پل کے لیے ہوش کھو بیٹھا۔۔۔ اسے لگا اس نے اس سے زیادہ حسین لڑکی دنیا میں پہلے کبھی بھی نہیں دیکھی۔۔۔ وہ کوئی اور نہیں عالیہ ہی تھی جس کا کڈنیپ اس کی اپنی ہی بہن سفینہ نے کروایا تھا۔۔۔ اس ہینڈ سم لڑکے کو دیکھ کچھ دیر وہ بھی ساکت ہوئی پر جب اسے اپنے ہاتھوں پر درد محسوس ہوا تو فوراً حال میں واپس آئی۔۔۔

"تت۔۔۔ تم "!!

اس کی آواز سنتے ہی ماہر ہوش میں آیا اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔ جو اسے دیکھ کافی گھبرا گئی تھی۔۔۔ "گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں آپکی مدد کرنے آیا ہوں وہ تو میں گزر رہا تھا تو آپ کی آواز سنی۔۔۔!!"



یہ کہتے ہوئے ماہر نے اس کے ہاتھ کھولے اور پھر پاؤں۔۔۔ اور لڑکھڑاتی ہوئی اٹھی۔۔۔

"سنے!! ٹائم کیا ہوا ہے۔۔۔؟" عالیہ نے ماہر سے سوال کیا۔۔۔

"رات کے گیارہ بج رہے ہیں۔۔۔!!" ماہر نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔ "کیا؟؟ گیارہ بج گئے اور۔۔۔ میری

شنا۔۔۔" اتنا کہتے ہوئے وہ رکی۔۔۔

اور پیچھے سے آتے ان نقاب پوشوں کو دیکھ کافی گھبرا گئی۔۔۔ اسے گھبرا تا دیکھ وہ پیچھے مڑا اور ان کو دیکھا۔۔۔

"اے تو کون ہے۔۔۔؟؟ اور تیری جرات کیسے ہوئی اس لڑکی کو کھولنے کی۔۔۔!!" ان سب لڑکوں میں سے

ایک لڑکے نے کہا۔۔۔

"میری جرات تک نہ ہی جاؤ۔۔۔ تو تم لوگوں کے لیے اچھا ہے۔۔۔!!" وہ بھی ماہر کسی سے نہ ڈرنے والا۔۔۔ اور

یہ تو اس کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

"اچھا!! چل نہیں جاتے تو چپ چاپ یہاں سے نکل ورنہ تیری موت پکی۔۔۔" ان میں سے ہی ایک نے کہا۔۔۔ تو

وہ ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔

"کیا کہا مجھے آواز نہیں۔۔۔ زرا اونچی کہنا۔۔۔!!" ماہر نے کان پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔ اور عالیہ تو اس کی ہمت کو ہی

دیکھ رہی تھی کہ کیا چیز ہے وہ جو اتنے لوگوں کو سامنے دیکھ کر بھی نہیں ڈرا۔۔۔

"لگتا ہے کہ تو ایسے نہیں مانے گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے انھوں نے مٹھیاں بھینچی اور آگے بڑھے۔۔۔ ماہر نے سب

کاڈٹ کر مقابلہ لیا۔۔۔

عالیہ ڈر کے مارے پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔ ماہر نے ایک ایک کی خوب دھلائی کی۔۔۔



اور سب کو نڈھال کر دیا۔۔۔ اور پھر وہ اس حسین بلا کی طرف بڑھا۔۔۔ جو ڈر کے مارے کانپنے لگی تھی۔۔۔  
 "آریو آ کے۔۔۔!!" ماہر اس کے پاس آ کر بالکل اس کے سامنے کھڑا ہوا اور اس سے سوال کیا۔۔۔  
 "ی۔۔۔ ی۔۔۔ یس!!" یہ کہتے ہی اس کا ایک دم سر چکرایا۔۔۔ اور اس نے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔  
 یہ عمل ماہر کی آنکھوں کے سامنے ہی ہوا تھا۔۔۔ "آریو آ کے۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اس کا جواب دیتی۔۔۔  
 وہ نیچے گرتی اس کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔ اسے بخوشی دیکھ وہ کافی فکر مند ہوا اور اسے اپنی باہوں میں بھرتے  
 ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔



"دادو!! میں ہی کیوں؟؟ سفینہ بھی تو ہے نہ اور اگر وہ نہیں تو آپ عالیہ کا ویٹ کر لے وہ آجائے گی پر میں شادی  
 نہیں کروں گی۔۔۔!!" وہ صاف صاف منع کرتے ہوئے اٹھی۔۔۔  
 وہ بس اس سے خود کی جان چھڑانی تھی۔۔۔ جس کی وہ ہر کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
 "آپ کو خدا کا واسطہ ہے ایلف!! پلیز یہ نکاح کر کے ہمارے خاندان کی عزت کو بچالیں۔۔۔" رخسار کو یوں دیکھ  
 اس سے رہا نہیں گیا اور مجبوراً ہاں کہنا پڑا۔۔۔  
 رخسار اسے شادی کا جوڑا دے کر کمرے سے نکلی۔۔۔ پیچھے سے اس کی  
 آنکھوں سے ناچاہتے ہوئے بھی آنسو بہہ گئے۔۔۔  
 آنسو صاف کر کے اس نے شادی کا جوڑا لیا اور واش روم کی طرف بڑھی۔۔۔  
 کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر نکلی اور پھر نکاح کی رسم کا وقت ہوا۔۔۔



ایلف اور واسم کو ایک دوسرے کے سامنے بٹھایا گیا۔۔۔ اور درمیان میں پھولوں کی لڑیاں لہرائی گئی۔۔۔  
 واسم کو بھی اس رشتہ سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ وہ تو ایلف سے ہی شادی کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اسی کی وجہ سے  
 اس کی محبت اس سے دور ہو گئی تھی۔۔۔

"ایلف بنت حمید شاہ آپ کا نکاح واسم بنت سرور شاہ کے ساتھ بعوض حق مہر دس لاکھ روپے سکی راجا الوقت کیا  
 جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔" !!

مولوی کی آواز سن کر بھی وہ کچھ دیر خاموش رہی۔۔۔ لیکن پھر بولی۔۔۔

ق۔۔۔ قبول ہے۔۔۔" !!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

قبول ہے!!

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟

قبول ہے۔۔۔!!

ایلف کے بعد وہ واسم سے متوجہ ہوئے۔۔۔

"واسم بنت سرور شاہ آپ کا نکاح ایلف بنت حمید شاہ کے ساتھ بعوض حق مہر دس لاکھ روپے سکھ رانج الوقت کیا  
 جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔" !!

قبول ہے!!

قبول ہے!!



قبول ہے!!

سائیں کرنے کے بعد دعا مانگی گئی۔۔۔ ایلف اپنی زندگی اس کے نام کر چکی تھی جس سے کبھی اس نے محبت کی تھی۔۔۔ پر اب اس کے دل میں اس کے لیے صرف نفرت ہی تھی بس۔۔۔  
 رسمیں۔ ادا کرنے کے بعد ایلف کو واسم کے کمرے میں بٹھایا گیا۔۔۔ پر اس نے کونسا محبت کی شادی کی تھی۔۔۔  
 اس لیے وہ بیڈ سے اٹھی اور واش روم میں گئی۔۔۔ اور کپڑے جینج کر کے خود کو زیورات سے بجات دلا کر وہ  
 صوفے پر لیٹ گئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس شخص کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر سوئے۔۔۔  
 صوفے پر لیٹتے ہی وہ گہری نیند سو گئی۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلا لیکن اس سے ایلف کی نیند میں کوئی حل نہ ہوا اسے  
 صوفے پر دیکھ کر واسم کو غصہ تو چڑھا لیکن پھر غصے پر قابو کرتا ہوا بیڈ کی طرف بڑھا اور آنکھیں موند گیا۔۔۔



وہ ہو اسپتال کے کمرے کے سامنے بیٹھا سر دونوں ہاتھوں میں دیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر دروازہ  
 کھلنے کی آواز پر اس نے سر اوپر کیا اور دیکھا تو سامنے ڈاکٹر کھڑا تھا۔۔۔

" Doctor !! How is she??"

ماہر فوراً کھڑا ہوا اور ڈاکٹر سے جا کر سوال کیا۔۔۔

"شہ دل بی فائن۔۔۔!! اب وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ دراصل انھوں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا تو بس اسی وجہ سے  
 بخوشی ہو گئی۔۔۔ بس دھیان رکھیے گا کہ کچھ دن تک وہ سفر نہ ہی کریں۔۔۔" یہ کہہ وہ وہاں سے چلے گئے۔۔۔



"آک ڈاکٹر!!" ماہر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

آخر ماہر اس کے بارے میں اتنا کیوں سوچ رہا تھا۔۔۔ وہ لڑکی جو اسے ایک گودام میں ملی وہ اس کی لگتی ہی کیا تھی۔۔۔؟؟ تو پھر اس کے لیے اتنی بے چینی کیوں؟؟ وہ خود سے ہی یہ سوال کر رہا تھا پرا بھی ان سوالات کے جوابات اس کے پاس موجود نہیں تھے۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر چلا گیا۔۔۔ اور سامنے اس لڑکی کو دیکھا جو مکمل طور پر حسن کی مورت تھی۔۔۔ اب اس کی حالت کافی بہتر تھی۔۔۔

اور اب وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب عالیہ کی آنکھ کھلی۔۔۔

اس کی طرف دیکھتے وہ ہوش میں آیا۔۔۔ اور اسے دیکھا جو درد میں تھی لیکن بیٹھنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔ "آپ بیٹھے مت۔۔۔!! طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کی۔۔۔ لیٹ جائے۔۔۔!!" ماہر نے اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور وہ اسے دیکھتے اس کی بات سن کر لیٹ گئی۔۔۔

"م۔۔۔ مجھ۔۔۔ مجھے گ۔۔۔ گھرج۔۔۔ جانا ہے۔۔۔!!" درد میں ہونے کی وجہ سے اس کی زبان سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ہی نکلے۔۔۔



"آپ چلی جائیے گا گھر لیکن ابھی آپ سفر نہیں کر سکتی۔۔۔ اور ویسے بھی آپ کا کڈنیپ ہوا تھا۔۔۔ تو جنھوں نے کروایا تھا انھیں معلوم ہو چکا ہو گا کہ آپ وہاں نہیں ہیں۔۔۔ تو وہ آپ کو تلاش ہی کر رہے ہوں گے۔۔۔ اس لیے کچھ باہر نہ نکلے۔۔۔"

ماہر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"ا۔۔۔ لیکن میں اس وقت کہاں رہوں گی۔۔۔ یہ بات آپ کی بھی ٹھیک ہے۔۔۔!!" عالیہ نے اس کی بات پر ٹھنڈے دماغ سے سوچا اور کہا۔۔۔

"یہ بھی ہے۔۔۔ اگر آپ برا نہ منائے تو آپ میرے ساتھ رہ سکتی ہیں۔۔۔!!" ماہر نے اسے اپنے ساتھ رہنے کا مشورہ دیا۔۔۔ جس پر عالیہ نے اسے حیرانگی سے گھورا۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ آپ پہلے ہی میرے لیے بہت کچھ کر کے ہیں۔۔۔ میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی ہوں۔۔۔!!" اس نے آنکھیں چرائی۔۔۔

"بوجھ کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ کچھ دن میرے ساتھ رہ لیں۔۔۔ جب آپ کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی تو میں خود آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آؤں گا۔۔۔ اور اس وقت تک آپ کی جان بھی سیو ہو جائے گی۔۔۔" ماہر نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے کہا۔۔۔

"پ۔۔۔ پر!! میں آپ کے س۔۔۔ ساتھ۔۔۔ کیسے؟؟" عالیہ کو اس وقت کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

"You can trust me...!!"

ماہر نے یہ کہہ کر اسے لاجواب کر دیا۔۔۔



" Ok.. !! "

عالیہ نے کہا۔۔۔ کیونکہ اب جو ہونا تھا وہ تو چکا تھا۔۔۔ اگر کچھ دن اور سہی تو ٹھیک ہے۔۔۔ اور وہ اس شخص پر بھروسہ کر سکتی تھی۔۔۔ جس نے اس کی جان بچائی۔۔۔



صبح واسم کی آنکھ کھلی تو ایلف شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اور اپنے بال سنوار رہی تھی۔۔۔ قریب صبح کے دس بج رہے تھے۔۔۔

وہ بھی فریش ہونے کے لیے اٹھا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ شیشے میں اس شخص کا آئینہ دیکھ کر اس کو شدید غصہ آیا۔۔۔ پر وہ اپنے غصے پر قابو پانا جانتی تھی۔۔۔ "کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔!!" اسے مسلسل خود کو گھورتا دیکھ وہ اس کی طرف مڑی اور بولی۔۔۔ "ویسے شادی کی پہلی رات بیویاں اپنے شوہر کا انتظار کرتی ہیں۔۔۔ اور جہاں تک مجھے یاد ہے۔۔۔ آپ میرے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔۔۔" واسم نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے کہا تھا۔۔۔ "تو آپ کیا چاہتے تھے کہ میں آپ کا انتظار کرتی۔۔۔!!" وہ شیشے کی طرف مرتے ہوئے بولی۔۔۔ "ہاں کرنا چاہیے تھا لیکن آپ نے نہیں کیا کیوں؟؟" اس کے سوال پر وہ طنزیہ مسکرائی اور پھر اس کی طرف مڑی۔۔۔

"کیونکہ یہ میری کوئی من پسند شادی تو نہیں ہے۔۔۔ اسے میں آپ کا انتظار کی روادار نہیں۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ لیکن اپنے بازو پر واسم کا ہاتھ محسوس کرتے ہوئے وہ رکی۔۔۔



"ایلف۔۔۔!!"

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

"بھولیں مت ہمارا رشتہ صرف کاغذ کی حد تک ہے بس۔۔۔ تو آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش مت کیجیے گا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔

ایلف کے الفاظ واسم کے دل پر لگ رہے تھے۔۔۔

وہ یہ سن کر واٹر روم میں چلا گیا اور فریش ہو کر نیچے آیا۔۔۔

ناشتے کی میز پر سب موجود تھے۔۔۔ سفینہ دانیال اور گھر کے سب بڑے صرف ایلف واسم اور عالیہ موجود نہیں تھے۔۔۔

ایلف واسم کے ساتھ نیچے آئی تو دانیال کو کچھ عجیب سا لگا۔۔۔ کہ وہ دونوں ایک ساتھ کیوں؟؟ لیکن سفینہ جانتی تھی کہ وہ دونوں ساتھ نہیں ہیں۔۔۔

وہ تورات کے ہوئے واقع سے انجان تھی۔۔۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ اس کی محبت کسی اور کے نام کر دی گئی ہے۔۔۔

واسم کرسی پر بیٹھا اس کے ساتھ والی کرسی خالی تھی۔۔۔ ایلف اس کو چھوڑ کر سامنے والی کرسی کی طرف بڑھی۔۔۔

"ایلف۔۔۔!!" رخسار کی آواز پاتے ہی اس کے قدم رکے۔۔۔

"جی دادو۔۔۔!!" اس نے مرتے کی کہا۔۔۔ اس کا چہرہ اس وقت معصومیت سے بھرا پڑا تھا۔۔۔



"آپ وہاں کہاں جا رہی ہیں۔۔۔ یہاں بیٹھے۔۔۔ واسم کے ساتھ۔۔۔!!" یہ سنتے ہی وہ اس کرسی کی طرف بڑھی۔۔۔ دانیال اور سفینہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا کہ رخسار نے ایسا کیوں کہا کہ۔۔۔ وہ دونوں ساتھ بیٹھے۔۔۔

"پر دادو۔۔۔!! وہ دونوں ساتھ ہی کیوں بیٹھے۔۔۔؟" دانیال نے چہرے پر سوال لیے کہا۔۔۔

"کیونکہ میاں بیوی ایک ساتھ ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔!!" یہ سنتے ہی سفینہ اور دانیال دونوں کے چہروں پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔" لہجہ تلخ تھا۔۔۔

"اس کا مطلب یہی ہے کہ ایلف واسم کی بیوی ہیں۔۔۔" یہ سنتے ہی اس کا دماغ گھوما۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟ دادو آپ مزاق کر رہی ہیں نہ آپ۔۔۔!!" سفینہ اسے مزاق سمجھ رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ کیا جانے کہ اتنی بڑی بات مزاق میں تھوڑی نہ کی جاتی ہے۔۔۔

"میں بھلا ایسا مزاق کیوں کروں گی۔۔۔ مجھے کیا ہی ضرورت ہے مزاق کرنے کی۔۔۔" رخسار نے کہا تو دانیال کرسی سے اٹھتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"اب انھیں کیا ہوا۔۔۔؟" رخسار نے کہا۔۔۔ سارے گھر والے اس وقت سے خاموش تھے۔۔۔ لیکن واسم کے چہرے پر الگ ہی مسکراہٹ تھی۔۔۔

"لیکن یہ کب ہوا۔۔۔؟" سفینہ نے کیا۔۔۔

"رات کو جب عالیہ کو پتہ نہیں چلا تو ہم نے ایلف اور واسم کا نکاح پڑھوایا تھا۔۔۔" رخسار نے کہا تو سفینہ بھی غصے سے اٹھی اور باہر کی طرف بڑھی۔۔۔



"اب آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟!!" رخسار نے کہا۔۔۔  
 "جہنم میں کسی نے جانا ہے کیا۔۔۔؟؟" تلخ اور غصیلے انداز میں کہتی ہوئی سفینہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔



عالیہ اس وقت خان مینشن میں موجود تھی۔۔۔ وہ اس وقت کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ سر دوپٹے میں چھپا ہوا تھا۔ سفید رنگ کا سوٹ تھا۔۔۔ اور میک کا نام وہ نشان بھی نہیں تھا چہرے پر۔۔۔  
 کمر اکھلنے کی آواز پر بیڈ سے اٹھی اور کھڑی ہو گئی۔۔۔ سامنے دیکھا تو ماہر کھڑا تھا۔ جو اس کے لیے کھانا لایا تھا۔۔۔  
 کمرے میں داخل ہوتے ہی جیسے ہی اس کی نظر عالیہ پر پڑی تو کچھ پلوں کے لیے تو وہ اس نظر ہٹا ہی میں پایا تھا۔۔۔  
 سفید رنگ کے سوٹ میں وہ کسی بھی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ عالیہ نے اپنی نظریں جھکالی تھی۔۔۔ اس لیے اس کی نظروں کو نہ دیکھ سکی۔۔۔  
 اسے دیکھتے دیکھتے اچانک ماہر واپس ہوش میں آیا۔۔۔  
 "یہ کھانا لایا تھا میں آپ کے لیے۔۔۔!!" ہاتھ میں کھانے کی ٹرے کی طرف دیکھتے ہوئے ماہر نے کہا۔۔۔  
 "ن۔۔۔ نہیں م۔۔۔ مجھے بھوک ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہہ۔۔۔ ہے" اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے۔۔۔ تو ماہر نے مسکرا کر کہا۔۔۔







عالیہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔۔

پھر اس کی نظر کھانے پر گئی۔۔۔ اسے کافی بھوک لگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ تو اس کے سامنے ہی تیس مار خان بن رہی تھی۔۔۔

یہ بات ماہر بھی جانتا تھا کہ وہ اس کے سامنے کھانا نہیں کھائے گی اسی وجہ سے چلا گیا۔۔۔



دانیال اپنے کمرے میں پہنچا۔۔۔ اس کی رگیں تن چکیں تھیں۔۔۔ آنکھیں غصے سے لال ہو گئی تھیں۔۔۔ جس سے اس نے محبت کی تھی اب وہ کسی اور کے نام ہو چکی تھی۔۔۔ لیکن اب وہ کبھی کیا سکتا تھا ان دونوں کا نکاح جو ہو چکا تھا۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا کہ پورے کمرے کو تیس نہس کر دے اور اس نے ایسا ہی کیا۔۔۔ پورے کمرے کا حشر بگاڑنے کے بعد وہ کمرے سے نکلا اور حویلی سے چلا گیا۔۔۔

سفینہ بھی اپنے کمرے میں پہنچی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے۔۔۔ پہلے بھی اس کی محبت کو ایلف کے نام کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اب مکمل طور پر کی جا چکی ہے۔۔۔ لیکن وہ کیا کر سکتی تھی سوائے رونے دھونے کے۔۔۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔۔۔؟؟ م۔۔۔ مجھے یوں ک۔۔۔ کمرے میں بی جان کا انتظار نہ۔۔۔ نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ اگر م۔۔۔ میں کمرے سے باہر ہوتی تو شاید میں یوں تو نہ رہی ہوتی۔۔۔ میرا نکاح ہوا ہوتا واسم۔۔۔ سے اس ایلف کی ب۔۔۔ بجائے۔۔۔"



اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے چیزیں اٹھا کر زمین بوس کر دی تھی۔۔۔

"پر میں تم دونوں کو کبھی بھی ایک نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ تم دونوں کو اس دفعہ ایسا الگ کروں گی ہ تم لوگ کبھی ایک نہیں ہو سکو گے۔۔۔"

وہ خود سے عہد کر رہی تھی لیکن وہ کیا جانتی تھی کہ جو رشتہ خدا جوڑ دیتا ہے وہ کبھی توڑا نہیں جاسکتا ہے۔۔۔ "!!

وہ خود سے ہی باتیں کر رہی تھی جب اس کا فون بجا۔۔۔

"ہاں بولو!! اور کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے یوں بار بار فون مت کیا کرو۔۔۔" سفینہ نے فون اٹھاتے ہی کہا۔۔۔ یہ فون اسی لڑکے کا تھا جس سے اس نے عالیہ کو کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔

"وہ جس لڑکی کو آپ نے کڈنیپ کرنے کا کہا تھا اسے کوئی بچا کر لے گیا۔۔۔" اس کی بات سنتے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔

"کیا!! یہ کیا بکواس کر رہا ہے تو تجھے معلوم بھی کیا کہہ رہا ہے۔۔۔!!" سفینہ کا پاراہانی ہوا۔۔۔

"جی جانتا ہوں!! معذرت ہم اسے نہیں روک پائے۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ ایک کام دھنگ سے نہیں ہو سکا۔۔۔ تم لوگوں سے۔۔۔!!" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔۔۔

"ویسے اب اگر آ بھی جائے عالیہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔ کیونکہ اب ایلف اور واسم کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔

تو اب اس سے مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔۔" اس نے دل میں ہی سوچا۔۔۔





ایلف کمرے میں بیٹھ کر موبائل یوز کر رہی تھی۔۔۔ دروازے کی آہٹ پر بھی نہ ہلی۔۔۔ واسم کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"ایلف!! میری شرٹ نکال دیں۔۔۔ مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔!!" یہ کہہ کر وہ واش روم کی طرف بڑھا جانا تو اس نے کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔ لیکن وہ صرف اس کو اپنی طرف مائل کرنے کو شش کر رہا تھا۔۔۔

یہ سنتے ہی ایلف کے چہرے پر غصے کے تاثرات آئے۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟! کس خوشی میں آپ خود نہیں لے سکتے کیا۔۔۔؟" ایلف نے واسم کو گھورا۔۔۔

"نہیں۔۔۔!! آپ ہی کا کردے گی مجھے شرٹ۔۔۔!!" وہ اس کے پاس آکر کہتا ہوا پیچھے ہوا۔۔۔

"میں نہیں دوں گی۔۔۔" غصے سے کہتی ہوئی وہ پھر موبائل میں مصروف ہو گئی۔۔۔

"جب شاہد لے لو شرٹ نکال دے۔۔۔!!" یہ کہہ کر وہ واش روم میں گھس گیا۔۔۔ ایلف غصے سے اٹھی اور ایک شرٹ نکالی۔۔۔

جب واپس آئی تو اس کا دھیان موبائل کی طرف تھا۔۔۔

واسم واش روم سے نکلا۔۔۔ تو اس کی طرف شرٹ کی۔۔۔ لیکن جیسے ہی اس کی طرف نظر کی اس نے منہ پھیر لیا۔۔۔

وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔

"یہ لیں آپ کی شرٹ۔۔۔!!" اس کی طرف شرٹ کرتے ہوئے ایلف نے کہا۔۔۔ وہ کافی گھبرا چکی تھی۔۔۔

ایلف کی اب بھی اس کی طرف پشت ہی تھی۔۔۔



"پکڑ بھی لیں۔۔۔!!" جب واسم نے کچھ دیر تک شرٹ نہ پکڑی تو اس نے پھر کہا۔۔۔ وہ اس کی تیز ہوئی دھڑکنوں کو اور اس کی گھبراہٹ کو اچھی طرح پہچان گیا تھا۔۔۔

"یہ آپ اتنا گھبرا کیوں گئی ہے۔۔۔ مجھے ہی دیکھانہ کوئی غیر محرم۔ تو نہیں ہوں میں۔۔۔ شوہر ہوں آپ کا۔۔۔"

وہ اس کے قریب ہوا اور بولا۔۔۔

"یہ پکڑے شرٹ۔۔۔!! اس کی طرف شرٹ اچھالتے ہوئے اس نے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔ واسم اس کے جانے کے بعد مسکرا گیا۔۔۔"



ایلف کمرے میں داخل ہوئی تو واسم۔ اس وقت کمرے میں نہیں تھا۔۔۔ اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔ اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔ ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور واسم کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ اسے دیکھتے ہی ایلف نے خود کو کوسا۔۔۔

"آخر آئی ہی کیوں میں اس کمرے میں۔۔۔!!" دل میں ہی سوچتے ہوئے وہ اٹھی اور پھر دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

وہ دروازے کے پاس ہی تھا۔۔۔ ایلف کے بڑھتے قدم دروازے کی جانب دیکھ اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے سامنے کیا۔۔۔



"یہ کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔!!" اس شدید جھٹکے کی ایلف کو بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔ اور خود کو اس طرح دھکیلے جانے پر وہ اس پر غصہ سوار ہوا۔۔۔

"کیا ہے مطلب۔۔۔؟؟" واسم نے جان بوجھ کر انجان بننے کی کوشش کی۔۔۔۔

"مطلب مجھے اس طرح کیوں روکا ہے۔۔۔؟؟ کس خوشی میں اور آپ بھول گئے کہ میں نے آپ کو صبح بھی منع کیا تھا کہ مجھے مت ہاتھ لگایا کریں۔۔۔ لیکن آپ کو شاید سمجھ نہیں آتی ہے۔۔۔

ایلف نے اسے آنکھیں دکھائی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔ ابھی بھی واسم نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا۔۔۔

"سو کیوٹ۔۔۔!!!" واسم نے کہا تو اسے اور غصہ آیا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟" ایلف نے واسم کو گھورا۔۔۔ "آپ کا یہ انداز۔۔۔!! بہت ہی پیارا ہے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے گال پر اپنے ہاتھ جمائے۔۔۔

"ی۔۔۔ یہ ہاتھ ہٹائیں۔۔۔ اپنا۔۔۔" ایلف کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔۔ وہ سہم گئی تھی۔۔۔

"اور اگر نہ ہٹاؤ تو۔۔۔ کیا کر لیں گی آپ۔۔۔؟؟" واسم نے مسکرا کر کہا جس پر وہ بھی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"واسم صاحب۔۔۔!! آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں۔۔۔!!!" ایلف نے واسم کو گھورا۔۔۔ "یس۔۔۔!! میں آپ کو چیلنج کر رہا ہوں۔۔۔" اس نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔

"سوچ لیں مجھے چیلنج کر رہے ہیں۔۔۔!!" اس کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں اس نے اپنے بازو اور اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ ہٹایا۔۔۔



جسے دیکھ کر واسم کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"نائس۔۔۔!!" واسم نے کہا۔۔۔

"نائس نہیں۔۔۔!! ہٹے میرے راستے سے۔۔۔!! مجھے جانا ہے۔۔۔!!" اس نے واسم کو پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام۔۔۔

"کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟ رات کے ساڑھے دس بج رہے ہیں۔۔۔!!" اس نے تھوڑا غصے سے کہا۔۔۔

"جہاں بھی جانا ہے اس سے آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ پھر آگے بڑھی لیکن کوشش ناکام۔۔۔!!

"میں آپ کا شوہر ہوں جھے مجھے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کو کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟" اس نے شوہر ہونے کا حق جتایا۔۔۔

"شوہر۔۔۔!! میں نے آپ کو شوہر نہیں مانا تو آپ کیسے میرے شوہر ہو گئے۔۔۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

"جو بھی کہو تم۔۔۔!! ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ اور تم اب میری بیوی ہو۔۔۔ تم مجھے روک نہیں سکتی۔۔۔" واسم نے کہا۔۔۔

"صرف پیپر سائن کر دینے سے میں آپ کی بیوی نہیں بن گئی ہو۔۔۔ اور نہ ہی آپ میرے شوہر۔۔۔!!" ایلف نے کہا۔۔۔

واسم کو کافی غصہ چڑچکا تھا۔۔۔



Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔



اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>



"آخر تمہیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔!!" واسم نے کہا۔۔۔ اس کی رگیں تن چکی تھیں۔۔۔

"محبت کا لفظ بدنام مت کریں آپ اتنی ہی محبت تھی مجھ سے تو اس نفرت کی آگ کو جگانے سے پہلے سوچنا تھا۔۔۔ مجھے بارات والے دن چھوڑ کر جانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔" آنکھوں میں آنسو لیے اس نے کہا اور اسے پیچھے کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔



آج وہ دن بعد اس کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ اسے اب اس کمرے میں گھٹن ہونے لگی تھی۔۔۔ اس لیے کمرے سے نکلی تو سامنے سیڑھیاں تھیں۔۔۔ سیڑھیاں عبور کر کہ عالیہ نیچے آئی۔۔۔

"یہ ماہر کہاں چلے گئے ہیں۔۔۔؟؟" وہ سوچتے ہوئے نیچے آئی۔۔۔ اور سامنے ہی بیٹھائی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے نظر ادھر ادھر دوڑائی تو وہ پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔

"ارے آپ۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔؟؟" اس کے چہرے پر مسکراہٹ بھی تھی اور حیرانگی بھی۔۔۔ "کیوں کیا یہاں نہیں آنا چاہیے تھا مجھے۔۔۔!!" عالیہ نے کہا۔۔۔ تو وہ بے ساختہ مسکرا گیا۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔!! آپ آسکتی ہیں بیٹھے نہ کھڑی کیوں ہیں۔۔۔!!" ماہر نے سامنے پڑے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔



عالیہ کو اب اس کے ساتھ بات کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی تھی۔۔۔  
 "کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔  
 "آپ چائے پیئے گی۔۔۔!!" ماہر نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔ ابھی دل نہیں۔۔۔ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔!!" وہ تھوڑا سنجیدہ ہوئی۔۔۔  
 "جی کہیں۔۔۔!!" ماہر نے کہا۔۔۔

"مجھے گر۔۔۔" اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ ماہر نے اپنی بات شروع کی۔۔۔  
 "گھر۔۔۔!! آج شام کو جانا ہے۔۔۔ جھے بتانا نہیں یاد رہا۔!!" ماہر نے کیا تو اس نے سرہاں میں ہلا دیا۔۔۔  
 ماہر ایسا نہیں چاہتا تھا کہ وہ جائے لیکن کیوں۔۔۔؟؟



"آپ۔۔۔!! تیار ہو جائیں آپ کو آپ کے گھر ڈراپ کر کے آنا ہے۔۔۔!!" ماہر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ عالیہ  
 کمرے میں بیڈ پر بیٹھ ہوئی تھی۔۔۔ اس کو آتا دیکھ وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔  
 "جی۔۔۔!!" سرہاں میں ہلاتے ہوئے اس نے کہا اور واش روم میں چلی گئی اور وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔ ماہر اسے  
 ڈراپ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن کیوں اسے وہ یہاں رکھتا۔۔۔ کس حق سے؟؟ کس رشتے سے؟؟  
 لیکن اس کے چہرے پر جو خوشی اس نے دیکھی تھی۔۔۔ وہ خوشی ماہر ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ یہی سوچتے  
 ہوئے نیچے آیا اور وہ بھی تیار ہو کر نیچے آئی۔۔۔



"چلے۔۔۔!!" اس کی آواز پر ماہر اٹھا اور بامشکل ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھائی۔۔۔

"جی۔۔!! چلیں۔۔" یہ کہتا ہوا وہ باہر کی طرف بڑھا اور عالیہ بھی اس کے پیچھے گئی۔۔۔

فرنٹ سیٹ پر وہ دونوں بیٹھے۔۔۔ اور ماہر نے گاڑی حویلی کے راستے پر ڈالی۔۔۔ پورے راستے ماہر نے اس سے بات نہ کی اور نہ ہی عالیہ نے اس سے بات کرنا مناسب سمجھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر اس نے گاڑی روکی۔۔۔

"آگئی ہے آپ کی حویلی۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے سامنے اشارہ کیا۔۔۔

"آپ میرے ساتھ اندر چلے۔۔" عالیہ نے اسے اندر چلنے کا کہا۔۔۔

"نہیں۔۔!!!" سرنفی میں ہلاتے ہوئے ماہر نے صاف انکار کر دیا۔۔۔ عالیہ لب بھینچ گئی۔۔۔

"کیوں نہیں۔۔!! آپ چلے میرے ساتھ۔۔۔ اتنی مدد کی ہے آپ نے میری اتنا خیال رکھا ہے آپ نے میرا۔۔۔" اس نے کہا تو وہ مسکرایا۔۔۔

"کوئی بات نہیں ہے۔۔!! میں ضرور چلتا لیکن مجھے ایک نہایت ہی ضروری کام ہے۔۔!!" ماہر نے اسے وجہ بتائی۔۔۔ جب کہ وہ جانا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ یہاں تک بھی وہ پتہ نہیں کیسے پہنچا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ لیکن آپ کا بہت شکریہ۔۔!!" اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ گاڑی سے اتری۔۔۔ ماہر بھی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

اس کے اترتے ہی اس نے گاڑی واپس موڑی اور چلا گیا۔۔۔ عالیہ بھی حویلی کی طرف بڑھی۔۔۔

ماہر کو عجیب سادھ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔ جو پہلے کبھی بھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔



---  
 سارے حویلی والے لاؤنچ میں ہی موجود تھے۔۔۔  
 سارے گھر کے بڑے اور چھوٹے بھی وہی موجود تھے۔۔۔  
 "امی۔۔۔!!!" نرم پتلی سی آواز جوان میں سے (وہاں بیٹھے لوگوں) میں سے کسی کی بھی نہیں تھی۔۔۔ سن کر سب حیران ہوئے اور دیکھا تو وہاں عالیہ کھڑی تھی۔۔۔  
 "تم۔۔۔!! تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟" رخسار اور باقی حویلی والے اسے دیکھ کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے۔۔۔ اور رخسار نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔  
 "م۔۔۔ میرا گھر ہے یہاں ہی آؤں گی نہ۔۔۔!!" آنکھیں نیچے کیے اس نے صاف لفظوں میں جواب دیا۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔ تم یہاں نہیں آسکتی۔۔۔ پہلے بھی سوچنا تھا۔۔۔ اب کیوں آئی ہو دفعہ ہو جاؤ۔۔۔!!" اس کی ماں کا اسے دیکھ کر دل کیا کہ اسے سینے میں بھینچ لے لیکن رخسار کے سخت الفاظ نے اسے روک دیا۔۔۔  
 "کیا کہہ رہی ہیں دادو آپ کہ مجھے پہلے بھی جانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔" عالیہ کے ماتھے پر بل آئے کہ ایک تو وہ پورے چار دن سے گھر نہیں آئی اور کسی کو بھی اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اور اگر خود آگئی ہے تو اوپر سے کیا کہہ رہیں ہیں۔۔۔؟؟  
 "کیا مطلب ہے۔۔۔؟؟ دادو اس وقت کی بات کر رہی ہیں جب تم اس گھر سے بھاگ گئی تھی۔۔۔!!" سفینہ کہہ رہی تھی کہ اس کے چہرے پر اور غصہ آیا۔۔۔  
 "کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔ سفینہ۔۔۔ ہوش میں تو ہونہ تم۔۔۔!!" عالیہ نے کافی غصیلے انداز میں کہا۔۔۔



لیکن رخسار کو بالکل بھی پسند نہیں آیا۔۔۔ اور وہ آگے بڑھی۔۔۔ اور اس پر ہاتھ اٹھانے کے لیے ہوا میں لہرایا لیکن کسی نے یہ ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا۔۔۔ وہ کوئی اور نہیں ایلف تھی۔۔۔

"ایلف کیوں ہاتھ روکا آپ نے ہمارا۔۔۔!!" رخسار نے اس کا چہرہ دیکھ کر اپنا ہاتھ جڑکا اور شدید غصے میں کہا۔۔۔ "دادی جان۔۔۔!! مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو عالیہ کی بات سنے بغیر اس پر ہاتھ اٹھانا چاہیے۔۔۔!!" ایلف نے اپنا موقف پیش کیا تو رخسار کو اس پر بھی غصہ آیا۔۔۔ "اب سننے کو بچا ہی کیا ہے بتائیں۔۔۔!! یہ عین شادی والے دن گھر سے بھاگ گئی۔۔۔!!" رخسار کی بات سن کر شدید تپ گئی۔۔۔

"اینف۔۔۔!! کیا لگا رہا ہے بھاگ گئی بھاگ گئی۔۔۔!! کیا آپ میں سے کسی نے دیکھا اسے بھاگتے ہوئے کسی کے پاس کوئی ثبوت ہے۔۔۔ کوئی۔۔۔!!" ایلف نے با آواز بلند کیا تا کہ سب لوگوں تک آواز پہنچے۔۔۔ "نہیں دیکھا تو کیا یہ بھاگی تھی ورنہ کہاں گئی۔۔۔!!" سفینہ یہ نہیں چاہتی تھی کسی کو بھی پتہ چلے کہ عالیہ کا کڈنیپ ہو اور اسے حویلی سے نکال دیا جائے۔۔۔ "چٹاخ۔۔۔!!"

ایک زناٹے دار تھپڑ سفینہ کے چہرے پر ایلف کی طرف سے رسید کیا گیا۔۔۔ "کیا بکو اس کر رہی ہو۔۔۔!! اپنی بہن ہے تمھاری ہے وہ۔۔۔!! اور کوئی گھر سے نہیں بھاگی تھی وہ آئی سمجھ۔۔۔ سناسب نے۔۔۔" ایلف جان چکی تھی کہ عالیہ کا کڈنیپ ہوا تھا۔۔۔



"میں بھاگی نہیں تھی۔۔۔ بلکہ میرا کڈنیپ ہوا تھا۔۔۔!!" عالیہ کے کہنے پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے اور سفینہ کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہو۔۔۔!!" رخسار نے کہا۔۔۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے وہ۔۔۔!! اس کا کڈنیپ ہوا تھا۔۔۔!!" ایلف نے کہا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

"اگر یہ بات آپ کو پتہ تھی تو ہمیں کیوں نہیں بتائی۔۔۔؟؟" رخسار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے بھی آج ہی پتہ۔۔۔ چلا کچھ دیر پہلے۔۔۔ جب میں نے وہ سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تھی۔۔۔ اور میں یہی بتانے آرہی تھی آپ کو لیکن آپ سننے کو تیار ہی نہیں ہیں۔۔۔ اور اپنی ہی مار رہے ہیں۔۔۔" ایلف نے غصے سے کہا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔!! اگر کڈنیپ ہوئی بھی تھی تو کہاں تھی اتنے دن۔۔۔!!" سفینہ نے کہا۔۔۔

"سفینہ بس۔۔۔!!" رخسار نے ہاتھ کے اشارے سے چپ کروایا۔۔۔

"دادی آپ اس لڑکی کی بات پر یقین کر رہی ہیں۔۔۔!!" سفینہ نے کہا۔۔۔ اور اب واسم کی برداشت ختم ہو گئی۔۔۔

"اس لڑکی سے مراد کب سے سن رہا ہو تمیز سے بات کرو اس سے میری بیوی ہے وہ واسم شاہ کی بیوی۔۔۔ نیکسٹ ٹائم اس کے بارے میں بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔!!" واسم نے اسے انگلی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن ایلف کے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے۔۔۔

سفینہ لب بھینج گئی۔۔۔



"مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔۔۔ کہ آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا میں گھر سے بھاگ جاؤ گی۔۔۔!! مجھے کڈنیپ کیا گیا اور میرا پتہ بھی نہیں کروایا آپ لوگوں نے۔۔۔ واہ۔۔۔!! اور یہ نہیں پوچھا کہ میں کیسی ہوں۔۔۔ بلکہ یہ پوچھا کہ کہاں تھی کس کے ساتھ تھی۔۔۔!!" روتے ہوئے اس نے کہا عالیہ کی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی صورت نکل رہی تھے۔۔۔

اس کی والدہ نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔  
"جاننا ہے نہ میں کہاں تھی۔۔۔ تو سنیں۔۔۔ ایک نیک دل شخص نے اس دن میری جان بچائی۔۔۔ لیکن میری طبیعت بہت خراب ہو چکی تھی اسی وجہ سے مجھے کچھ دن اس کے ساتھ رہنا پڑا۔۔۔ انھوں نے میرا بہت خیال رکھا۔۔۔ اور جب میں بہتر ہو گئی تو مجھے یہاں چھوڑ گئے۔۔۔" روتے ہوئے عالیہ نے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ایلف بھی اس کے پیچھے گئی۔۔۔ سب کو اپنی اس غلطی پر شدید شرمندگی ہوئی۔۔۔



عالیہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ لاک کر لیا۔۔۔ اور وہی زمین پر بیٹھ کر بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔  
"ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں میرے گھر والے۔۔۔!! انھوں نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ایک ایسا قدم اٹھاؤں گی جس سے میرے گھر والوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔!! ارے بھاگنے کا تو سوچا میں نے اس وقت بھی



نہیں تھا جب آپ لوگ میری شادی زبردستی کر رہے تھے۔۔ اس وقت میں یہی چاہتی تھی کہ زاویار اپنے گھر والوں کو بھیجے اور میں جیسے تیسے کر کے آپ لوگوں کو منالیتی مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ سب کچھ ہو جائے گا۔۔!! " دل ہی دل میں سوچتے ہوئے آنسو عالیہ کی آنکھوں کی زینت بنے ہوئے تھے۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! دروازہ کھولو۔۔!! میری بات تو سنو یا۔۔!!" دروازے کی دستک اور ایلف کی آواز سے وہ اٹھی لیکن دروازہ نہیں کھولا۔۔۔

ایلف دو سے تین دفعہ دروازہ کھڑکا چکی تھی لیکن عالیہ نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔۔۔ "عالیہ۔۔!! دیکھو پلیز میری بات تو سنو۔۔۔ پلیز یا۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔" ایلف کے بار بار انسٹ کرنے پر وہ اٹھی اور بولنے کی ہمت کی۔۔۔

"ا۔۔۔ ایلف۔۔!! پلیز ابھی جاؤ یہاں سے پلیز ایلف مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔!!" عالیہ نے کہا ایلف اس کی آواز سے جان گئی تھی کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔ عالیہ اس وقت اکیلا رہنا چاہتی تھی لیکن وہ بھی ایلف تھی۔۔

"عالیہ۔۔!! دیکھو اگر تم نے دروازہ نہیں کھولا تو میں یوں ہی دروازہ کھٹکھٹاتی رہوں گی۔۔ اور اس وقت تک یہاں سے نہیں ہلوں گی جب تک تم دروازہ نہیں کھولا گی۔۔!!"

ایلف نے اس سے کہا تو عالیہ سمجھ گئی کہ اتنی آسانی سے تو اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گی وہ۔۔۔ وہ ہمت کرتے ہوئے اٹھی اور کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔

"بولو کیا ہے۔۔۔؟؟" عالیہ نے دروازہ کھولا اور سامنے کھڑی ایلف کو دیکھا اور پھر کہا۔۔



اس کی آنکھوں سے آنسو ابھی بہہ رہے تھے۔۔۔ جو دیکھ کر ایلف سے رہانہ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟؟" ایلف اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ایلف تم ہی بتاؤ کیا میں ایک غلط لڑکی ہو۔۔۔؟؟" عالیہ کے سوال پر وہ ٹھٹک کر رہ گئی۔۔۔ ایلف نے لب بھینچ لیے۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! میری جان ایسا کیوں کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟؟" بولو۔۔۔" ایلف نے اس یہ سوال پوچھنے کی وجہ معلوم کی۔۔۔

"نہیں تم۔ اڑے چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ کیا میں ایک غلط لڑکی ہوں۔۔۔؟" اس کی بات کا جواب دیے بغیر عالیہ نے پھر وہی سوال پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔!! بالکل بھی نہیں۔۔۔!! تم ایک بہت ہی اچھی لڑکی ہو۔۔۔!! تم۔ ایسا کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔؟؟" ایلف نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"تو پھر گھر والوں نے ایسا کیسے سوچ لیا کہ میں گھر سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔!!" عالیہ نے کہا۔۔۔

"عالیہ!! ہر کسی کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔۔۔ اور مجھے پتہ تھا کہ تم کہیں نہیں جاؤں گی اسی وجہ سے میں نے وہ ایسی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تھی۔۔۔!!" ایلف نے کہا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔



"ایلف۔۔۔!! جب اس رات میں گھر نہیں پہنچی تھی تو اس دن کیا ہوا تھا؟؟ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع مل گیا ہو گا۔" عالیہ نے اس سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔ لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع نہیں ملا۔۔۔" ایلف کی باتیں عالیہ کی سمجھ میں نہیں آرہی تھیں۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟" اس کے ذہن میں وہ باتیں ہی نہیں تھیں جو کچھ دیر پہلے واسم نے کہا تھا۔۔۔

"اس دن میرا اور واسم کا نکاح ہو گیا تھا۔۔۔!!" ایلف کی بات سن کر عالیہ کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟!! میری وجہ سے تمہیں اس شخص سے شادی کرنی پڑی ہے۔۔۔ جس سے تم اتنی نفرت کرتی

ہو۔۔۔!!" یہ سن کر ایلف ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"نہیں عالیہ۔۔۔!! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔؟؟ یہ مت سوچو جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔۔۔!!

"یہ کہتے وہ اٹھی اور مڑی۔۔۔

"تو کیا تم واسم سے نہیں کرتی نفرت۔۔۔!!" عالیہ نے کہا تو ایلف مڑی۔۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔!! حیر یہ سب چھوڑو اور ریسٹ کرو۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے ایلف کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ اور عالیہ کو

کھ ہوا۔۔۔

oooooooooooo

ایلف کمرے میں داخل ہوئی تو واسم کمرے میں بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اسے آتا دیکھ کر واسم نے ایک نظر ایک طرف دوڑائی اور پھر موبائل کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔



ایلف۔۔۔!! صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔ اور کانوں سے کانٹے نکال کر سائیڈ پر رکھے۔۔۔  
 "اب کیسی حالت ہے عالیہ کی۔۔۔!!" موبائل یوزر کرتے ہوئے ہی واسم نے اس سے سوال پوچھا۔۔۔  
 "کافی بہتر ہے۔۔۔ کافی ہرٹ ہوئی ہے دادو کی باتوں سے وہ۔۔۔!! لیکن اب سو گئی ہے۔۔۔!!" ایلف نے مسکرا کر  
 جواب دیا۔۔۔

"بہت اچھا کیا ہے آپ نے۔۔۔ جو آپ نے اس کا ساتھ دیا۔۔۔!" واسم کی بات پر وہ مسکرائی۔۔۔  
 "میرا فرض تھا۔۔۔ یہ۔۔۔ کیسے نہ اس کی سائیڈ لیتی میں۔۔۔" ایلف نے کہا۔۔۔  
 "جانتا ہوں میں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ بیڈ سے اٹھا اور واش روم چلا گیا۔۔۔ اور نائٹ ڈریس پہن کر باہر نکلا۔۔۔  
 "ایلف۔۔۔"

ایلف جو صوفے پر لیٹے ہوئی تھی۔۔۔ اس کی آواز پر آنکھیں کھولی۔۔۔  
 "جی۔" اس نے کہا تو وہ صوفے کے پاس آیا۔۔۔  
 "آپ بیڈ پر جا کر سو جائیں۔۔۔ میں یہاں صوفے پر سو جاتا ہوں۔۔۔" واسم نے کہا تو اس نے منہ بسورا۔۔۔  
 "نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ جا کر سو جائیں بیڈ پر۔۔۔" ایلف نے کہا اور پھر آنکھیں موند گئی۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ہی بیڈ پر سوئیں گی تو پھر آپ ہی سوئیں گی جائیں جلدی سے سو جائیں۔۔۔"  
 واسم نے اس سے کہا تو وہ منہ بناتے ہوئے اٹھی اور بیڈ پر جا کر سو گئی۔۔۔  
 واسم بھی صوفے پر لیٹ گیا اور آنکھیں موند گیا۔۔۔

oooooooooooo



دانیال ٹیرس پر کھڑا ہو کر اپنی ہار کا ماتم منار ہاتھا۔۔۔ وہ خود کو اس بات کے لیے راضی کر رہا تھا کہ شاید ایلف اس کی قسمت میں تھی ہی نہیں۔۔۔

اللہ نے اسے واسم کی قسمت میں لکھا تھا۔۔۔  
سفینہ وہاں سے گزری۔۔۔

"یہ دانیال یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟ رات کے اس پہر۔۔۔!!" سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھائی۔۔۔

"اؤ تو اپنی محبت کی چھن جانے کا سوگ منار ہے ہیں۔۔۔ نائس۔۔۔ لیکن اس بیوقوف کو کیا پتہ کہیں ایسا کچھ بھی نہیں رہنے دو گی۔۔۔!!"

اس نے دل میں ہی سوچا۔۔۔

سفینہ اس کے پاس گئی۔۔۔ اور اس کے ساتھ کھڑی ہوئی۔۔۔ دانیال کو اس کے آنے کی آہٹ محسوس نہیں ہوئی۔۔۔

"کیوں نہ میں آپ کے لیے آپ کے یہ سارے دکھ ختم کر دوں۔۔۔ آپ کی محبت کو آپ کے پاس لے آؤ۔۔۔!!"

سفینہ کے کہنے پر وہ اس کی طرف مڑا اور اسے گھورا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو سفینہ۔۔۔" وہ لب بھینچ گئی۔۔۔ دانیال کی رگیں تن چکی تھی۔۔۔



"کیا مطلب۔۔!! میں جانتی ہوں کہ آپ ایلف سے محبت کرتے ہیں۔۔ تو اگر ہم انہیں الگ کر دیں تو۔۔ مل کر۔۔" سفینہ نے اسے اپنے ساتھ ہاتھ ملانے کی پیشکش کی۔۔

لیکن دانیال کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔۔

"بکو مت۔۔!! ان کا نکاح ہو چکا ہے اور نکاح توڑنے کی بات کر ہی ہو۔۔؟؟ شیم آن یو۔۔" اسے بھسم کرتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

"جو کرنا ہے کر لو ایک نہ ایک دن میرے پاس آؤ گے ہی۔۔!!" اس کے جانے بعد اس نے دل میں سوچا اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لائی۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ماہر گھر واپس آیا تو اس کے گھر والے واپس آچکے تھے۔۔ وہ لوگ اپنے فارم ہاؤس گئے ہوئے تھے چھٹیاں گزارنے کے لیے۔۔

لیکن آج ہی وہ لوگ واپس آئے تھے۔۔ اس بات کا ماہر کو کوئی بھی علم نہ تھا۔۔ اسے یہی تھا کہ وہ لوگ آج جمعہ کو نہیں بلکہ کل ہفتے کو آئے گے۔۔

ان کی عدم موجودگی میں عالیہ وہاں رہ رہی تھی اس بات کا علم نہیں تھا انہیں۔۔

ماہر گاڑی پارک کر کے کے لاؤنچ میں پہنچا تو وہاں اپنی آپنی حور کو دیکھ کر دنک رہ گیا۔۔



ماہر کی فیملی زیادہ لمبی چوڑی نہیں تھی۔۔ اس کی ایک بہن تھی اور چچی اور ایک اس سے چھوٹا بھائی زاویار تھا۔۔۔

اس کے والدین کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔۔۔

"ارے حور۔۔۔ آپ۔۔۔!! آپ۔۔۔!!" اسے دیکھتے ہوئے اس نے کہا تو حور نے اس کی طرف نظریں دوڑائیں اور دیکھا تو اس کے چہرے پریشانی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔۔

"ہاں میں۔۔۔!! کیوں نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔!!" اس کے چہرے کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

"ارے نہیں۔۔۔!! ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ لوگ تو کل آنے والے تھے نہ تو پھر آج کیسے۔۔۔؟؟؟!!" اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

"ہاں وہ زاویار۔۔۔!! ضد کر رہا تھا نا۔۔۔ اس لیے ہی بس آج ہی آگئے!!" حور کے کہنے پر وہ پھر مسکرایا۔۔۔

"ایک تو یہ زاویار۔۔۔ اسے جانے کی بڑی جلدی تھی۔۔۔ اور اب آنے کی بھی بہت جلدی تھی اسے۔۔۔ سمجھ نہیں آتا یہ لڑکا کیا کرے گا۔۔۔؟؟" ماہر نے کہا۔۔۔

"ہاں بالکل صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔!! بالکل بھی نہیں پتہ چلتا ہے اس کے مزاج کا۔۔۔!!" حور نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے کیسا رہا آپ کا وقت۔۔۔!!" ماہر نے مسکرا کر پوچھا تو حور بھی مسکرائی۔۔۔

"بہت ہی اچھا رہا وقت۔۔۔ کافی مزہ ہمیں۔۔۔ پر تم نے سب مس کر دیا تمہیں بھی ہمارے ساتھ جانا چاہیئے تھا۔۔۔!!" حور نے کہا۔۔۔



"آپی۔۔۔ آپ کو پتہ ہے کہ میری ایمپوڑ ٹینٹ میٹنگز ہوتی ہیں۔۔۔ اسی وجہ سے میں نہیں گیا۔۔۔" ماہر نے کہا۔۔۔

"جانتی ہوں کہ تمہارا کام ہوتا ہے۔۔۔ لیکن ایسی بھی کیا مصروفیت ہے آپ کی جناب جو گھر والوں کے ساتھ وقت بھی نہیں گزار سکتے۔۔۔" !!

حور نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

"بس کچھ مصروفیات تھی۔۔۔!!" اگر وہ ان کے ساتھ چلا جاتا تو عالیہ سے کیسے ملتا۔۔۔؟؟ اس کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

جو حور کی نظروں سے نہ بچ سکی۔۔۔

"ہمم!! بڑی مسکراہٹیں ہیں چہروں پر ویسے جب لڑکے جب یوں مسکرانے لگے نہ تو اس کا تو کچھ اور ہی مطلب ہوتا ہے۔۔۔!!" حور نے شرارت سے کہا۔۔۔۔۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپی آپ۔۔۔!! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔!" ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔ تو بھی مسکرا گئی۔۔۔

"تو بنا لیں ایسی بات کر لیں شادی۔۔۔!!" اپنے چھوٹے بھائی زاویار کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا تو وہ کھڑا تھا۔۔۔

"کیا کہہ رہے ہو نو آئم نوٹ انٹر سٹڈ ان شادی۔۔۔" ماہر نے کہا تو زاویار مسکرانے لگا۔۔۔

"بھائی۔۔۔!! آپ کو بیوی نہیں چاہیے تو کیا ہوا مجھے تو ایک بھابھی چاہیے نہ۔۔۔ پلیز مان جائے نہ۔۔۔!!" زاویار نے شرارت سے کہا۔۔۔



"ایک کام کیوں نہیں کرتے میری جگہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔!! ہم بولو۔۔" ماہر نے کہا تو اس کی بولتی بند ہو گئی۔۔۔

"نہیں نہیں اس کی ابھی شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔ پہلے کچھ اسے کرنے تو دو پھر ہی کچھ شادی کے بارے میں سوچا جائے گا۔۔۔!!" حور کے کہنے پر زاویار کی چہرے پر مسکراہٹ چھائی۔۔۔

"انگزیکٹولی میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ اسے آفس جوائن کرنا چاہیے میرے ساتھ کام کرنا چاہیے۔۔۔!!" ماہر نے کہا تو اس کا چہرہ بن گیا۔۔۔

"کیوں بھی۔۔۔!! ابھی میری سٹڈی چل رہی ہے۔۔۔!!" زاویار نے اپنا موقف پیش کیا تو ماہر نے اسے بھی رد کر دیا۔۔۔

"لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے۔۔۔ پیپر ہونے والے ہیں یہ بھی تمہارا بہانہ ختم ہو جائے گا۔۔۔ ویسے چچی کہاں ہیں۔۔۔؟؟" ماہر نے زاویار سے کہا اور پھر حور سے بات کی۔۔۔

"چچی نماز پڑھ رہی ہیں۔۔۔!!" حور نے کہا تو وہ مسکرا گیا۔۔۔

اسے کیا معلوم تھا کہ اس کے بھائی کو ایک ہی کام آتا ہے لڑکیوں کو پیار کے جھانسنے میں پھنسانا اور پھر ان کو چھوڑ دینا۔۔۔

حور ان دونوں سے بڑی تھی۔۔۔ اس کی منگنی ہو چکی تھی لیکن شادی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس کا فیونسی اس وقت لندن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔



اس کی چچی اپنی بہن کی بیٹی عریشہ سے اس کی شادی کروانا چاہتی تھی لیکن نہ تو اس رشتے کے لیے ماہر راضی تھا اور نہ ہی عریشہ۔۔۔

○○

ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔۔ عالیہ اب کافی بہتر ہو چکی تھی۔۔ اس ایک ہفتے میں تین بار ایلف اور واسم کی لڑائی ہوئی تھی۔۔۔

ایلف اور واسم کو ایک ساتھ دیکھ کر سفینہ جل بھن جاتی تھی۔۔۔



"واسم۔۔۔!! آپ اور ایلف کہیں گھومنے کیوں نہیں جاتے۔۔۔ کافی دیر ہو چکی ہے آپ دونوں کی شادی کو۔۔۔  
"ناشتہ کرتے ہوئے رخسار نے کہا تو ایلف کا نوالہ حلق میں ہی پھنس گیا۔۔۔ اور وہ کھانسنے لگی۔۔۔  
واسم نے فوراً پانی کا گلاس بھرا اور اسے پلایا۔۔۔

"آریو آکے۔۔۔!!" واسم اس کے لیے فکر مند ہوا۔۔۔ "یس آئم۔ آکے۔۔۔" پانی پی کر ایلف نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

واسم کو اس کی کثیر کرتے دیکھ سفینہ کے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کے درمیان کوئی بھی تعلق پیدا ہو۔۔۔

دانیال کو بھی یہ بات کچھ حاصل نہ بھائی۔۔۔

اس کے بعد ناشتے کی میز پر کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔۔۔ جسے دیکھتے ہوئے رخسار بولی۔۔۔

"واسم ہم نے کچھ کہا تھا۔۔۔!!" رخسار نے اپنی بات کی یاد دہانی کروائی۔۔۔

"نانو۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔ بہت کام ہے آفس میں۔۔۔!!" اس نے بہانہ بنانے کی کوشش کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ

ایلف ابھی اس سب کے لیے مینٹیلی طور پر تیار نہیں ہے۔۔۔

وہ چاہتا تھا یہ بات وہ خود کہے۔۔۔

"کوئی بہانہ نہیں چلے گا آپ کا ہم نے کہہ دیا تو کہہ دیا جو بھی کام ہوں گا۔۔۔ وہ دانیال دیکھ لے گا۔۔۔ اور ایک ہی

دن کی تو بات ہے۔۔۔ کیوں دانیال۔۔۔!!" رخسار واسم سے کہتے ہوئے دانیال سے مخاطب ہوئی۔۔۔

وہ لب بھینچ گیا۔۔۔



"ج۔۔۔ جی نانو۔۔!!" اس نے بامشکل ہی کہا۔۔۔

"ہاں واسم۔۔۔ مجھے لگتا ہے کہ اماں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ آپ کو ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔۔۔" حمید شاہ کے کہنے پر وہ لاجواب ہو گیا۔۔۔

اور ایک نظر ایلف کی طرف ڈالی۔۔۔ جو چپ چاپ ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ایلف کمرے میں آئی۔۔۔ اور ڈریسنگ سے ایک سوٹ نکال کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔  
واسم باہر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ واش روم سے باہر نکلی۔۔۔ پنک کلر سوٹ میں وہ کسی آسمان سے اتری ہوئی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

واسم نے اسے دیکھتے ہی کچھ لمحوں کے لیے پلک بھی نہ چھبکی۔۔۔

لیکن پھر حال میں آیا۔۔۔ "ایلف۔۔!!" جو شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اس کی آواز سن کر اس کی طرف مڑی۔۔۔

"جی۔۔۔ کوئی کام ہے آپ کو۔۔!!" اس کی طرف مڑتے ہی اس نے کہا۔۔۔

"اگر آپ میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو کوئی زبردستی نہیں ہے میں نانو سے بات کر لوں گا۔۔۔" اس نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"جانا تو میں نہیں چاہتی ہوں آپ کے ساتھ لیکن پھر بھی جاؤ گی۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ رکی۔۔۔



"کیوں۔۔۔؟؟!"

"کیونکہ اس حویلی میں میرا دم گھٹنے لگا ہے اب۔۔۔!! تو اس لیے کھلی فضا میں سانس لینا چاہتی ہوں میں۔۔۔!!"

اس کا جواب سن کر واسم بولا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں آجائیں آپ۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ ک۔رے سے نکل گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

واسم اور ایلف گھوم پھر کر کھانا کھا کر آئے تھے۔۔۔

ایلف کے دل کو کافی راحت مل چکی تھی۔۔۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا حویلی میں اس نے تو شکر ادا کیا کہ باہر نکلے اس قید خانے سے۔۔۔

لیکن واسم کی طرف سے اس کا دل بالکل بھی صاف نہیں ہوا تھا۔۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو سامنے ہی سفینہ ان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ وہ تو یہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ ان دونوں کا دن اچھا گزرے۔۔۔

ان دونوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ فق سے اڑا۔۔۔ جسے واسم اور ایلف دونوں ہی نوٹ کر چکے تھے۔۔۔

"سفینہ۔۔۔!! تم۔ ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہو جیسے تم نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔۔!!" ایلف نے کہا تو وہ حال میں واپس آئی۔۔۔



اور ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"نہیں۔۔ نہیں تو۔۔۔ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔!!؟" سفینہ نے آنکھیں میچتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں نے اسی لیے کہا کیونکہ ہمیں دیکھ کر تمہارے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔۔ بس اسی وجہ سے۔۔۔!!" ایلف نے کہا تو اس نے اپنی پلکوں کا گیر اتنگ کیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔!! ویسے ہی آپ کو لگا ہو گا۔۔۔!!" سفینہ نے کہا تو ایلف نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔۔۔!!" چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لائے اس نے کہا تو وہ جل بھن کر رہ گئی۔۔۔

"اچھا حیر۔۔۔!! دادو آپ دونوں کا انتظار کر رہی ہیں۔۔۔ کھانا کھالیں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ مڑی اب اس کی ان دونوں کی طرف پشت تھی۔۔۔

"ہم کھانا کھا کر آئے ہیں۔۔۔!!" واسم جو اس وقت سے چپ تھا اب بولا تو وہ مڑی اور انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

"مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جا رہی ہو۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے ایلف اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"مجھے بھی نیند آگئی ہے۔۔۔ تم دادو کو بتا دینا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے واسم بھی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اور سفینہ انھیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"کھانا کھا کر آئے ہیں۔۔۔!! کہیں ایلف کو پھر اس سے محبت تو نہیں ہو گئی ہے کیا۔۔۔!!؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

ہے۔۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی کبھی بھی۔۔۔!!"

خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے وہ کھانے کی میز کی طرف بڑھے۔۔۔

واسم کو ایک ایمپوڑ ٹینٹ فون کال آگئی تھی جس کی وجہ سے وہ کمرے میں نہیں گیا تھا۔۔۔







"دیکھو ماہر۔۔۔!! میں جانتی ہوں کہ تمہارے لیے مشکل ہے لیکن پلیز میرے لیے ایک دفعہ مل وہ لڑکی بہت ہی زیادہ اچھی ہے۔۔۔ اور اس کی والدہ ہماری ماما کی دوست بھی تھی۔۔۔!!"

حور کے کہنے پر ماہر نے سر جھکایا۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی نہیں مانے گا اس لیے اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اس لڑکی کی کوئی تصویر وغیرہ۔۔۔؟؟" ماہر کے کہنے پر اس نے نظریں چرائی۔۔۔

"آپی اب یہ مت کہیے گا کہ اس کی آپ کے پاس کوئی تصویر نہیں ہے۔۔۔" ماہر۔۔۔ اسے نظریں چراتا ہوا دیکھ اس کو گھورا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تصویر تو ہے لیکن وہ میں ابھی تمہیں نہیں دوں گی۔۔۔!!" حور کے کہنے پر اس نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟" اس نے پوچھا تو وہ مسکرائی۔۔۔

"کیونکہ میں جانتی ہوں کہ اگر اس کی تصویر میں نے تمہیں دی تو تم کوئی نہ کوئی نقص نکال کر اسے ریجکٹ کر دو گے۔۔۔" اس نے اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

"اور میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔؟؟" وہ ایسا ہی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسی لیے نہایت ہی معصوم شکل بنا کر اس نے کہا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ اس لڑکی کی تصویر تو تمہیں اس وقت ہی ملے گی جب تم اس لوکیشن پر جاؤ گے جہاں میں نے کہا ہے۔۔۔" حور نے بھی اسی کی طرح معصومانہ چہرہ بنایا جسے دیکھ وہ سنجیدہ ہو گیا۔۔۔



"آک فائن۔۔۔ چلا جاتا ہوں۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھا اور چلا گیا۔۔۔  
 حور کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooo

"امی مجھے نہیں جانا کسی سے بھی ملنے۔۔۔!!" عالیہ نے منہ بسورتے ہوئے اپنی والدہ سے کہا۔۔۔  
 "کیوں نہیں جانا۔۔۔؟؟ تمہارے تو اچھے بھی جائیں گے۔۔۔!!"

اس کی والدہ نے کہا تو وہ مسکرائی۔۔۔

"تو آپ اچھوں کو بھیج دیں مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی ماں کا جوڑا دور کیا جو انھوں نے  
 اس کے لیے نکال کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

اسی دوران ایلف بھی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"ایلف دیکھو امی کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔!!" اس نے ایلف کو دیکھتے ہی اس کی ترف داری حاصل کرنے کی کوشش  
 کی۔۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔!!" یہ سنتے ہی عالیہ کا رنگ اڑ گیا۔۔۔ اس کی والدہ نے اس سے پہلے ایلف سے بات کی  
 تھی۔۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔!!" یہ کہتے سوٹ اٹھا کر وہ واشروم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

ایلف اور اس کی والدہ مسکرا نے لگی

oooooooooooooooooooooooo



وہ اس ریسٹورینٹ کے ٹیبل پر بیٹھ کر اس شخص کا انتظار کر رہی تھی جس سے ملنے کے لیے اس کی والدہ نے اسے وہاں بھیجا تھا۔۔۔

لیکن اس کی امی نے ابھی تک اس لڑکے کی تصویر تک سینڈ نہیں کی تھی۔۔۔ تو وہ اس سے کیسے ملے گی؟؟ عالیہ کا سر برے طریقے سے جھنجھلا گیا۔۔۔

اس نے اپنی والدہ کو فون کیا۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے فون اٹھایا وہ ان پر برس پڑی۔۔۔  
 "امی۔۔۔!! مجھے اس لڑکے کی تصویر تو بھیج دے ورنہ میں واپس آ جاؤں گی۔۔۔" اس نے غصے میں کہا تو ان کا دل گھبرا گیا کہ کہیں عالیہ واقع واپس نہ آ جائیں۔۔۔  
 "نہیں نہیں۔۔۔!! میں بھیجتی ہوں تمہیں تصویر۔۔۔ غصہ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔!!"  
 "جی جلدی بھیج دیں۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔۔۔ اور منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اسے تصویر صرف اسی وجہ سے نہیں دے رہی تھی کہ کہیں عالیہ انکار نہ کر دے۔۔۔

oooooooooooo

"آپی مجھے اس لڑکی کی تصویر آپ آج ہی بھیج دے گی کیا۔۔۔؟؟ پلیز" ماہر نے حور کو فون کر کے کہا۔۔۔  
 "بڑی جلدی ہے اس لڑکی سے ملنے کی۔۔۔ بولو۔۔۔!!" حور نے شرارت سے کہا تو اس کو غصہ چڑھا۔۔۔  
 ایک تو وہ اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ اور دوسرا ان کی یہ باتیں۔۔۔



"ٹھیک ہے نہ بھیجے میں نہیں جاتا ملنے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کیا جبکہ حور مسکرا دی وی جانتی تھی کہ وہ اس کی بات کبھی بھی نہیں ٹالے گا۔۔۔

"ایسا سنجیدہ بن کر جاؤں گا کہ وہ لڑکی خود ہی انکار کر دے گی اس رشتے سے۔۔۔ آئی پرومیں تو میں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے ماہر مسکرایا اس نے یہ رشتہ نہ ہونے کے پکے ارادے کر رکھے تھے۔۔۔

وہ گاڑی کی طرف بڑھا اور منعقدہ جگہ پر پہنچ گیا۔۔۔  
ریسٹورینٹ میں داخل ہوا تو پہلی نظر ہی اس حسین بلا پر پڑی۔۔۔ جو عبا یہ پہنے سر کو مکمل طور پر ڈھک کر۔۔۔  
چہرہ بغیر میک اپ کے تھا۔۔۔  
وہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

"عالیہ۔۔۔ یہاں۔۔۔!!" اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔۔۔  
عالیہ نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کیونکہ عالیہ نظریں جھکا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔  
شائید اللہ نے اس کے دل کی بات سن لی تھی۔۔۔ وہ کافی دنوں سے اسے یاد کر رہا تھا اور ملنے کا خواہش مند بھی۔۔۔  
وہ اس میز کی طرف بڑھا جس پر عالیہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ یہ سوچے سمجھے بغیر کے وہ یہاں کیا کرنے آیا تھا۔۔۔؟؟  
اس کی سنجیدگی ساری ہوا ہو چکی تھی۔۔۔

وہ سر جھکائے نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی موبائل میں واٹس ایپ میں اپنی والدہ کے میسج کا انتظار کر رہی تھی کہ کب ان کا میسج آئے۔۔۔؟؟

"عالیہ۔۔۔!! آپ۔۔۔!!" ماہر اس کے پاس پہنچا اور بولا۔۔۔



ایک بھاری سی آواز پر جو کہ جانی پہچانی سے تھی اور پھر اپنا نام سن کر اس نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ماہر کو پا کر پلک بھی نہ جھپک پائی۔۔۔۔

ماہر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔۔

"ماہر۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟" اس کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات چھائے۔۔۔ اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ اور ماہر کبھی زندگی میں دوبارہ بھی ملے گے۔۔۔

"یہی سوال میرا ہے۔۔۔ کہ آپ یہاں۔۔۔ حیر یہ چھوڑے یہ بتائے کہ اب آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟" اس نے کہا تو ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

"ٹھیک ہوں اور آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟؟" اپنے بارے میں بتا کر اس نے ماہر سے اس کی طبعیت دریافت کی۔۔۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ یہاں کسی دوست کے ساتھ آئی ہیں۔۔۔" اس نے آنکھیں کا گیرا تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔!!" اس کا انکار سنتے ہی ماہر کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

"مجھے یہاں میری ممانے بھیجا کسی لڑکے سے ملنے۔۔۔" یہ سنتے ہی جو اس وقت سے ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ساری ہوا ہوئی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟" اس نے سنجیدہ ہو کر کہا۔۔۔



"مطلب یہ ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ میں ان سے شادی کر لوں۔۔۔ اسلیے ہی بھیجا ہے مجھے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نظریں جھکالیں۔۔۔ ماہر سختی سے لب بھینچ گیا۔۔۔

"آپ جانتی ہیں اس لڑکے کو۔۔۔" ماہر نے کہا۔۔۔ تو وہ چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ لائی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں نے اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا ابھی تک۔۔۔" عالیہ کی بات سننے ہی وہ بے ساختہ مسکرا گیا۔۔۔

"بس ہے میری شادی۔۔۔ ویسے آپ یہاں کسی کام کے سلسلے میں آئے ہیں۔۔۔!!" عالیہ نے پوچھا تو اس نے ساری بات بتائی۔۔۔

"میرا بھی کچھ یہی سین ہے۔۔۔ آپ کے کہنے پر ملنے آیا ہوں کسی سے۔۔۔!!" اس نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"آپ جانتے ہیں اسے۔۔۔!!" اس نے پوچھا ہے تھا کہ دونوں کا موبائل ایک ساتھ بجا۔۔۔

"یہ لیں اب تصویر بھیجی ہے امی نے۔۔۔" عالیہ نے مسکرا کر کہا تو ماہر نے بھی موبائل چیک کیا۔۔۔

"مجھے بھی آپ نے ابھی تصویر سینڈ کی ہے۔۔۔!!"

یہ کہتے ہوئے دونوں نے موبائل کھولا اور تصویر دیکھی تو دونوں کے چہروں کے رنگ اڑ گئے۔۔۔ کیونکہ کہ ماہر کے پاس عالیہ کی اور عالیہ کے پاس ماہر کی تصویر آئی تھی۔۔۔

دونوں کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی تھی۔۔۔

اور دونوں نے ہی نظریں اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ اور پھر موبائل سے تصویریں آمنے سامنے کی دونوں نے۔۔۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!!" عالیہ کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔۔۔



" It's a miracle.. !! "

ماہر نے فوراً جواب دیا کیونکہ وہ ایسا ہی تو معجزہ چاہتا تھا کوئی۔۔۔

جو آج ہو گیا تھا۔۔۔

"یعنی ماما کی فرنڈ آپ کی مستھر ہیں۔۔۔" عالیہ نے کہا تو اس نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

"اس کا مطلب ہم دونوں ایک دوسرے سے ملنے آئے ہیں۔۔۔!!" عالیہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے

کہا۔۔۔

"یس۔۔۔!!!" ماہر نے ہلکا سا مسکرا کر کہا لیکن دل میں تو لڈو پھوٹ رہے تھے۔۔۔ اس کے۔۔۔

"لیکن آپ مجھ سے شادی کیوں کرے گے۔۔۔؟؟" وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولی تو اس کے

چہرے پر غصے کے تاثرات چھائے۔۔۔

"لیکن آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔؟؟" وہ تلخ لہجے میں بولا۔۔۔

"مطلب یہ کہ مجھ جیسی لڑکی جسے آپ نے ایک خالی گودام سے بچایا۔۔۔ آپ کیسے کریں گے اس سے شادی۔۔۔

!!" وہ سمجھ گیا تھا کہ عالیہ کیا کہنا چاہ رہی تھی۔۔۔ وہ لب بھینج گیا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔ آپ ایک بہت اچھی لڑکی ہیں۔۔۔ اور اگر آپ چاہیں تو ہم ایک نئی زندگی کی شروعات بھی

کر سکتے ہیں۔۔۔" اس کے منہ اپنے بارے میں اتنا اچھا سن کر عالیہ کو کافی اچھا لگا۔۔۔

"شروعات۔۔۔!! یہ جانے بغیر کہ میرا سچ کیا ہے۔۔۔!!؟" یہ سنتے ہی ماہر کے چہرے پر سوالیہ تاثرات پھیل

گئے۔۔۔



"اور وہ سچ کیا ہے۔۔۔؟؟" اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"وہ سچ یہ ہے کہ میں کسی کو پسند کرتی تھی۔۔۔" اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے رگیں تن گئی اور وہ ضبط کرتا مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔

"لیکن شاید محبت میری قسمت میں نہیں ہے۔۔۔ اس کی محبت اس کا وہ پیار سب دھوکا تھا۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ رک گئی۔۔۔ اور عالیہ کی یہ بات سن کر ماہر تھوڑا سا سکون پہنچا۔۔۔

"کیا وہ اب بھی آپ کی زندگی میں ہے۔۔۔؟؟" اس نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ اس کی میری زندگی میں کوئی بھی جگہ نہیں ہے۔۔۔!!" یہ کہہ کر وہ چپ کر گئی۔۔۔

"ہونی بھی نہیں چاہیے۔۔۔!!" وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔ جس پر عالیہ نے اسے دیکھا۔۔۔

"میرا مطلب ایسے لڑکوں کو اپنی زندگی میں رکھنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔!!" اب کی بار لہجہ تھوڑا نرم تھا۔۔۔

"تو کیا اب آپ میرے ساتھ شادی کے لیے راضی ہیں۔۔۔ میرا سچ جاننے کے بعد۔۔۔" عالیہ نے کہا تو اس نے سر

ہاں میں ہلا دیا۔۔۔

"اب بھی۔۔۔" اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ اب بھی اس سے شادی کے لیے تیار ہے۔۔۔

"مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ وہ آپ کے ماضی کی ایک غلطی تھی۔۔۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"تو ٹھیک ہے۔۔۔ کر لیتے ہیں شادی دیکھتے ہیں کب تک چلتی ہے۔۔۔ ماہر۔۔۔" اس کے لبوں سے اپنا نام سن کر دل

میں ایک بار پھر لڈو پھوٹے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔!!" ماہر نے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔



"ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔!!" ماہر نے دل میں سوچا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooooooo

"بیٹا۔۔۔!! یہ ماہر کہاں ہے نظر نہیں آرہا کیا ابھی تک آفس سے لوٹا نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟" حور کی چچی اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس سے سوال کیا۔۔۔

"چچی۔۔۔!! میں نے بھیجا ہے کسی ملنے۔۔۔!!" حور نے یوں کہا تو اس کی چچی شہناز کر شق ہوا کہ وہ کسی کوئی لڑکی تو نہیں۔۔۔ وہ کوئی بات دل میں کہاں رکھتی ہے۔۔۔؟؟ اس لیے جو منہ میں آیا بول دیا۔۔۔

"کیا وہ کوئی لڑکی ہے۔۔۔!!" شہناز نے پوچھا تو حور نے مسکرا کر سرہاں میں ہلا دیا۔۔۔ وہ بھی مسکرا گئی کہ ماہر نے کونسا اس لڑکی سے رشتے سے شادی کے لیے ہاں کر دینی ہے۔۔۔

وہ یہی سوچ رہی تھی جب ماہر لاؤنچ میں داخل ہوا۔۔۔

"وہ آگیا ماہر۔۔۔!!" حور کی نظر اس پر پڑتے ہی اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ماہر کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ جو انہوں نے پہلے کبھی بھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

جسے دیکھ شہناز کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"ماہر۔۔۔ کیا بات ہے بہت خوش لگ رہے ہو۔۔۔!! اچھا بتاؤ تم نے کیا فیصلہ کیا۔۔۔؟؟" حور نے اسے کہا۔۔۔ ماہر

ان دونوں کے سامنے والے صوفوں پر بیٹھ گیا۔۔۔

"بتاتا ہوں سب کچھ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ رکیں تو سہی۔۔۔" اس سے مسکراہٹ چھپائی نہیں جا رہی تھی۔۔۔



لیکن شہناز کی توجان پر بن آئی تھی کہ کہیں ماہر ہاں نہ کر دے اس رشتے کے لیے۔۔۔

"جلدی بتاؤ۔۔۔" حور نے کہا تو اس نے بولنا شروع کیا۔۔۔

"آپ ان لوگوں کو رشتے کے لیے ہاں کہہ دیں۔۔۔" ماہر کا کہنا ہی تھا کہ جہاں حور خوشی سے کھکھلا اٹھی وہاں ہی شہناز کا منہ بن گیا کیونکہ وہ ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"سچ۔۔۔ سچ تم سچ کہہ رہے ہو نہ۔۔۔!!" حور کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"جی آپ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔!!" ماہر نے کہا تو وہ پھر مسکرائی۔۔۔ لیکن شہناز کا تودل کر رہا تھا کہ سب کچھ تمہیں نہس کر دے۔۔۔

"زرا دوبارہ کہنا۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے۔۔۔ پلیز ایک دفعہ کہنا پلیز۔۔۔!!" حور نے کہا۔۔۔

"میں اس شادی کے لیے تیار ہوں۔۔۔!!" یہ سنتے ہی حور نے خود کو چٹکی کاٹی کہ کہیں یہ کوئی دھوکا تو نہیں ہے۔۔۔ لیکن یہ تو حقیقت ہے۔۔۔

"میں تمہیں بتا نہیں سکتی ہوں کہ آج میں کتنی خوش ہوں۔۔۔!!" حور کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کیونکہ پہلی بار ماہر کسی لڑکی کے لیے مانا تھا۔۔۔

"مجھے معلوم تھا کہ تمہیں عالیہ پسند آئے گی۔۔۔" حور نے شرارت سے کہا۔۔۔

"آپی۔۔۔ آپ بھی نہ۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

شہناز ماہر کی ہاں اور حور کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ دیکھ کر جل بھن گئی تھی۔۔۔ لیکن حور نے نوٹس نہ کیا اور وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



---

ماہر کمرے میں داخل ہوا۔۔ اور اپنی باتوں پر خود ہی مسکرا گیا۔۔۔

"شٹ شٹ شٹ۔۔!! ایسا بھی کیا ہے اس لڑکی میں جو میں اس کی طرف کھینچا چلا جا رہا ہوں۔۔۔ میں ماہر خان۔۔ جس نے آج تک کسی ایری غیر لڑکی کو منہ نہیں لگایا۔۔ وہ کیسے اس لڑکی طرف کھینچا چلا جا رہا ہے۔۔۔!!

کیا بات ہے اس میں۔۔۔؟؟ کچھ تو بات ضرور ہے۔۔۔ جو میں اس کی طرف کھینچا چلا جا رہا ہوں۔۔۔" اپنے خیالات پر وہ خود ہی مسکرا گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

عالیہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اپنے کمرے میں اپنی والدہ اور ایلف کو دیکھ کر ایک دم ڈر گئی۔۔۔ وہ کافی تھک گئی تھی اور آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ ان دونوں کو وہاں بالکل بھی ایکسیکٹ نہیں کر رہی تھی۔۔۔ "آپ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟؟" اپنی سانس بحال کرتے ہوئے عالیہ نے کہا۔۔۔ "تم ہمیں چھوڑو یہ بتاؤ کہ تم اتنی دیر سے کہاں تھی۔۔؟؟؟" ایلف اٹھی اور اس سے سوال کیا۔۔۔ "کیا مطلب کہاں تھی۔۔؟؟ وہی تھی جہاں بھیجا تھا مجھے آپ دونوں نے۔۔۔" عالیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔

"ہاں تو کیا جواب ہے پھر آپ کا۔۔۔" اس کی والدہ اٹھی اور اس کے پاس آئی اور پوچھا۔۔۔



"امی!! بیٹھنے تو دیں پھر بتاتی ہوں۔۔۔!!" منہ بسور کرتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! ہم آپ کی ناں بالکل بھی نہیں سنیں گے۔۔۔!!" اس کی والدہ نے تھوڑا سا تلخ ہو کر کہا۔۔۔

"تو میں نے ناں کی بھی نہیں ہے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ خود تو رخ موڑ گئی لیکن ان دونوں کے چہروں پر خوشی بکھر گئی۔۔۔

"کیا آپ سچ کہہ رہی عالیہ۔۔۔!!" اس کی والدہ نے ایک بار پھر سے پوچھا۔۔۔

"امی۔۔۔ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے پھر رخ موڑ لیا۔۔۔  
لیکن وہ دونوں یہ خوشی کی خبر باقی گھر والوں کو سنانے کے لیے چلی گئی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

واسم آفس سے تھکا ہارا واپس پہنچا۔۔۔ اور کمرے میں داخل ہوا تو دشمن جاں کمرے میں نہیں تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر اس کی ساری تھکن دور ہو جاتی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ نہیں تھی تو یوں ہی تھکا سا صوفے پر ڈھ گیا۔۔۔  
"یہ ایلف کہاں ہیں۔۔۔؟؟" وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

اتنی کی دیر میں وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھی تو سامنے ایلف تھی۔۔۔

ایلف جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے واسم کو بیٹھا دیکھ کر حیران ہو گئی کیونکہ آج واسم تھوڑا جلدی آگیا تھا۔۔۔

"آپ آج جلدی آگئے۔۔۔؟؟" وہ بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے سوال کرتی ہے۔۔۔!!



"کہاں تھی آپ۔۔۔؟؟۔" اس کے سوال کا جواب دیے بغیر اس نے ایلف سے سوال کیا۔۔۔

"حویلی میں ہی تھی۔۔۔" ایلف نے نرم لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"حویلی میں تو تھی لیکن کہاں تھی۔۔۔؟؟ میں نے یہ پوچھا ہے۔۔!!" واسم نے اس کا جواب کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"اب کیا مجھے آپ کو پل پل کی خبر دینی ہو گی مجھے۔۔۔۔" کہنا کافی تلخ تھا اس کا دل ابھی بھی واسم کی طرف سے

صاف نہیں تھا۔۔۔ یہ سنتے ہی واسم لب بھینچ گیا۔۔۔ اور ایلف کی طرف بڑھا۔۔۔

اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ لیکن اب یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔

واسم نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی طرف کھینچا۔۔۔ اس شدید جھٹکے سے وہ سنہبل نہ سکی۔۔۔

اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔

ایلف کو واسم کی اس حرکت پر شدید غصہ چڑھا۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔!! آپ کی جرات بھی کیسے مجھے روکنے کی۔۔۔ میرا ہاتھ تھامنے کی۔۔۔!!" اس نے غصے

میں کہا۔۔۔

"میرا سوال کا جواب دیے بغیر آپ نہیں جاسکتی۔۔۔ سمجھ گئی آپ۔۔۔!!" اس نے غصے میں کہا۔۔۔

"کیوں میں آپ کی پابند ہوں۔۔۔ کس حثیت سے یہ سوال پوچھ رہے ہیں۔۔۔!!" اس نے شدید غصے میں

کہا۔۔۔











"ارے آپ نے مجھے پہچانا نہیں ہے۔۔۔ میں ماہر ہوں۔۔۔" اس نے اپنا تعارف کروایا تو عالیہ کو سکون ملا۔۔۔

"آؤ اچھا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ چلا۔۔۔ سوری۔۔۔" اس نے کہا۔۔۔

"ویسے آپ نے میرا نمبر کس سے لیا۔۔۔!!" عالیہ کے چہرے پر سوالیہ تاثرات پیدا ہوئے۔۔۔ "آپ کا نمبر مل گیا مجھے۔۔۔!!" اس نے جلدی سے کہا تو وہ لب بھینج گئی۔۔۔

"بتائیں کیوں فون کیا ہے۔۔۔؟؟" عالیہ نے ایک ہی سانس میں کہہ دیا۔۔۔

"شکریہ کہنے کے لیے۔۔۔!!" ماہر نے بھی فوراً جواب دیا۔۔۔ جس پر عالیہ کنفیوز ہو گئی کہ ماہر نے کس بات کے لیے شکریہ کہنا ہے۔۔۔!!"

"شکریہ۔۔۔!! کس بات کے لیے۔۔۔!!" اس نے ماہر سے پوچھ ہی لیا۔۔۔

"رشتے کے لیے ہاں کہنے کے لیے۔۔۔ آپ کی زندگی میں اتنا سب کچھ ہوا اس کے بعد مجھ پر اعتبار کرنے کے لیے۔۔۔!! اس کے لیے شکریہ۔۔۔"

اس نے یوں کہا تو عالیہ مسکرا گئی۔۔۔

"شکریہ کی کوئی بات نہیں۔۔۔ جس طرح آپ نے میری مدد کی ہے۔۔۔ مجھے ان درندوں سے بچایا ہے۔۔۔ اس کے بعد تو میں آپ پر آنکھ بند کر کے بھی بھروسہ کر سکتی ہوں۔۔۔"

عالیہ نے کہا تو وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔

"بلکہ شکریہ تو مجھے آپ کا ادا کرنا چاہیے کہ آپ مجھے اتنے کھلے دل سے قبول کر رہے ہیں۔۔۔ میری زندگی کا اتنا بڑا سچ جاننے کے بعد بھی۔۔۔ ورنہ لوگ تو ایسی لڑکیوں کو منہ بھی لگانا پسند نہیں کرتے۔۔۔!!"



عالیہ بھی اس کی باتوں پر مسکرا گئی۔۔۔۔ اور اس سوچ میں گم ہو گئی جو شخص اس کی جان بچا سکتا ہے تو وہ اس کے ساتھ شادی کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟؟

"اور اگر میں آپ کو نہ بتاؤ تو کیا کر لیں گے آپ۔۔۔!!" اس نے اسے چیلنج کیا۔۔۔



"ایلف میرا ضبط مت آزمائیں۔۔۔ اور بتادیں نہ کہ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟ اتنی بھی۔ بڑی بات نہیں۔۔۔!!  
"وہ تھوڑا سنجیدہ ہوا۔۔۔"

"ضبط۔۔۔!! وہ تو آپ میرا آزار ہے ہیں۔۔۔ بات بات پر مجھے روکتے ہیں ٹوکتے ہیں۔۔۔" اس نے کہا لیکن  
واسم کے چہرے پر کوئی تاثرات نہ آئے۔۔۔

"میں آپ کو روک بھی سکتا ہوں اور ٹوک بھی سکتا ہوں۔۔۔ کیونکہ کہ میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔!!" اس نے کہا  
تو ایلف ایک بار پھر طنزیہ مسکرائی۔۔۔

"جب میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی تو پھر۔۔۔ کس چیز کا غور ہے آپ کو۔۔۔ آج کے بعد مجھے روکنے کی کوشش  
مت کیجئے گا۔۔۔" اسے انگلی دیکھاتے ہوئے وہ ک۔۔۔ رے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔

جب واسم نے اس کے بازو کو پکڑا اور اسے اپنی طرف دھیلا۔۔۔ اس شدید جھٹکے سے وہ سنبھل نہ سکی اور اس کے  
سینے سے جا لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہٹی۔۔۔ واسم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی گرفت کو اور زیادہ مضبوط  
کیا۔۔۔

"آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے کچھ بھی نہیں ہو گا آپ کے کہنے سے کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔ آپ میری بیوی ہیں اور  
میں آپ کا شوہر۔۔۔ ہمارا نکاح ہوا ہے پیپر ز سائن کیے ہیں۔۔۔ تو یہ مت بولیے گا کہ میں شوہر نہیں ہوں آپ  
کا۔۔۔!!"

اس نے سنجی دی لہجے میں کہا تو وہ لب بھینچ گئی۔۔۔ اور اس کے جواب میں کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔



○○

دانیال اور سفینہ وہی موجود تھے۔۔۔ لیکن ان کے علاوہ اور کوئی گھر میں سے نہیں تھا۔۔۔ وہ دونوں کی واسم کو ایلف کے لیے فکر مند ہوتا دیکھ کر جل بھن گئے تھے۔۔۔



اس سے پہلے کہ ایلف زمین بوس ہوتی واسم اس کی طرف لپکا اسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔۔  
رخسار بھی اس کی طرف بھاگی۔۔۔ "ایلف۔۔۔ میری بچی۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔!!" رخسار نے فکر مندی سے  
کہا۔۔۔

"میں اسے ہو سپٹل لے کر جاتا ہوں۔۔۔ آپ رکیں۔۔۔" یہ کہتا ہوا واسم اسے اپنی باہوں میں ہی گاڑی تک لے  
کر گیا۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

"دی یہ کیا بات ہوئی آپ نے کہا تھا کہ ماہر کی دلہن میری عریشہ بنے گی تو پھر یہ سب ماہر ہی شادی۔۔۔؟؟"

شہناز کی چھوٹی بہن نے اس سے فون پر کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

"ارے۔۔۔ چاہتی تو میں بھی یہی تھی لیکن پتہ نہیں یہ عالیہ کہاں سے آگئی ہے۔۔۔ اور مجھے حیرانگی اس بات کی  
ہے ماہر نے اس رشتے کے لیے ہاں کیسے کہہ دیا ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیوں۔۔۔؟؟ ایسا کیا دکھا اسے اس لڑکی میں اس  
کو۔۔۔" اس نے اپنی چھوٹی بہن کو تسلی دی۔۔۔

"پر دی مجھے کچھ نہیں پتا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور اس وعدے کو نبھائے اب۔۔۔!!" اس نے شہناز کو اس کا  
وعدہ یاد کروایا۔۔۔

"مجھے یاد ہے۔۔۔ اور تم۔ فکر نہیں کرو یہ شادی ہوگی تو ضرور پر میں اسے ٹکنے نہیں دوں گی۔۔۔!!" شہناز نے یہ کہا  
تو دونوں کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔



"ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے اس وقت کا انتظار رہے گا۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔۔۔  
اسے لگا تھا کہ وہ کمرے میں اکیلی ہے لیکن پیچھے سے عریشہ کو اپنے سامنے آتا دیکھ کر اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔

"امی۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا۔۔۔!!" عریشہ اس کے سامنے آتے ہی اس پر برس پڑی۔۔۔

"تیرا گھر بنا رہی ہو۔۔۔ شادی بھی تو کرنی ہے نہ تیری۔۔۔" اس نے کہا تو اسے اور غصہ آیا۔۔۔  
"میری شادی۔۔۔ کسی کا گھر بنا ہی کر کے۔۔۔!! کسی کا گھر اجاڑ کر۔۔۔!!" عریشہ کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ان دونوں کی باتیں سن چکی ہے۔۔۔

"بکومت۔۔۔ مجھے کیا کرنا ہے میں اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔۔۔ تمہیں زیادہ بچ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!"

یہ باتیں سنتے ہی اس کی ماں نے اسے جھڑک دیا۔۔۔  
"میں آپ کو آخری دفعہ کہہ رہی ہوں کہ میں ماہر سے کبھی بھی شادی نہیں کرو گی چاہے جو مرضی ہو جائے۔۔۔" یہ کہتے ہوئے عریشہ اس کمرے سے نکل گئی۔۔۔

اور پیچھے اس کی ماں نے ماتھا پیٹ لیا۔۔۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی ایسے گھر جو کسی کے گھر کو توڑ کر بنائے جاتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔۔۔

اور جب وہ اس سے شادی ہی نہیں کرنا چاہتی تھی تو پھر اس کی والدہ اس سے زبردستی کیوں کر رہی تھی۔۔۔



لیکن یہ باتیں اس کی امی کو کون سمجھائے؟؟

اور پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی۔۔۔

واسم ہو سپٹل میں کمرے کے سامنے چکر کاٹ رہا تھا۔۔ اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کمرے تو کیا کرے۔۔؟؟

ایلف کی طبیعت یوں اچانک اتنی زیادہ کیسے خراب ہو گئی۔۔۔ کہ وہ بے ہوش ہی ہو گئی۔۔۔

وہ اسی پریشانی میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

کہ دروازہ کھلنے کہ آواز پر اس کے قدم رکے اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سے ایک لیڈی ڈاکٹر باہر نکلی تھی۔۔۔۔

واسم اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھا۔۔۔

" ?? ...Doctor!! How is my wife now "

اس کے پاس پہنچتے ہی اس نے سوال کیا تھا۔۔۔

" ...Now she is fine.. !! BUT you have to take care of them "

ڈاکٹر نے کہا تو اسے پھر بھی کچھ سمجھ نہیں آیا کہ اسے ہوا کیا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر لیکن میری وائف کو ہوا کیا ہے۔۔ کین یو ٹیم می۔۔!!" واسم کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے بولنا شروع کیا۔۔۔



○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

عالیہ کمرے میں داخل ہوئی تو فون کی آواز سنتے ہی فون کی طرف بڑھی۔۔ دیکھا تو ماہر کی کال تھی۔۔۔

ناجانے کیوں اس کا نام دیکھ اس کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"ہیلو۔۔!!" عالیہ نے فون اٹھاتے ہی کہا۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**







"ایلف۔۔۔!!" اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو پہلے ایلف نے اسے اور پھر دوائیوں کو گھورا۔۔۔

"مجھے نہیں کھانی۔۔۔!!" وہ یوں منہ بنا کر بیٹھی ہوئی بولی تو واسم نے اسے گھورا۔۔۔

"کیوں نہیں کھانی یہ لاسٹ ڈوز ہے۔۔۔ کھالیں۔۔۔!!" واسم نے پھر سے پانی اور دوائی اس کی طرف بڑھائی پر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔۔

"فرسٹ ہو یا لاسٹ آئی ڈونٹ کئیر۔۔۔!!" اس نے غصہ میں کہا۔۔۔

"آپ اس طرح نہیں کھائے گی۔۔۔!!" گولی نکالتے ہوئے اپنے ہاتھ اس کے منہ کی طرف بڑھائے اور کھلانے کی کوشش کی۔۔۔

اس کے ہاتھ اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر ایلف نے اس کے ہاتھوں کو روکا۔۔۔ اور گولی پکڑ کر منہ میں ڈالی اور پانی پی لیا۔۔۔

واسم نے یہ بات نوٹ کی تھی کہ اسے یہ بھی گورا نہیں تھا کہ وہ اسے چھوئے۔۔۔

--

اب ایلف ٹھیک ہو چکی تھی اور ایک ماہ کے اندر اندر ماہر اور عالیہ کی شادی کی ڈیٹ فکس کی گئی۔۔۔!!

oooooooooooooooooooooooooooo

کچھ دن بعد۔۔۔



واسم آفس سے واپس آتے ہی سو گیا تھا۔۔۔ ایلف کو شاپنگ کے لیے جانا تھا۔۔۔ اور واسم صاحب سوئے ہوئے تھے۔۔۔ وہ کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی کہ وہ اٹھے تو وہ واسم سے کہے اسے شاپنگ پر لے جائے۔۔۔ لیکن وہ موصوف اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

"ایک تو یہ عالیہ کی شادی سرپر آگئی اور انھیں سونے کی پڑی ہے۔۔۔!!" ایلف کہتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کیا۔۔۔ لیکن اس نے کوئی بھی حرکت نہ کی۔۔۔

"واسم۔۔۔ واسم۔۔۔ اٹھ جائیں۔۔۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔۔ تو اس نے اچانک آنکھیں کھولی۔۔۔

"کیا بات ہے ایلف سونے تو دیں مجھے۔۔۔!!" اس نے منہ بنا کر کہا اور سونے لگا۔۔۔

"استغفر اللہ تین گھنٹے ہو چکے ہیں آپ کو سوئے ہوئے۔۔۔ اور کتنا سوئے گے۔۔۔!!" اس نے بھی منہ بنا کر کہا۔۔۔ جس پر وہ سیدھا ہوا۔۔۔

"آپ کو کوئی کام ہے۔۔۔!!" اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔!!" اس نے اسی ٹون میں کہا تو واسم نے اسے دیکھا اور پھر سے بولا۔۔۔

"کیا کام ہے آپ کو مجھ بندہ ناچیز سے۔۔۔" شادی کے بعد پہلی بار ایلف نے اس سے کچھ کہا تھا۔۔۔

"مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔!!" اس نے کہا تو واسم نے سامنے لگی گھڑی کی طرف دیکھا جس پر رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔

"اس وقت۔۔۔!!" واسم نے ٹائم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔



"جی بالکل۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔!!" اس نے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا۔۔۔

"ویسے آپ بہت ہی بری سونے نہیں دے رہی مجھے۔۔۔!!" اس نے شرارت سے کہا تو ایلف نے اسے ایک گھوری بھری۔۔۔۔

"میری بات سنیں۔۔۔ میں آپکے ساتھ جانے کے لیے نہ مری نہیں جا رہی ہوں۔۔۔ جانا ہے تو میرے ساتھ ورنہ میں اکیلی بھی جاسکتی ہوں۔۔۔!!"

ایلف نے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میں مزاق کر رہا تھا مجھے صرف پانچ منٹ دیں میں ریڈی ہو کر آ رہا ہوں۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے واسم اٹھا اور کپڑے لے کر واش روم میں لا گیا۔۔۔

اور ایلف بھی کمرے سے باہر نکل کر آئی۔۔۔ ایلف گاڑن میں آئی تو دانیال وہی کھڑا تھا۔۔۔

دانیال کی نظر اس پر پڑی تو وہ کافی تیار تھی۔۔۔ دانیال چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔

"کہیں جا رہی ہیں آپ۔۔۔!!" دانیال کے سوال پر وہ اس کی طرف مڑی اور اسے دیکھا۔۔۔

"جی۔۔۔ وہ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔۔۔" ایلف نے مسکرا کر کہا تو اس نے بھی وقت دیکھا۔۔۔

"رات کو اتنی لیٹ اکیلے جا رہی ہیں۔۔۔ ایک کام کریں میرے ساتھ چلی جائیں۔۔۔" اس نے ایلف کو بولنے کا

موقع ہی نہ دیا اور نہ اسے بتانے دیا کہ وہ واسم کے ساتھ جا رہی ہے۔۔۔۔

"وہ میرے ساتھ جا رہی ہیں۔۔۔!!" وہ بول ہی رہا تھا کہ ایک بھاری بھر کم آواز پر ایلف پیچھے مڑی تو سامنے ہی

واسم کھڑا تھا۔۔۔



**Whatsapp : 03335586927**



عالیہ اپنے کمرے میں بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔۔۔ ایک دفعہ پہلے بھی وہ تیار ہو رہی تھی لیکن صرف اپنی گھروالوں کی وجہ سے اس شادی کے لیے وہ دل سے خوش تھی۔۔۔۔

ایک عجیب سی کشش تھی جو اسے ماہر کی طرف کھینچتی تھی جس کی وجہ سے اس نے اس شادی کے لیے ہاں کہا تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی تیار ہو رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے مڑ کر اس طرف دیکھا تو اس کی والدہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی۔۔۔

"ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی۔۔۔!! اللہ ہمیشہ تمہیں خوش رکھیں۔۔۔ صد اسہاگن رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔" عالیہ کا ماتھا چومتے ہوئے اس کی والدہ نے اسے دعا دی۔۔۔۔

"آمین۔۔۔" عالیہ نے کہا۔۔۔

"اچھا بیٹا۔۔۔ اماں کہہ رہی ہے آؤ آپ کو کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔" اس کی والدہ نے کہا تو وہ مسکرائی۔۔۔

"امی میں تیار ہوں چلیں چلتے ہیں۔۔۔!!" اس نے کہا تو اس کی والدہ سمیت کچھ لڑکیاں اسے نیچے لے جانے لگی۔۔۔۔

ماہر اور عالیہ کی مہندی کا فنکشن اکٹھا کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔۔۔۔

ماہر اسٹیج پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا پر وہ ظالم آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

oooooooooooooooooooo



"ایلف جلدی سے تیار ہو جا۔۔۔۔"

واسم واش روم سے تیار ہو کر نکلا اور ایلف سے مخاطب ہوا لیکن جیسے ہی اس کی نظر اس پر پڑی تو اس کی آنکھیں اس پر ٹک گئی اور الفاظ منہ میں کہیں رہ گئے۔۔۔۔

وہ پہلے رنگ کے لہنگے میں اور جیولری پہنے اس قدر حسین لگ رہی تھی کوئی بھی دیکھے تو فدا ہو جائے۔۔۔۔

"میں تیار ہوں۔۔۔۔ چلیں۔۔۔!!" ایلف نے کہا تو وہ ہوش میں آیا۔۔۔۔

"ہممم چلیں۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ دونوں کمرے سے نکلے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

اپنی والدہ اور کچھ لڑکیوں کے ہمراہ وہ اسٹیج کے پاس پہنچی۔۔۔ ماہر نے جیسے ہی اسے دیکھا تو اس کی نظریں اس پر ٹک سی گئی۔۔۔ وہ پلک چھپکنا بھی بھول گیا۔۔۔

ماہر کھڑا ہوا اور ہاتھ پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ جسے پر عالیہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔ اور اسٹیج پر چڑھی اور اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

دوسری طرف واسم اور ایلف مسکراتے ہوئے وہاں پہنچے۔۔۔ جسے دیکھ کر سفینہ اور دانیال دونوں ہی جل کر رہ گئے۔۔۔۔

"ارے بچو۔۔۔!! کافی دیر کر دی آپ نے۔۔۔!!" رخسار ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر مسکرا گئی اور جب وہ پاس آئے تو اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔



"نانو یہ آپ کی پوتی نے ہی لیٹ کر وادیا۔۔۔" واسم نے شرارت سے کہا تو ایلف نے اسے گھورا اور فوراً بولی۔۔۔۔

"بالکل بھی نہیں نانو ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے میں تیار تھی انھوں نے ہی لیٹ کیا۔۔۔!!" ایلف نے کہا تو واسم نے اسے گھورنے لگا۔۔۔ یہ دیکھ کر سب مسکرا گئے۔۔۔۔

"اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔!!" ماہر نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہلکا سا مسکرا گئی۔۔۔ "تھینکس۔۔۔!! آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔!!" اس نے بھی شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تعریف کر دی۔۔۔

عالیہ کے منہ سے اپنی تعریف سن کر وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔ پھر مہندی کی رسومات شروع کی گئی۔۔۔ سب سے پہلے رخسار اور پھر باری باری کر کے سب نے کی۔۔۔ اب باری تھی واسم اور ایلف کی۔۔۔

واسم ماہر کی طرف بڑھا اور ایلف بڑھنے کی لگی تھی کہ سفینہ اس کا رستہ کاٹتے ہوئے اس سے آگے نکل گئی۔۔۔ جو ایلف کو بہت ہی ناگوار گزرا۔۔۔

"سفینہ۔۔۔ رکیں۔۔۔!!" سفینہ اس پہلے کہ وہاں پہنچتی رخسار کی آواز پر رکی۔۔۔







وہ سفید رنگ کی شیر وانی کو پہنے ہوئے شیشے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ خود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔؟؟۔۔۔ یہ کیسا سوال ہوا۔۔۔ اچھا ہی لگ رہا ہوں۔۔۔!!"

خود سے ہی پوچھے ہوئے سوال پر وہ مسکرا گیا۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا کہ اسے حور کے کمرے میں آنے کے بارے میں بھی پتہ نہ چلا۔۔۔

حور اس کی حرکتوں کو خوب پہچان گئی تھی۔۔۔

"دلہے میاں پوری رات یہی گزاری ہے کیا۔۔۔؟؟" اس کے سامنے ہاتھ کو لہراتے ہوئے حور نے کہا تو وہ ہوش میں واپس آیا۔۔۔

"کچھ کہا۔۔۔!!" وہ اتنا ہی مگن تھا کہ حور نے جو بھی کہا اسے سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔

"ہمممم!! سمجھ رہی ہوں میں یہ سب۔۔۔ ایسی بھی کیا بات سوچ رہے تھے کہ میری بات ہی نہیں سنی۔۔۔!!"

حور نے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا کر لگا۔۔۔

"آپی۔۔۔!! ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے۔۔۔ اچھا مجھے یہ بتائیں کہ وہ زاویار کب ٹرپ سے واپس آئے گا۔۔۔!!"

مسکراتے ہوئے ماہر نے زاویار کے متعلق بات کی تو اس نے منہ بنا لیا۔۔۔

"تم فکر نہیں کرو آجائے گا آج رات تک۔۔۔!!" حور نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"آپی فکر کیسے نہ کرو میں۔۔۔!! ایسے اچھا تھوڑی لگتا ہے کہ ایک بھائی کی شادی ہو اور دوسرا بھائی اس شادی پر

آئے ہی نہ۔۔۔۔۔ لوگ کیا سوچے گے۔۔۔!!"



○○

[illegible]







"قبول ہے۔۔۔!!"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟"

"قبول ہے۔۔۔!!"

تیسری دفعہ قبول ہے ان کرماہر کی روح تک کو سکوں پہنچا تھا۔۔۔ وہ آج اپنا آپ مکمل طور پر اسے سونپ چکی تھی۔۔۔

عالیہ سے پیپرز پر سائن کرواتے ہی مولوی صاحب ماہر کی طرف بڑھے۔۔۔  
"ماہر خان ولد زوالفقار خان آپ کا نکاح بعوض حق مہر ایک کڑوڑ روپے سکی راجا لوقت عالیہ بنت حامد شاہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟"

"قبول ہے۔۔۔!!!"

مولوی صاحب کے پوچھنے پر ایک سیکنڈ لگائے بغیر اس نے کہا تو حور اس کی بے قراریاں دیکھتے ہوئے مسکرا گئی۔۔۔ اور وہی کھڑی شہناز جل گئی۔۔۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"قبول ہے"

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔؟؟"

"قبول ہے۔۔۔!!"

پیر سائن کرتے ہوئے وہ اسے مکمل طور پر اپنی بنا چکا تھا۔۔۔



○○

تو عالیہ نے نظریں اٹھا کر اسے غور سے دیکھا۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**



"تو سنیں۔۔۔ آپ آج بالکل بھی برے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔!!" عالیہ نے کہا تو اس نے آئینہ واپس چکائے۔۔۔  
 "یعنی آپ کے کہنے کا مطلب ہے پہلے میں برا لگتا ہوں۔۔۔" وہ جان بوجھ کر سنجیدہ چہرہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔ تو  
 عالیہ کی ساری شرارت ہوا ہو گئی۔۔۔

"نہیں نہیں میں مزاق کر رہی تھی آپ ہمیشہ کی طرح اچھے لگ رہے تھے۔۔۔!!" عالیہ کے منہ سے خود کی  
 تعریف سن کر روح تک کو سکون پہنچا۔۔۔

"مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" عالیہ نے سنجیدگی سے کہا تو وہ بھی سنجیدہ ہوا۔۔۔  
 "جی کہیں اس میں پوچھنے والی بات کیا ہے۔۔۔؟؟" ماہر نے کہا۔۔۔

"دیکھیں ہماری شادی میں بہت جلدی کر دی گئی۔۔۔ آپ میری زندگی کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں۔۔۔  
 مجھے کچھ وقت چاہیے ہو گا کہ میں اس تعلق کو قائم کرنے میں۔۔۔!!"  
 اس نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔

"آپ کو جتنا وقت چاہیے آپ کے سکتی ہیں۔۔۔!!" ماہر نے کہا تو وہ مسکرا گئی۔۔۔  
 ماہر ان مردوں میں سے بالکل بھی نہیں تھا جو اپنی بیوی کی باتوں پر اسے باتیں سنائے کہ تم اپنی محبت کا رونا رو رہی  
 ہو میرے سامنے وغیرہ۔۔۔ اس معاملے میں عالیہ کافی خوش قسمت تھی۔۔۔

"اچھا اپنی بیوی کو منہ دکھائی کی رنگ تو پہنا سکتا ہوں نہ میں۔۔۔!! اس کی تو اجازت ہے نہ۔۔۔"  
 اپنے جیب سے ایک خوبصورت سی رنگ نکالتے ہوئے اس نے اس کے سامنے کی اور مسکراتے ہوئے شرارت  
 سے کہا۔۔۔



اس کی اجازت پاتے ہی ماہر نے عالیہ کا ہاتھ تمام کر اسے رنگ پہنائی۔۔۔۔

آج اس کی شادی کے بعد پہلی صبح تھی۔۔۔ وہ اٹھی اور تیار ہو کر ماہر کے ساتھ سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے نیچے بڑھی تھی۔۔۔

رسم کے مطابق ناشتہ اس کے گھر سے آنا تھا۔۔۔ جو کہ ایلف اور واسم لائے ہوئے تھے۔۔۔

زاویار بھی سب کے ساتھ وہی بیٹھا ہوا اپنے بھائی اور بھابھی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

حور بھی وہی موجود تھی اور اس کی چیچی بھی۔۔۔۔

ماہر زاویار سے ناراض تھا کہ اس کے لیے اپنے بھائی کی شادی سے زیادہ ایمپوڑ ٹینٹ اس کی ٹریپ تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اس نے یہ شادی مس کی۔۔۔

لیکن شاید یہ شادی مس کرنا ہی اس کے لیے بہتر تھا۔۔۔

پر حیراب ماہر اور عالیہ کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔۔

زاویار ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھا ہی تھا کہ اس کی نظر سامنے سے آتے ہوئے ماہر پریٹری جو کہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

اور پھر اس نے نظر گمائی تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ اس کے حواس باختہ ہوئے اور اس کے چہرے کا

رنگ اڑ گیا جب اس نے ماہر کے ساتھ عالیہ کو دیکھا جو کہ مسکرا رہی تھی۔۔۔



حور کی نظر اچانک اس پر پڑی تو اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا دیکھ کر اس کو غور سے دیکھا جو پلک بھی نہیں چھپک رہا تھا۔۔۔

حور نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔ تو وہ ہوش میں آیا۔۔۔

"کیا۔۔؟؟" حور نے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ اس سے پوچھا تو بامشکل ہی مسکرا پایا تھا۔۔۔

"ک۔۔ کچھ نہیں۔۔۔!!" زاویار کے کہنے پر وہ ایلف سے بات کرنے میں مشغول ہو گئی۔۔۔

"آپی یہ لڑکی کون ہے۔۔؟؟" وہ جانتا تھا کہ اگر عالیہ ماہر کے ساتھ اتنا مسکراتے ہوئے آرہی تو ظاہر سی بات ہے کہ وہی اس کی بیوی ہے۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! تمہاری بھابھی ہے۔۔۔!!" حور نے کہا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔

عالیہ اور ماہر بھی اسی وقت وہاں داخل ہوئے۔۔۔ اور حور کے منہ سے بھابھی سن کر اس۔۔۔ چہرہ جیسے ہی اس کی طرف کیا تو وہاں زاویار کو دیکھتے ہی اس کے چہرے سے ساری مسکراہٹیں اڑ گئی۔۔۔

ماہر نے عالیہ کی طرف دیکھا جو زاویار کی طرف بڑی ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"عالیہ۔۔۔!! یہ میرا بھائی ہے زاویار۔۔۔" مسکراتے ہوئے اس نے زاویار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو زاویار کب بھینچ گیا۔۔۔

"اور یہ زاویار یہ عالیہ ہیں۔۔۔ تمہاری بھابھی۔۔۔" ماہر نے اب کی بار عالیہ کا تعارف کروایا۔۔۔

اور عالیہ کے لیے کرسی نکالی۔۔۔ واسم اور ایلف ابھی وہی موجود تھے۔۔۔

جب عالیہ بیٹھ گئی تو ماہر بھی اس کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔



"عالیہ۔۔۔ آر ہو آ کے۔۔!!" ماہر نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور مسکرا کر بولا۔۔۔

زاویار بہت ہی ناگواری سے عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تو سب کو سب کچھ سچ بتا سکتا تھا لیکن ابھی کے لیے وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا اس کے چہرے سے غصہ صاف جھلک رہا تھا لیکن سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ تو اس کے چہرے کی طرف کسی بھی کا خاص دھیان نہ گیا۔۔۔

عالیہ بھی ٹھیک سے ناشتہ نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔ وہ اس بات کو اپنا ہی نہیں پار ہی تھی کہ کیا زاویہ واقعہ ماہر کا بھائی ہے۔۔۔ ایک بھائی اتنا اچھا اور ایک اتنا گھٹیا۔۔۔!!

○○

ایلف اور واسم حویلی واپس پہنچے تھے۔۔۔ انھیں ساتھ دیکھ کر دانیال کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔۔۔



کب تک وہ اپنا غصہ اپنے کمرے کی چیزوں پر نکالتا۔۔۔

اس نے ایلف سے محبت کی تھی۔۔۔ لیکن اب وہ کسی اور کی ہو چکی تھی۔۔۔ اس نے خود کو یہ بات سمجھانے کی لاکھ کوشش کی تھی لیکن شاید اب وہ ان دونوں کو ساتھ کر برداشت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔  
وہ ان دونوں کو ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اسی دوران اسے وہ آفریاد آئی جو سفینہ نے اس سے کی تھی۔۔۔ اسے ہی سوچتے ہوئے وہ اس کے کمرے کی طرف بڑھتا تھا۔۔۔

کمرے کے دروازے پر بغیر کھٹکٹائے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ سفینہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ کسی کے بھاری جوتوں اور کمرے میں کسی دوسرے کی آہٹ پاتے ہی بیڈ پر سے اچھل کر بیٹھی تھی۔۔۔  
"آپ۔۔۔!! آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ آپ کو کسی نے بتایا نہیں ہے کہ کسی کے کمرے میں بغیر اجازت لیے نہیں آتے ہیں۔۔۔!!!"

سفینہ نے اسے تمیز سکھائی لیکن وہ اس وقت بہت ہی زیادہ رہا ہوا تھا کسی صورت اس کی بات نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔  
"بکو اس مت کرو۔۔۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔!!" اس نے کہا تو سفینہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا جس دن وہ اس کی آفر کو قبول کر لے گا۔۔۔  
"اور وہ بات کیا ہے۔۔۔؟؟" سفینہ نے کہا۔۔۔

"تمہارے مطلب کی ہی ہے۔۔۔!!" یہ سنتے ہی سفینہ کے دل میں لڈو پھوٹے اب جو اس نے سوچا تھا وہ پورا ہونے جارہا تھا۔۔۔



"میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔!!" دانیال نے کہا تو اس نے منہ بسور کیا۔۔ جسے دانیال نے صاف انکور کیا۔۔

"ایک اور بات تمہیں جو بھی کرنا ہو کر لینا لیکن یاد رکھنا اگر اس سب میں ایلف کو ایک کھروچ بھ آئی نہ تو تم اپنے حشر کی ذمہ دار خود ہو گی۔۔۔"

دانیال نے واضح طور پر کہا تو اس کے ماتھے پر بل آئے۔۔۔

"دھمکی دے رہو مجھے۔۔۔!!" اس نے کہا تو اس نے کندھے اچکائے۔۔۔

"جو سمجھنا ہے سمجھ لو اگر شرط منظور ہے تو۔۔۔" اس نے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

ایسا موقع سفینہ ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ سب کچھ اکیلے نہ کر پاتی جو وہ دانیال کے ساتھ مل کر کر سکتی تھی۔۔۔

اس لیے اس نے بھی ہاتھ بڑھاتے ہوئے ہاتھ ملا لیا۔۔۔

اور دونوں کے چہروں پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

○○

ایلف کمرے میں داخل ہوئی تو وہ صوفے پر ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اسے انگور کرتی ہوئی وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔







"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟" ایلف اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی بے ساختہ کوشش کر رہی تھی۔۔۔  
 "بد تمیزی کیا ہے۔۔۔؟؟ شوہر ہوں نہ میں آپ کا۔۔۔!! آپ کو ہاتھ لگانے کا وارنٹ ہے میرے پاس۔۔۔!! آپ  
 بھول گئی کہ ہماری شادی ہوئی تھی۔۔۔!!"

اس نے اسے وہ دن یاد دلایا جب ان دونوں کی شادی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے اپنے شوہر ہونے کا حق جتایا۔۔۔  
 "مجھے نہیں پتہ۔۔۔!! مجھے کام ہے چھوڑیں مجھے جانے دیں۔۔۔!!" اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے  
 ہوئے ایلف نے کہا تو واسم سختی سے لب بھینچ گیا۔۔۔  
 "آپ کہیں نہیں جائیں گی۔۔۔ آپ یہی رہیں گی اسی کمرے میں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔!!" واسم نے  
 کہا تو ایلف نے اسے گھورا۔۔۔

لیکن واسم کو اب اس کے گھورنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔  
 "اور اس کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ کون ہوتے ہیں۔۔۔؟؟" ایلف نے طنزیہ کہا تو واسم نے اسے مسکرا کر  
 دیکھا۔۔۔

"آپ کا شوہر۔۔۔!!" اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی تھی۔۔۔ یہ سنتے ہی ایلف لب بھینچ گئی۔۔۔  
 واسم نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے ایک صوفے پر بیٹھایا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔  
 لیکن اس نے منہ موڑ لیا۔۔۔



"آپ کا غصہ جائز ہے۔۔۔ میں مانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔!! لیکن خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں۔۔۔!! یہ ظلم نہ کریں۔۔۔ میں آج بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ اور کرتی تو تم بھی ہو مجھ سے محبت۔۔۔!!"

جب اس نے اپنا آخری جملہ بولا تو ایلف نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔  
 "میں نہیں کرتی آپ سے کوئی بھی محبت۔۔۔!!" ایلف نے رخ موڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
 جس پر واسم سختی سے لب بھینچ گیا۔۔۔  
 "تو کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔؟؟" واسم نے ایک بار پھر سے کہا۔۔۔ لیکن ایلف نے رخ موڑی ہی رکھا۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔"

اس کی طرف بنا دیکھتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔  
 "تو یہ بات میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہیں نہ کہ آپ آج بھی مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔!!"  
 واسم کے کہنے پر وہ اس کی طرف مڑی تھی۔۔۔  
 "مجھے ابھی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔!!" یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھی۔۔۔ اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔  
 لیکن واسم کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی کیونکہ وہ اس کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتی ہے اور اس کا مطلب تھا کہ وہ آج بھی اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔  
 وہ کمرے سے باہر نکل کر آئی۔۔۔ تو آنکھوں سے آنسو بہہ گئے۔۔۔



ناجانے قسمت اسے کس موڑ پر لے آئی تھی۔۔۔؟؟ جس سے اس نے اس قدر محبت کی تھی وہ ہی اسے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ اور اب تین سال بعد جب مجبوری کر تحت شادی کو گئی۔۔۔ تو اس سے معافی مانگ رہا ہے۔۔۔ کیا کرتی وہ۔۔۔

اس پر یقین۔۔۔؟؟ تین سال پہلے بھی تو کیا تھا اس نے اس پر یقین۔۔۔ پر نتیجہ کیا نکلا۔۔۔؟؟  
یہی سوچتے ہوئے وہ گاڑدن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

"تو زوایار صاحب۔۔۔!! ماہر جی کے بھائی ہیں۔۔۔!! ہم گریٹ۔۔۔ وہ کہتے ہیں نہ کہ ہر برائی کا کوئی نہ کوئی خاتمہ ہوتا ہی ہے۔۔۔ اور شاید اس برائی کا خاتمہ میں ہی ہوں۔۔۔  
بہت لڑکیوں کی زندگی کے ساتھ کھیل چکے ہو تم زوایار صاحب۔۔۔  
اب تمہارا چیپٹر ختم۔۔۔!! شاید خدا نے مجھے تمہارے سامنے اسی لیے لا کر کھڑا کر دیا ہے۔۔۔  
کہ میں تجھے تیرے انجام تک پہنچا سکوں۔۔۔ اور میں ایسا کروں گی بھی۔۔۔ تمہیں مجھے عالیہ ماہر خان کو دھوکا دینے کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔"

عالیہ کمرے میں چکر لگاتے ہوئے خود ہی دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ مڑی تو دیکھا کہ ماہر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"عالیہ مجھے ایک کام ہے۔۔۔!! لیٹ ہو جائے گی مجھے شاید۔۔۔!!" آتے ہی اس نے کہا تو عالیہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔



"ماہر جی۔۔!!" اسے اس کو پکارنے کا انداز کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

" !! ...You can say me Mahir only "

ماہر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا گئی۔۔۔

"نہیں بھی میں تو آپ کو ماہر جی ہی کہوں گی۔۔۔ وہ کیا بات ہے نہ امی نے کہا تھا کہ شوہر کو عزت سے پکارنا

چائے۔۔!! اور ویسے بھی مجھے آپ کو آپ کے نام سے پکارتے ہوئے کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔"

عالمیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اس کی باتوں پر مسکرا گیا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جو کہنا ہے کہو۔۔۔ میں ایک کام سے جا رہا ہوں جلدی آنے کی کوشش کروں اور رات میں تیار

رہنا باہر چلیں گے۔۔۔۔۔"

پیار سے کہتے ہوئے اس کی گال کو سہلا کر اس نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔

آج پہلی بار ماہر نے اسے چھوا تھا۔۔۔ اپنے گال پر ہاتھ رکھتی وہ خود ہی مسکرا گئی تھی۔۔۔

○○



عالیہ کمرے سے نکلی اور کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔۔ اور اس نے صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا۔۔۔

اب کچھ کھانے پینے کے لیے آئی تھی وہاں۔۔۔

وہ فریج کی طرف بڑھی ہی تھی۔۔۔ کہ زاویار وہاں آیا اور اس کی نظر اس پر پڑی جو فریج میں جھانک رہی تھی۔۔۔

کسی اور کی موجودگی کو پہنچاتے عالیہ فوراً مڑی تھی۔۔۔۔۔ اور سامنے زاویار کو دیکھتے ہی وہ گھبرا سہ گئی تھی۔۔۔۔۔  
"تو تم میری بھابھی بن گئی ہو۔۔۔!!!" ہمہم ویسے کیا ملے گا تمہیں میرے بھائی سے شادی کر کے۔۔۔ جو تم محبت تک نہیں کرتا۔۔۔!!!"

زاویار نے اسے چڑھانے کی کوشش کی لیکن عالیہ مسکرا گئی۔۔۔۔۔

"مجھے جو ملنا ہو گال جائے گا لیکن تمہیں اس سے کیا۔۔۔؟؟" عالیہ نے اس پر طنز کیا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا گیا۔۔۔۔۔  
"بھول رہی ہو تم ہمارا رشتہ کچھ اور ہے شاید۔۔۔" اس نے اسے اپنے اور عالیہ کے ریلیشن شپ کے بارے میں یاد کروایا تو اس کے ماتھے پر بل آئے۔۔۔

"ہے نہیں تھا۔۔۔" عالیہ نے اسے کہا تو اس کے چہرے سے مسکراہٹ ختم ہو گئی۔۔۔۔۔

"بالکل۔۔۔!!" اب تو ہمارا ایک ہی رشتہ ہے دیور اور بھابھی۔۔۔!!" اس نے کہا۔۔۔ تو وہ مسکرا گئی۔۔۔۔۔

"میری بات کان کھول کر سن لو اگر اس گھر میں کسی کو بھی کچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو چھوڑو گا نہیں۔۔۔!!"

اس نے عالیہ کو انگلی دیکھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ لیکن وہ کونسا اس سے ڈرنے والی تھی۔۔۔۔۔







"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟" اس کی شکل کے تاثرات دیکھتے ہوئے دانیال نے ایلف سے پوچھا  
تھا۔۔۔۔۔

یہ سوال سنتے ہی ایک نظر دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی تھی۔۔۔ "نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"  
!!

ایلف نے مسکرا کر کہا تو اس نے اسے گھورا کہ کچھ دن پہلے تک تو وہ اس ہر بات شئیر کرتی تھی لیکن اب کیوں نہیں  
وہ اس کی اور واسم کے درمیان ہوئی تلخ کلامی کو جانتا تھا۔۔۔۔۔

اب کیا ہوا کہ وہ اس سے بات کرنے میں بھی کترار ہی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

"تو پھر یوں منہ کو لٹکا ہوا ہے آپ کا۔۔۔۔۔!!" دانیال نے ایک نظر اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے  
کہا۔۔۔۔۔ جس پر ابھی بھی غصے کے تاثرات تھے۔۔۔۔۔

"نہیں کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔۔۔ ویسے ہی اندر دم گھٹ رہا تھا تو اسی وجہ سے یہاں آگئی۔۔۔۔۔" ایلف نے کہا تو  
اس نے سامنے دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر اس کی باتیں ایلف کو مسکرا نے پر مجبور کر ہی گئی۔۔۔۔۔

واسم وہاں سے گزرا تو سامنے ایلف اور واسم کو مسکراتے ہوئے باتیں کرتے دیکھ کر اس کو تپ چڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔  
وہ مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔۔

وہ ایلف کو کسی کے ساتھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔۔۔ وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔۔

یہی سوچتا ہوا غصے سے وہاں چلا گیا۔۔۔۔۔ دانیال نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ یہی تو چاہتا تھا۔۔۔۔۔



○○

[illegible]

**Whatsapp : 03335586927**



اس کے ذہن سے وہ خیالات ہی نہیں جارہے تھے۔۔۔۔۔ کہ ایلف اس کے کتنا قریب کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر اس کے چہرے پر اتنی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ وہ پھر سے ایک بار مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا تو کمرے میں وہ دشمن جاں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ایلف نے اس کے چہرے پر سرد تاثرات دیکھے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اسے فل انگور کرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔ اسے خود کو انگور کرتا دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا اور پھر سے وہ ایک بار اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

"کہاں تھی۔۔۔۔۔؟؟؟" لہجہ نہایت ہی تلخ تھا۔۔۔۔۔ ایلف اس کے پوچھنے کے انداز پر ہی حیران تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ آج تک اس نے ایلف سے تلخ لہجے میں بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ لیکن ایلف پھر بھی خاموش ہی رہی۔۔۔۔۔

"میں نے پوچھا کہاں تھی۔۔۔۔۔!!" اپنے سوال کا جواب نہ پا کر اسے اور زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔ اور اب وہ صوفے سے اٹھتا ہوا۔۔۔۔۔ اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

واسم کے اس رویے سے وہ کافی حد تک ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

"ج۔۔۔۔۔ جہاں بھی اس سے آپ کا کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟؟" اس کو خود کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر اس نے ایک ہی سانس میں کہا۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے دیوار سے لگا کر دونوں بازو اس کے دونوں طرف حائل کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔















لیکن سب گھروالے پریشان ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ کہ اچانک ایلف کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ صبح تک تو وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔۔۔

رخسار بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد ایلف واش روم سے نکلی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

"بیٹا کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری۔۔۔۔۔!!" اس کی والدہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

"ایلف بچے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟" نور بھی اس کی طرف ہی بڑھی تھی۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں کیا ہوا ایک دم سے ایسے دل گھبرا سا گیا تھا اور پھر اچانک ویمنٹ۔۔۔۔۔" ایلف نے کہا تو رخسار کے چہرے پر ایک چمک آئی۔۔۔۔۔

اور وہ مسکرا نے لگی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر سب حیران ہوئے تھے کہ وہ اتنا کیوں مسکرا رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟

"کیا ہوا اماں ایسے کیوں مسکرا رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔" حمید نے اپنی والدہ سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"شادی کے بعد ایسا ہو ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔!!" اس نے مسکرا کر کہا لیکن اب بھی کسی کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے اماں آپ کا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔۔۔!!" نور نے پوچھا تو وہ پھر سے مسکرا گئی تھی۔۔۔۔۔

"ارے تمہاری بہو تمہیں دادی بنانے والی ہے۔۔۔۔۔!!" رخسار نے کہا تو جہاں سب کے چہروں پر خوشی کے تاثرات تھے۔۔۔۔۔ ایلف کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔

سفینہ کے چہرے پر بھی نہایت ہی غمی کے تاثرات تھے۔۔۔۔۔ دانیال بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔



واسم بھی وہاں پہنچا تھا۔۔۔۔۔ اور سب کو خوش دیکھ کر وہ بھی مسکرا سا گیا تھا۔۔۔۔۔



ایلف کمرے میں آکر رکی تھی۔۔۔۔۔ اس کے سر میں شدید درد تھا۔۔۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کرے بھی کیا۔۔۔۔۔؟؟

واسم بھی اس کے پیچھے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔!!" وہ اس پر غرایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ایلف نے کچھ بھی نہیں کہا تھا کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے جسے نظر انداز کر دیا جائے۔۔۔۔۔

"میں نے پوچھا کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟" وہ اس کندھوں سے دبوچتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کرتا ہوا غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"واسم م۔۔۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔۔۔!!" اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس وقت وہ غصے میں تھا۔۔۔۔۔

"کیا بات سنو میں تمہاری۔۔۔۔۔؟؟؟ ایلف کہہ دو کہ جو نانو کہہ رہی ہیں وہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔!!" واسم نے نرمی سے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں جھوٹ ہے یہ۔۔۔۔۔!! آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ بولیں۔۔۔۔۔!!" ایلف نے نہایت ہی نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے تم پر یقین ہے۔۔۔۔۔ لیکن یہ بات تمہیں باہر سب کے سامنے کہنی چاہیے تھی نہ۔۔۔۔۔ تاکہ انہیں کوئی امید نہیں ملتی۔۔۔۔۔!!"

واسم نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔



"ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا۔۔۔۔۔ لیکن یہ سب ہوا کیسے۔۔۔؟؟؟" واسم نے اس سے اس سب کی وجہ دریافت کی تھی۔۔۔۔۔

"تم ٹھیک تو ہونہ۔۔۔ ہم۔۔۔ چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔!!" واسم نے کہا تو وہ مسکرا گئی۔۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔" اس نے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

سب لوگ لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اور کافی حوش بھی تھے۔۔۔۔۔  
 واسم ان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ اور ان سب کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ رخسار نے اس کے اترتے ہوئے  
 چہرے کی طرف دیکھا تو اسے کچھ ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔  
 "واسم کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟؟" رخسار کے پوچھنے پر اس نے بولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ لوگ جیسا سمجھ رہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔!!" واسم نے کہا تو سب کے چہرے سے مسکراہٹ ختم ہو  
تھی لیکن سفینہ مسکرا گئی۔۔۔۔

جسے واسم۔ نے نوٹس نہیں کیا تھا۔۔۔







اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**















وہ رات بھر جاگ کر اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ ستمگر آیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

عالیہ کی آنکھ اس کا انتظار کرتے ہوئے کب لگی تھی یہ اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔ ماہر جب صبح کمرے میں آیا تو ایک نظر اس پر ڈالتا جسے دیکھ کر صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ بہت روئی ہے۔۔۔۔۔

لیکن پھر اسے انکسرت کرتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔ اور تیار ہو کر نیچے چلا گیا۔۔۔۔۔

نیچے پہنچا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں کسی کہ مسکرا نے کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

اس آواز کے تعاقب میں گیا تو سامنے ہی زاویار کسی سے مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہر کو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا کہ گھر میں اتنی بڑی پریشانی چل رہی ہے۔۔۔۔۔ اور اس کی وجہ بھی وہ ہے۔۔۔۔۔؟؟ تو وہ کس سے مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ماہر اس کی طرف بڑھا اور اس سے بات کر کے لیے ہی بڑھا تھا۔۔۔۔۔ کہ ایک بار پھر سے اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

ایک دم رکتے ماہر پھر اس کی طرف بڑھا اور اس کے کندھے رکھنے ہی لگا تھا کہ زاویار نے بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔۔۔!! میں نے بالکل ویسے ہی کیا ہے جیسا کہ تم نے کہا تھا۔۔۔۔۔ ماہر بھائی کو اس عالیہ کے خلاف بھڑکا دیا اب کچھ دن میں خبر ملے گی۔۔۔۔۔ کہ میرے بھائی ماہر اور اس کی نئی نویلی دلہن عالیہ کی شادی ٹوٹ گئی ہے۔۔۔۔۔!!"

اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لائے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ ماہر اس کی ساری باتیں سن چکا ہو گا۔۔۔۔۔



یہ زاویہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔؟؟؟ کونسے کھیل کی بات کر رہا تھا وہ۔۔۔؟؟ اور اس سے ماہر اور عالیہ کے الگ ہونے سے کیا تعلق تھا۔۔۔؟؟؟

اس نے کہتے ہوئے ایک اور قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

اس دفعہ اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو سامنے ماہر کو دیکھتے ہی اس کے ہوش اڑ گئے۔۔۔

ماہر کو اس پر بہت غصہ تھا۔۔۔۔۔ اتنا غصہ تھا کہ اگر اس کی جگہ یہاں کوئی اور ہوتا تو شاید ماہر اسے جان سے ہی مار دیتا۔۔۔۔۔

"بھ۔۔۔ بھائی۔۔۔ آ۔۔۔"







وہ بغیر کسی بھی چیز کے پرواہ کیے اس کی طرف دوڑی تھی۔۔۔۔۔ اور فوراً اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔۔۔  
 ماہر نے بھی اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے نازک وجود کو خود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔  
 لیکن آنکھیں دونوں کی ہی بند تھیں۔۔۔۔۔ عالیہ کی آنکھوں سے آنسو بھی بہت تھے۔۔۔۔۔ لیکن اس نے یہ  
 بات ماہر پر واضح نہ ہونے دی تھی۔۔۔۔۔

وہ کبھی بھی اس سے یوں بات نہ کرتا لیکن پھر جواز ویار نے کہا اور پھر عالیہ کا اس کو پسند کرنے کے لیے اقرار کرنا  
 اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔  
 "آئم سو سوری۔۔۔۔۔!!"

ہمت کرتے ہوئے ماہر نے کہا تھا۔۔۔۔۔ جس پر عالیہ ٹھٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔  
 کیا ماہر جی کو سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔۔۔۔۔!! کیا ماہر جی پر اس گھٹیا شخص کی اصلیت کھل چکی ہے۔۔۔۔۔  
 عالیہ نے سوچتے ہوئے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔  
 لیکن وہ اس کو خود میں اور زیادہ بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔ جس پر عالیہ کو یقین ہو گیا کہ ماہر کو سب سچ معلوم ہو چکا  
 ہے۔۔۔۔۔

"سوری تو مجھے کہنا چاہیے آپ سے۔۔۔۔۔" عالیہ نے کہا تو وہ اپنی آنکھوں کو سختی سے بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔  
 "نہیں۔۔۔۔۔!! غلطی میری ہی تھی جو میں نے اس کی باتوں پر یقین کر لیا۔۔۔۔۔ لیکن اس نے کھیل ہی کچھ  
 ایسا کھیلا تھا کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا سہی ہے یا کیا غلط۔۔۔۔۔!!"











○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○



وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔ اور ٹھہل رہی تھی۔۔۔۔ اس دن کی ہوئی بات کے بعد ان دونوں کے درمیان کم کی باتیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اچانک ہی اس کی نظر پڑی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اب وہ اس کے کافی قریب تھا۔۔۔۔۔



اس سے پہلے کہ اس کا ایکسیڈینٹ ہوتا۔۔۔۔۔ اس نے گاڑی کا ہینڈل گمھایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کی گاڑی ایک درخت سے ٹکڑا چکی تھی۔۔۔۔۔

اس کا سر اس کے ہینڈل سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔۔ اور اس سے بے تحاشا خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ایلف یوں ہی بیڈ پر ساکت سی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ کہ رخسار کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 "ایلف واسم کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔" یہ کہنا ہی تھا کہ ایلف اچھل کر اٹھی۔۔۔۔۔ اسے لگا جیسے اس کے ساتھ ساتھ اس کی بھی سانسیں بند ہو جائیں گی۔۔۔۔۔  
 چاہے وہ لاکھ بار ہی کیوں نہ کہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ آج بھی واسم سے اتنی ہی محبت کرتی تھی جتنی کہ پہلے کرتی تھی۔۔۔۔۔

بلکہ اب محبت میں مزید اضافہ ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔

"ک۔۔۔۔۔ کیا دادویہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟" اسے اپنے ہی کانوں سے سنی ہوئی بات یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ابھی چلیں ہو اسپتال جانا ہے۔۔۔۔۔" یہ سنتے ہی وہ بے قابو ہوتے ہوئے اسے حلیے میں وہاں سے بھاگی تھی باہر کی طرف۔۔۔۔۔  
 رخسار بھی اس کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo



وہ دونوں ہو سپٹل پہنچے تھے۔۔۔۔۔

ایلف نے اکاؤنٹیٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے پوچھا تو اس آپریشن تھیٹر کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں اس طرف بھاگے تھے۔۔۔۔۔

آپریشن تھیٹر کے سامنے آتے ہی وہ ر کے تھے۔۔۔۔۔ دروازے میں میں سے اس نے جھانک کر دیکھا تو

واسم کا آپریشن چل رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔۔۔۔ وہ جو بھی کر لے وہ اس کا شوہر اور اس کی پہلی

اور آخری محبت بھی۔۔۔۔۔

وہ وہی ٹہلنے لگی تھی۔۔۔۔۔

رخسار نے اسے کئی بار کہا کہ وہ یہاں آکر بیٹھ جائے لیکن ایلف نے صاف طور منع کر دیا ہر بار۔۔۔۔۔

کچھ دیر یوں ہی ٹہلنے کے بعد ایک آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔ وہ آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو

آپریشن تھیٹر سے ایک ڈاکٹر نکلا تھا۔۔۔۔۔

ایلف اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔ رخسار جو اس وقت سے جو واسم کے لیے دعائیں کر رہی

تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی اٹھی تھی۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر م۔۔۔ میرے ہس۔۔۔ ہسبنڈ کیسے ہیں۔۔۔!!!" اس نے لڑکھڑاتے ہوئے الفاظ ادا کیے

تھے۔۔۔۔۔











وہ یوں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ کہ اچانک ایلف کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔۔۔۔  
جسے دیکھتے ہی وہ آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ سننا چاہتا شاید کہ وہ کیا کہتی ہے۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

oooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ اٹھ کر اس کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔ بیس گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ ہوش میں تو کب سے آچکا ہے۔۔۔۔۔۔؟  
ایلف کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس کے ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں پر کسی کر نرم و ملائم ہاتھ پاتے ہی۔۔۔۔۔۔  
واسم نے آنکھ کھولی تھی۔۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ پر ایلف کے ہاتھ پا کر اس نے فوراً آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔۔۔۔

ایلف سے یہ سارا منظر چھپا ہی رہا۔۔۔۔۔۔ ویسا کہ ہاتھ کو ملتے ہوئے بولنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔  
"واسم۔۔۔۔۔۔!!! واسم۔۔۔۔۔۔!!! پلیز اٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔"  
دیکھیں۔۔۔۔۔۔ دیکھیں۔۔۔۔۔۔ میں آپ کے پ۔۔۔۔۔۔ پاس ہوں۔۔۔۔۔۔ پلیز ایک بار آٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں نہایت ہی نرمی تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن شاید واسم اسے اور ستانے ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔  
کچھ دیر خاموش ہونے کے بعد وہ پھر سے بولنے لگی۔۔۔۔۔۔







—————”

قفا

جس نے واسم نے منہ بنا لیا۔۔۔۔۔

○○

## کچھ دن بعد۔۔۔۔۔

سب زخم بھر چکے تھے۔۔۔۔۔ صرف ماتھے پر ہلکی سی پٹی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

واسم ہو سیٹل سے بھی دس چارج ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

○○



کمرے کا دروازہ کھلتے دیکھ ہی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔ تو سامنے ایلف کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

جوریڈ کلر کی فراک جو اس کے گھٹنوں سے نیچے تک آرہی تھی۔۔۔۔۔۔ اس میں وہ نہایت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"میں دادو کے روم میں تھی۔۔۔۔۔!!!!" اس نے کہا تو وہ مسکرایا۔۔۔۔۔

وہ کالے رنگ کی پینٹ۔۔۔۔۔ سفید شرٹ جس کالے رنگ کی اس نے ایک اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جس کی آدھی زپ کھلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس میں وہ بھی کافی دلکش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**











"تو کیا ہر معاملے میں تمہاری چلے گی۔۔۔۔۔؟؟؟" اس نے ہلکا سا منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ایلف نے اپنا رخ واسم کی طرف کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ بھی مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

"واسم۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہیں آپ۔۔۔۔۔" ایلف نے شرماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ پر بغیر اس کا جواب دیے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ پچھتا رہی تھی کہ اس نے کیوں ہی اس سے اظہارِ محبت کیا تھا۔۔۔۔۔

○○







"کیوں نکالے گے۔۔۔۔۔!! آپ اب بھی مجھ سے پوچھ رہے ہیں یہ کہ اس گھٹیا لڑکی۔۔۔۔۔"

"چٹاخ۔۔۔۔۔"

وہ اتنا ہی بول پایا تھا کہ ماہر کی برداشت کی حد ختم ہو گئی۔۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ زاویار پر آٹھ گیا۔۔۔۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔!! آپ نے اس لڑکی کے لیے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔!! اس کے

لیے۔۔۔۔۔ آپ جانتے ہیں کہ اس لڑکی اصل حقیقت کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

اس نے عالیہ کو کہتے آلود نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اور تو کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اور جبردار جو آج کے بعد

میری بیوی کے بارے میں کچھ بھی تو۔۔۔۔۔"

ماہر نے اسے انگلی دیکھاتے ہوئے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔ جب کہ زاویار اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

عالیہ اس سب میں کچھ بھی نہیں بولی۔۔۔۔۔ لیکن یہ سب سن کر اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"حوش ہو گئی تم۔۔۔۔۔ مل گیا سکون۔۔۔۔۔ کلیجے کو ٹھنڈک پہنچ گئی تمہاری۔۔۔۔۔"

زاویار نے یہ الفاظ عالیہ کے لیے استعمال کیے تھے۔۔۔۔۔ جس پر ماہر مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن برداشت کی حد پھر سے ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔



"دیکھ تجھے سمجھا رہا ہوں کہ منہ بند رکھ۔۔۔۔۔۔"

ماہر نے زاویار کس گریبان زور سے پکڑتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ وہ اس پر غرایا تھا۔۔۔۔۔۔

شور کی آوازیں شہناز تک بھی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ جسے سنتے ہوئے وہ نیچے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا شور مچا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔" آوازیں سنتے ہی وہ نیچے آئی۔۔۔۔۔۔ تو دیکھا

کہ ماہر نے زاویار کا گریبان تھاما ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔۔۔

"ماہر یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔۔۔۔۔" اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ماہر جو زاویار پر جان

چھڑکتا تھا۔۔۔۔۔۔ آج اس کا دشمن بنا پھر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی اس نے زاویار کا گریبان چھوڑتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔۔۔۔

"آخر کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔ کیوں لڑ رہے ہو تم دونوں۔۔۔۔۔۔" شہناز نے غصے سے کہا

تھا۔۔۔۔۔۔

"پوچھیں اپنی اس بہو سے۔۔۔۔۔۔ پوچھیں۔۔۔۔۔۔" زاویار نے عالیہ کی طرف اشارہ کیا تھا جو

رور ہی تھی۔۔۔۔۔۔

"آوو محترمہ۔۔۔۔۔۔!! تو یہ آپ کی کارستانی ہے۔۔۔۔۔۔!!" شہناز نے بنا کچھ سوچے سمجھے سارا

الزام عالیہ کو دیا تھا۔۔۔۔۔۔ جس پر ماہر نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔۔

"م۔۔۔ میں ن۔۔۔ نے ک۔۔۔ کیا کیا ہے۔۔۔؟؟" اس نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔







گئی

اس کی طرف بڑھا تھا۔

اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

"تو کیا میں گھوڑے بیچ کر سوتا ہوں۔۔۔۔۔!!" اس نے کہا تو ایلف نے فوراً جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

"جی بالکل۔۔۔۔۔!!" اس نے کہا تو واسم نے مسکراتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

جس پر ایلف نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اس شدید عمل کی وجہ سے وہ ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کے بدلے میں ایلف نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی تھی۔۔۔۔۔۔

جس سے واسم کو درد ہو تھا۔۔۔۔۔ موقع پاتے ہی وہ وہاں سے بھاگنے لگی تھی۔۔۔۔۔ لیکن واسم نے یہ ناممکن کر دیا تھا۔۔۔۔۔

THE URDU NOVEL

اسے اپنی طرف کھینچا تھا اس نے۔۔۔۔۔

"اس کی سزا تو تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔۔۔!!!" یہ کہتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔۔ اور اس کے بالوں میں اپنا منہ چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔

○○







000

000



اسے روتا دیکھ کر وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔ یہ آنسو بہت قیمتی ہیں میرے لیے۔۔۔۔۔"

"وہ تصویریں جھوٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے اپنی بات بتانا چاہیے جس پر ماہر مسکرا گیا

مجھے آپ پر اور آپ کی یاگزگی پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔۔۔!!"

جس پر ماہر نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

"آگر اب روئی تو پھر میں آپ کی پٹائی کرو گا۔۔۔۔۔!!"

ماہر نے شرارت سے کہا تھا لیکن عالیہ سرپس لیتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔۔ ماہر مسکرا نے لگا

قصا



















جس سے وہ کانچ کی بوتل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نیچے گری تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ دانیال نے اسے دھمکی جو دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ اگر اس نے ایلف کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی  
کوشش کی تو وہ اسے جان سے مار دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیچارہ تو اس کے غم میں ہی پاغل ہو جائیں گا۔۔۔۔۔!!

تو وہ کچھ بھی نہیں کر پائے گا۔۔۔۔۔ میں اسے کچھ بھی کرنے ہی نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

میں اپنی زندگی کے دونوں کانٹوں کو ختم کر دوں۔۔۔۔۔!!"











"متمم بڑی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسے اپنے اپنے حصار میں لیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کیے کندھے پر اپنا تھوڑی ٹکاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "کیوں میں تیار نہیں ہو سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟؟" اس نے کہا تو ماہر نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "جی میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم صبح شام ٹیڈی ہو کر رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن تم پتہ نہیں آج کیسے تیار ہو گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

بیویاں ہوتی ہیں کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شوہر کے لیے روز تیار ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 لیکن ایک آپ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو گھر کے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور انھیں شوہر کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 کہ میرا شوہر آنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تیار ہو کر رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن نہیں گھر سے فرصت ملے تو وہ کچھ سوچیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اچھی بیویوں کے بارے میں بتاتے ہوئے اس نے اسے اس کی خامیاں بھی گنوائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 جس پر عالیہ نے ماہر کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 "ماہر جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں ایک اچھی بیوی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
 تو مجھے اچھی بیوی بننے کا شوق بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں بری ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"



000

یہ کہتے ہوئے سفینہ نے فون بند کر دیا تھا۔

پر یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ ایلف کے ساتھ جو گیا وہ واسم ہے۔۔۔۔۔

"یہ دانیال۔۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔۔۔۔" اسے دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

تھی

ساتھ تو نہیں گئی۔۔۔۔۔"

واسم کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے الفاظ لڑکھڑا گئے تھے۔

"نہیں۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ میں ایلف کو مارنے کے لیے واسم کو نہیں مار سکتی

"ہوں۔۔۔۔۔"































"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔!! میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔!!! اگر تم تھوڑا سا صبر کر لیتی تو کیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

میں تمہارا ساتھ دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم مل کر کچھ بھی کر کے ان کو الگ کر دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔  
پر تمہیں بڑی جلدی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی کا کام شیطان کا کام ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور تم نے وہی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔  
اور تم دیکھ لو کہ ایلف آج زندہ ہے اور میرے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن واسم وہ آج قبر میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ سچ سچ۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے نہایت ہی افسوس بھرے لہجے میں اس پر طنز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔  
اس کی باتیں سن کر سفینہ کو شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔  
"دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا دماغ حراب مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ یہاں سے دانیال ورنہ میں کچھ تمہارے ساتھ کر بیٹھو گی۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

اس نے غصے سے لال ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔  
"تمہیں میرے ساتھ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارا انتظار کرو گا۔۔۔۔۔۔۔۔  
ویسے انتظار کیا کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ تم مجھے ویسے ہی کیوں نہیں بتا دیتی ہو کہ تم میرے ساتھ کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

تاکہ میں پہلے سے ہی اس کے لیے ٹیڈی رہو۔۔۔۔۔۔۔۔"



○○○○○○○○○○○○○○○○○○



"ویسے لڑکیاں میرے قریب آنے کے لیے مرتی ہیں اور ایک تم ہو مجھے دور کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔!!" اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں کیونکہ میں باقی سب سے الگ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں سمجھ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایلف نے اسے انگلی دیکھاتے ہوئے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بالکل تم سب سے الگ لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔!!" اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویسے تم میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے شوخیالہجے میں کہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایلف کو ایک بار پھر سے تپ چڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"آؤ وہیلو۔۔۔!! پوری دنیا میں تو جیسے تم ہی رہ گئے ہونہ جس کا پیچھا میں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔!!"

ایلف نے کہا تو اس نے اسے گھورا۔۔۔۔۔۔۔۔ ایلف کو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اسے اچھے سے

جانتی نہیں تھی لیکن وہ اس سے اتنا فری کیوں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کہیں وہ واسم ہی تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ ایک بار پھر سے اس سوال نے اس کے ذہن میں کھلبلی مچائی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچ پاتی وہ بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!



"تو کیا میں تمہیں پسند نہیں آیا۔۔۔۔۔!!" اس نے شوخ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔ جس پر ایلف ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔" اس کا مسکراتا ہوا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

جس پر وہ حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ حیرانگی سی اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

"یہ یہاں بھی آگیا۔۔۔۔۔ اور میں۔۔۔۔۔ اس سے یوں کیوں بات کر ہی تھی جیسے میرا اس سے پہلے ہی تعلق ہو۔۔۔۔۔"

وہ واسم نہیں ہے۔۔۔۔۔ عرش ہے۔۔۔۔۔"

یہ سوچتے ہوئے اپنی کلاس میں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔!!"

اس نے یہ کہتے ہوئے اس کی بات مان لی تھی۔۔۔۔۔ یہ مان لیا تھا کہ وہ زاویار کو معاف کر دے گا۔۔۔۔۔

یہ سن عالیہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

"یہ آپ نے ایک بہت ہی اچھا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔!! شکر یہ۔۔۔۔۔"



















سفینہ نہیں آئی تھی ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے پوچھنے پر رخسار نے سرہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب۔۔۔ اب میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔۔۔؟؟" اس کی والدہ نے پریشان ہوتے ہوئے اس سے

پوچھا تھا۔۔۔۔۔ ان کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔

"جی ان کا علاج چل رہا ہے آپ ان کے لیے دعا کریں۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے وہ پیچھے کی طرف مڑا ہی تھا ایک آواز نے اسے روک لیا۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا۔۔۔!" رخسار نے واسم کا پوچھا تھا۔۔۔۔۔ لیکن واسم وہاں پر موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔ تو ڈاکٹر اس کا کیسے بتاتے۔۔۔۔۔؟

"بیٹا۔۔۔!!" اس نے حیران ہو کر ان کی طرف مڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"جی جی ہمارا بیٹا۔۔۔۔۔!!" رخسار نے ایک بار پھر سے کہا۔۔۔۔۔

"دیکھیں جس گاڑی میں سے ہم نے ایلف کو لیا تھا۔۔۔۔۔ وہاں صرف وہی تھی۔۔۔۔۔ اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

یہ سن کر تو جیسے سب پر پہاڑ ہی ٹوٹ گیا ہو۔۔۔۔۔!! کہ واسم وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔







"تم ایک محفوظ جگہ پر موجود ہو۔۔۔۔۔!! تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس آرام کرو۔۔۔۔۔!!"

ان میں سے ایک نے نہایت ہی نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

"ایلف۔۔۔۔۔!!" اس نے بے ساختہ کہا تھا اور پھر آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔۔!!

"یہ ایلف کون ہے۔۔۔۔۔؟؟" ان ہی میں سے کسی نے کہا تھا۔۔۔۔۔

"میری بیوی۔۔۔۔۔ وہ گاڑی میں ہی تھی۔۔۔۔۔!!" اس نے اسی شخص کی طرف دیکھتے ہوئے تھا۔۔۔۔۔!!

"جس پر اس نے شخص نے اسے نہایت ہی افسوس سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"شاید اب وہ نہیں رہی۔۔۔۔۔!!" اس کی بات سن کر واسم کو شدید غصہ آیا تھا اس پر۔۔۔۔۔ اس کا بس

نہیں چل رہا تھا وہ اسے مار دے جس نے ایلف کے مرنے کی بات کی تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔۔۔!! وہ وہ نہیں مر سکتی مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔"

واسم نے سرنفی میں ہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔!!

"لیکن ایسا ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ اس گاڑی میں تھی۔۔۔۔۔ تو جب میں دوبارہ وہاں گیا تو وہ گاڑی جل کر راکھ

ہو چکی تھی۔۔۔۔۔!!"

اس نے کہا تو واسم پر جیسے ایک قیامت ٹوٹی ہو اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔۔؟؟



[illegible]

"امی۔۔۔۔۔واسم۔۔۔۔۔!!" اس نے ایک بار پھر سے پوچھا تو اس کی والدہ ایک دم خاموش ہوئیں  
تھی۔۔۔۔۔







○○

پر اسے پتا چلا کہ ایلف بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔!!"

تو اس نے یہ سب کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔

حال\_\_\_\_\_

یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ اس سے دوری برداشت نہیں کر سکتا

قضا

اور ناہی وہ برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

"بس کچھ دن اور پھر تم اور میں ایک ساتھ ہونگے۔۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے کتابیں اٹھائیں اور وہاں سے

یونی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

○○

وہ حواس کھوئے ہوئے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔ ایلف کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ

کیا کرے۔۔۔۔۔؟؟



اب ایک ہی راستہ ہے میرے پاس اور میں اسے ضرور آزماؤں گی۔۔۔۔۔"

آج ہی وہ عرش کو واسم ثابت کرنے میں کامیاب ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

آج ماہر کا بڑھنڈے تھا۔۔۔۔۔ عالیہ اس بات کو جانتی تھی۔۔۔۔۔

"عالیہ آج کیا دن ہے۔۔۔۔۔!!" وہ بچوں کی طرح اس کے پاس آتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

"کیا دن ہے مجھے خود نہیں معلوم لیکن اگر آہی گئے ہیں تو بتا بھی دیں کہ کیا بات ہے۔۔۔۔۔؟"

اس نے ناشتہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ سن کر ماہر کو بہت دکھ ہوا تھا کہ اسے اس کی سالگرہ ہی نہیں یاد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ بھی ایسے ہی باز آنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔۔۔ بھی اسے یاد دلا کر ہی رہنے والا تھا۔۔۔۔۔

"سوچو نہ آج کچھ حاصل ہے۔۔۔۔۔" اس نے کہا تو تھا لیکن عالیہ انجان بننے کا نائٹ کرتی رہی تھی۔۔۔۔۔







"ہاں۔۔۔۔۔!! وہ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کی شکل میرے شوہر سے ملتی ہے۔۔۔۔۔ تو میں نے سوچا آپ کو بتا دو۔۔۔۔۔"

ایلف گھما پھر اکربات کر رہی تھی۔۔۔۔۔ بتانا تو وہ اسے کچھ اور چاہتی تھی۔۔۔۔۔  
 "تو کیسے تھے آپ کے شوہر۔۔۔۔۔!!" جو وہ اسے بتانا چاہتی تھی وہ اس نے خود ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔۔۔  
 "وہ نہایت ہی برے تھے۔۔۔۔۔ بے شرم۔۔۔۔۔ نکلے۔۔۔۔۔ پاگل۔۔۔۔۔ بیوقوف۔۔۔۔۔"  
 ایلف یہ سب جان بوجھ کر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اگر وہ واسم ہو تو یہ باتیں نہیں برداشت کر پائے گا۔۔۔۔۔

"اور میں تو اس جاہل شخص سے محبت بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔"  
 وہ ضبط پر قابو پانے کی بہت کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کی بار وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔  
 اور اپنی جگہ پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف پشت کر کے کھڑا تھا۔۔۔۔۔  
 لیکن یہ بات سن کر کے وہ اس سے محبت نہیں کرتی تو اس کا میٹر شارٹ کو گیا تھا۔۔۔۔۔ یہ بات سنتے ہی اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔  
 وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہی اسے اپنی طرف موڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

"اور اگر وہ جاہل شخص میں ہی ہوں تو۔۔۔۔۔!!" اس نے کہا تو ایلف کے تیور بدلے تھے۔۔۔۔۔  
 "میں جانتی تھی۔۔۔۔۔ کہ آپ ہی واسم ہیں۔۔۔۔۔ پر آپ نے یہ سب۔۔۔۔۔ جائیں بن کر رہیں عرش مجھے مت بلائیں۔۔۔۔۔"



○○











قصہ

○○

کیونکہ پورا کمرہ سجا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور سامنے والی دیوار پر لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

 Happy birthday

جسے دیکھ کر وہ نہایت ہی حوش ہوا تھا۔۔۔۔۔ یعنی عالیہ صبح سے اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

 Happy birthday to you

 Happy birthday to you

☐  Happy birthday to dear Mahir

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے وہ کیک اور چھری لے کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

"تو کیسا لگا میرا سر پر انز" عالیہ کے پوچھنے پر وہ بے ساختہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"بہت ہی اچھا۔۔۔۔۔" اس کے بعد کپک کے کیا گیا تھا۔۔۔۔۔



○○

○○

— — —



میرا اسم تمھاری وجہ سے مر گیا اور تمھیں سر پرانز کی پڑی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ مجھے تو تمھاری سمجھ نہیں آتی کہ تم کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟؟

[illegible]

اس کی والدہ اس کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "واسم۔۔۔۔۔!!" انھوں نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی امی میں آپ کا واسم۔۔۔۔۔" نور کے کان اپنے بیٹے کی آواز سننے کے لیے ترس گئے تھے۔۔۔۔۔



وہ تو اس سے باقاعدہ ملنا بھی چاہتی تھی لیکن یہ گھر والے۔۔۔!!

وہ خوشی تھی جو اس ایک سال میں اس کے چہرے پر کسی نے بھی نہ دیکھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیہ اور ماہر بھی اپنے گھر جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایلف اور واسم بھی اپنے کمرے میں موجود  
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نیلیم۔۔۔!! تجھے معلوم ہے نہ کہ کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟ ہم۔ بول نہ۔۔۔۔۔"



لیکن پہلے ہی معافی مانگ رہی ہوں۔۔۔۔۔ امید ہے تم مجھے معاف کر دو گے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں اگر نہیں معاف کرنا تو ہماری شادی کے بعد میں خود ہی تمہیں بتا دو گی۔۔۔۔۔!!"

یہ کہتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔ آخر ایسا کیا کرنے والی تھی وہ۔۔۔۔۔

"تم ایلف ہو۔۔۔۔۔!!" اس نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ایلف کو سمجھ نہیں آیا کہ نہ وہ اسے جانتی تھی۔۔۔۔۔



اور نہ وہ ہی ایلف کو شائد جانتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن پھر اتنی بے تکلفی۔۔۔۔۔؟؟

"جی میں ایلف۔۔۔۔۔ لیکن آپ کون ہیں۔۔۔۔۔؟؟" اسنے ایک بار پھر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"میں تمہاری ایکس سوتن۔۔۔۔۔!!" اس کا یہ کہنا تھا ہی تھا۔۔۔۔۔ ایلف کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ عورت کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔؟

"محترمہ ہوش میں تو ہیں کیا کہہ رہی آپ۔۔۔۔۔ میں اپنے شوہر کو اچھے طریقے سے جانتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے ہیں۔۔۔۔۔"

ایلف نے اسے دو ٹوک الفاظ میں کہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن سامنے والی بھی ہار ماننے والوں میں سے نہ تھی۔۔۔۔۔

"یقین۔۔۔۔۔ بھار میں گیا یقین۔۔۔۔۔ اس نے مجھ سے شادی کی ہے۔۔۔۔۔ اور تمہیں اپنے یقین کی پڑی ہے۔۔۔۔۔

مجھ سے شادی کر کے وقت گزار کے مجھے چھوڑ دیا اس نے۔۔۔۔۔!!"

وہ بالکل چیخی تھی۔۔۔۔۔ اس کی آواز پوری حویلی میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

تمام حویلی والے وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

اس کی یہ بات بنے سنی تھی۔۔۔۔۔ سب کو حیرانگی ہوئی تھی یہ سن کر۔۔۔۔۔

واسم بھی وہاں پر پہنچا تھا۔۔۔۔۔



"یہ کیا تماشہ ہے۔۔۔۔۔ اور یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔؟؟" رخسار نے اس سے کہا تھا۔۔۔۔۔

"دادو دیکھے یہ لڑکی واسم کے متعلق کیا بکواس کر رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟ یہ کہہ رہی ہے کہ واسم نے اس سے شادی کر کے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔!!"

یہ سنتے ہی رخسار کو کافی غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

"اے لڑکی۔۔۔۔۔!! تو ہوش میں تو ہے نہ۔۔۔۔۔ بول۔۔۔۔۔ یا تیری عقل گھاس چرنے چلی گئی جو یہ بکواس کر رہی ہے۔۔۔۔۔!!"

رخسار نے کہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ واسم کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ یہ لڑکا واسم۔۔۔۔۔ اس نے مجھ سے شادی کی ہے اور پھر مجھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔"

اس نے واسم کے طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ واسم کو اس کی باتوں پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

"اے لڑکی یہ کیا بکواس ہے۔۔۔۔۔ میں نے کب تم سے شادی کی اور مجھے تو تمہارا نام بھی نہیں پتا تو پھر۔۔۔۔۔"

اس نے شدید غصے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں بالکل نام کیسے یاد ہو گا۔۔۔۔۔ چلو نام یاد کروا ہی دیتی ہوں۔۔۔۔۔ امبر۔۔۔۔۔" اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔

واسم کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کی جان لے لیں۔۔۔۔۔











آئی نو ایوری تھنگ اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ کام کس کا ہے۔۔۔۔۔"

"کس کا کام ہے یہ۔۔۔" وہ جاننا چاہتا ہے تھا کہ ایسی گھٹیا حرکت کی تو کی کس نے۔۔۔۔۔

وہ لڑکی شاید اس کو پتہ نہیں ہے کہ ہم پہلے بھی اس کی حقیقت سے آگاہ ہو چکے ہیں۔۔۔

اور وہ پھر سے یہ حرکتیں کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔۔ واسم نے کہا تھا۔۔۔۔۔

"وہ تو مجھے نہیں پتہ؟؟؟ کہ وہ یہ کیوں؟ کر رہی ہے۔۔۔۔۔ حیران ان کا راز کھول دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔ آپ کو راستے میں بتاؤں گی کہ کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے وہ دونوں کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے نکل کر نیچے آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واسم نے ایلف کا ہاتھ تھاما اور باہر کی طرف بڑھا

تھا۔۔۔۔۔

ان سب کو انور کیے ہوئے جولان میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔



"رکو۔۔۔۔۔" امبر کی آواز پر وہ رکے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ یہ سفینہ سے دیکھا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔ کہ وہ ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

اس لیے تو اس نے امبر سے یہ کرنے کو کہا۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ ان کے پاس گئی۔۔۔۔۔ "کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟" اس نے یوں پوچھا تھا جیسے اس گھر میں اس کی ہی چلتی ہو۔۔۔۔۔

سب پر اس کا رعب و دبدبہ ہو۔۔۔۔۔

"تم سے مطلب کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔۔۔؟؟"

واسم نے اپنی ضبط پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

"مجھے تکلیف ہے میں ماں بننے والی ہوں۔۔۔۔۔ اور یہ بچہ آپ کا ہے اس گھر کا وارث ہے آپ کو میرے

پاس۔۔۔۔۔!!"

"وارث" وہ اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔۔۔ جب نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"چٹاخ" ایک زناٹے دار تھپڑ مارا تھا ایلف نے اس دو نمبر لڑکی کو۔۔۔۔۔

"ایلف دھیان کرو کیوں مارا ہے۔۔۔۔۔ اس کے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔۔۔۔" واسم نے نہایت ہی

شرارت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ سفینہ نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔







لیکن سفینہ کی اس بات کے بعد سب کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہے۔۔۔۔۔۔  
 "سفینہ تجھے شرم نہیں آئی۔۔۔۔۔۔ یہ سب کرتے ہوئے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔۔۔۔" اس کی والدہ نے آگے  
 بڑھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ رخسار نے اسے گھر سے چلے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔۔ جس پر وہ چکی بھی گئی تھی۔۔۔۔۔۔  
 سب نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن روکا کسی نے بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔  
 ✨ ✨ ✨ ✨ ✨

"جاؤ ختم کر دو اس کا کام۔۔۔۔۔۔ آج ماہر لیٹ آئے گا۔۔۔۔۔۔" شہناز نے ایک تیز چھری زاویار کو دیتے ہوئے  
 کہا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں نے یہ کام کسی کو کہا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔!!" اس نے کہا تو شہناز نے اسے گھورا۔۔۔۔۔۔  
 "اوبھائی۔۔۔۔۔۔ یہاں کام کے لیے آنے کا انتظار نہیں کر سکتے ہم جا اور مار دے عالیہ کو۔۔۔۔۔۔" یہ کہتے  
 ہوئے اس نے زبردستی اس کے ہاتھ میں چاقو دیا تھا۔۔۔۔۔۔  
 "اچھا ٹھیک ہے جارہا ہوں۔۔۔۔۔۔ پر خیال رکھنا کوئی بھی نہ آئے۔۔۔۔۔۔"  
 یہ کہتے ہوئے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

✨ ✨ ✨ ✨ ✨  
 وہ کمرے کو سمیٹ کر ابھی ہی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔ فون کی گھنٹہ بجی۔۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا تو فون ماہر کا  
 تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے فون اٹھایا۔۔۔۔۔۔ "اسلام علیکم" اس نے کہا۔۔۔۔۔۔









جبکہ وہ وہی پرپریشانی کے عالم میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب اس نے ٹھان لیا تھا کہ وہ زاویار کو نہیں چھوڑیں گا۔۔۔۔۔ اس دفعہ جو بھی ہو جائے وہ اسے معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔۔

اس نے دوسری دفعہ اس کی بیوی عالیہ کی جان سے کھیلنی کی کوشش کی ہے۔۔۔

اس نے موبائل پکڑا اور فون لگایا۔۔۔۔۔

"ہیلو یو لیس۔۔۔۔۔!!"

[illegible]

"مجھ پر چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے ایک کام تھا اس لیے ہی میں وہاں سے گئی تھی۔۔۔۔۔"

مجھے کیا پتہ تھا یہ سب کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

شہناز نے اس سے کہا تو اسے اور زیادہ غصہ آیا کہ ایک تو چوری اوپر سے سفینہ زوری۔۔۔۔۔



"کیا کہا آپ نے کہ میں آپ چلاؤنا؟؟ آریو سرلیس۔۔۔۔۔ ہوش میں ہی ہے نہ۔۔۔۔۔" زاویار پھر سے غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

"ایک تو آپ اس وقت وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ اور مجھے کہہ رہیں کہ میں غصہ نہ کرو۔۔۔۔۔"

یاد رکھیے گا اگر میں پھنسا تو آپ بھی بچ نہیں پائے گی۔۔۔۔۔"

شہناز کو انگلی دیکھاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔

"اے۔۔۔۔۔!! تمیز سے بات کرو۔۔۔۔۔ عالیہ پر چاقو تو نے چلایا۔۔۔۔۔ اسے مارنے تو گیا۔۔۔۔۔ میں نہیں۔۔۔۔۔ تو تھوڑا زرا حد میں رہ۔۔۔۔۔"

اور سب سے بڑی بات کہ ماہر تجھے دیکھا ہے مجھے نہیں جو چلا رہا ہے مجھ پر۔۔۔۔۔"

شہناز نے کہا تو وہ حیران رہ گئی تھی کیسے وہ مکر کر گئی تھی۔۔۔۔۔

"اور یہ پلین کس کا تھا۔۔۔۔۔؟؟ ہم بولیں۔۔۔۔۔ کس نے یہ کھیل کھیلا تھا۔۔۔۔۔"

زاویار کے کہنے پر وہ فخریہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

"ہاں یہ کھیل میرا ہی کھیلا ہوا تھا۔۔۔۔۔ پر یہ بات ماہر کو کون بتائے گا۔۔۔۔۔"

تو۔۔۔۔۔

وہ تیری بات کا یقین نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ وہ میرا یقین کرے گا۔۔۔۔۔"

وہ دونوں اس چیز سے انجان تھے کہ ماہر ان کی باتیں سن چکا ہے۔۔۔۔۔

وہ ان کے سامنے آیا اور تالیاں بجائی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ دونوں حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔۔



"واہ کیا بات ہے آپ کی ویسے آپ کو داد دینی ہوگی مجھے۔۔۔۔ کیا کھیل کھیلا دونوں نے۔۔۔ انسپیکٹر"

یہ کہتے ہوئے ماہر نے پولیس کو بلوایا تھا۔۔۔۔۔ گرفتار کر لیجئے انھیں۔۔۔۔

یہ میری وائف کو مارنے آئے تھے۔۔۔۔۔"

ماہر نے کہا تو انھیں اڑیسٹ کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔ انھوں نے بچنے کی لاکھ کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ پر اب یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔

اب اگر عالیہ بھی کہتی نہ کہ انھیں معاف کر دو تو بھی وہ معاف نہ کرتا۔۔۔۔۔

انھیں بھیج کر وہ ہوسپٹل گیا تھا۔۔۔۔۔

◆◆◆◆◆

تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔۔۔۔ پہلے بھی میں نے عالیہ کو مارنے کا کہا تھا لیکن تم لوگوں اسے بچنے کیسے دیا۔۔۔۔۔

اگر اس دفعہ کوئی بھی غلطی ہوئی تو میں تم لوگوں کا حشر و نشر کر دوں گی۔۔۔۔۔ آئی سمجھ۔۔۔۔۔

وہ ان بانچو کو وارن کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

"جی میم۔۔۔" انھوں نے کہا۔۔۔۔۔

"تو جاؤ اسے پکڑ کر لاؤ اور مار دو میری شکل کیا دیکھ رہے ہو تم۔۔۔۔۔؟؟ دفع ہو جاؤ"

اس نے غصے سے کہا تھا جس پر وہ چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

"پہلے تم مجھے پسند تھے اب میری ضد ہو کسی حال میں نہیں کھاؤں گی تمہیں میں واسم



تم صرف میرے ہو۔۔۔۔۔ صرف میرے۔۔۔۔۔"

وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔۔۔

\*\*\*

ایلف بازار آئی تھی۔۔۔۔۔ اسے کچھ کام تھا اسی وجہ سے۔۔۔۔۔!! لیکن اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی مال سے نگلی ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رک گئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ اسے انکور کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

پراسی گاڑی میں سے ایک آدمی نکلا اور اس کے چہرے پر ماسک رکھ دیا۔۔۔۔۔ جس میں بے ہوشی کی دوا ملی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ایلف نے کچھ دیر تک خود کو بچانے کی کوشش کی لیکن کب تک۔۔۔۔۔؟؟

وہ بے ہوش ہو گئی اور اس آدمی نے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی فل سپیڈ پر چلا دی۔۔۔۔۔

\*\*\*

ایلف۔۔۔۔۔ ایلف۔۔۔۔۔

واسم اسے آواز لگاتا ہوا نیچے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اوپر والے پورشن میں کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ نیچے آیا تو اسے وہ کہیں بھی نہ ملی۔۔۔۔۔ وہ اب اس کے لیے پریشان ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ بغیر بتائے کہیں بھی نہیں جاتی تھی۔۔۔۔۔



پھر وہ اپنی امی کے پاس گیا۔۔۔۔۔

"امی کیا آپ نے کہیں۔۔۔ ایلف کو دیکھا ہے۔۔۔؟؟" اس نے نور سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں وہ بتا رہی تھی کہ شاید اسے بازار جانا ہے۔۔۔۔۔!!" نور نے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گیا کہ ایلف نے اس بات کا ذکر اس سے تو نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

"اس نے مجھ سے تو کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔ پر وہ۔۔۔ گئی کس کے ساتھ ہے۔۔۔" اس کے لیے فکر مند ہوتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

"تم آرام کر رہے تھے تو اس نے تمہیں پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔ ڈرائیور کے ساتھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اور کس کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔"

نور نے اس کی دونوں باتوں کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔ یہ سنتے ہی وہ وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔ اور ڈرائیور کو فون کیا۔۔۔۔۔

"کیا ایلف تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔۔؟؟" فون اٹھاتے ہی واسم نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

"ابھی مال گئی تھی۔۔۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ پانچ منٹ میں واپس آجائیں گی لیکن ایک گھنٹہ ہونے کو ہے نہیں آئی۔۔۔۔۔"

یہ سنتے ہی واسم کو اس پر غصہ آیا۔۔۔۔۔

"تو تم اس کے ساتھ کس لیے گئے تھے۔۔۔۔۔ جاؤ دیکھو مال میں ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔"



"لیکن ایف وہاں کیا کرنے گئی ہے۔۔۔۔۔ یہ تو اب جا کر ہی پتہ چلے گا۔۔۔۔۔"

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ان آدمیوں کو دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔ حکم پاتے ہی وہ لوگ بھی اس کمرے سے نکلے تھے۔۔۔۔۔

**Whatsapp : 03335586927**



مجھے میرے ہی گھر والوں کی نظروں میں گرایا تھا نہ تو نے۔۔۔۔۔ مجھے واسم کی نظروں میں برا بنادیا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ مجھ پر یقین نہ کر سکے۔۔۔۔۔ مجھے اپنائے نہ۔۔۔۔۔ تو یہ بات بھول گئی کہ میں سفینہ جو تم لوگوں کا ایکسیڈینٹ کروا سکتی ہے وہ تیرے ساتھ کیا نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔ آج میں تجھے نہیں چھوڑوں گی ایلف۔۔۔۔۔ آج تو میرے ان پاک ہاتھوں سے قتل بھی کروائے گی۔۔۔۔۔ وہ بھی اپنا۔۔۔۔۔"

اس نے سامنے بے ہوش۔۔۔۔۔ رسیوں سے جھکڑی ہوئی ایلف کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر تک وہ یوں ہی رہی لیکن پھر ایلف نے ہلکی سی آنکھ کھولی تھی۔۔۔۔۔ جسے دیکھ کر وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لائی تھی۔۔۔۔۔ پہلے ایلف کو سب کچھ دھندلا سا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر اس نے غور سے دیکھا تو سامنے سفینہ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"سفینہ تم۔۔۔۔۔!!" اس نے لڑکھڑاتے ہوئے الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔۔۔ نظر اسے ابھی بھی کچھ سہی سے نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی سفینہ اس کے سر پر ایک دندابر سا چکی تھی۔۔۔۔۔ جس سے اس کا خون بہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ پھر سے ایک بار بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔۔۔ "اتنی آسانی سے نہیں مارو گی تجھے۔۔۔۔۔" سفینہ نے کہا تھا۔۔۔۔۔















"جی بتائیں نہ ماہر جی کیا بات کرنی ہے آپ کو۔۔۔۔۔؟؟"

وہ بالکل ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس بات کو تسلیم نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔۔

" یہ سچ ہے عالیہ۔۔۔۔۔!! یہ سنتے ہی عالیہ پھوٹ پھوٹ کر رو گئی تھی۔۔۔۔۔"

سفینہ کی موت کی وجہ سے گھر میں کچھ افسردگی کا ماحول چل رہا تھا۔۔۔۔۔

عالیہ کچھ دن اپنی ماں کے پاس ہی رکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واسم نے ایلف کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقع کے بعد وہ کافی خاموش سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔







